۲۱۳۵
طب روحانی

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالقا بہر حبیب خویش و شاہان حمید — بوبکر سلمان و قاسم جعفر و ہم بایزید

بوالحسن پس بوعلی و یوسف عبدالخالق ہم — ور طفیل عارف و محمود با جود و کرم

ہم علی و بابا سماسی و ہم سید امیر — نقشبند پاک و یعقوب و عبیداللہ ہیر

زاہد و درویش و امکنگی و باقی با صمد — خواجہ ام شیخ احمد و معصوم و نیز عبدالاحد

زو حنیف و پس زکی مطہری و راز دان — ہم محمد حاجی احمد شہ حسین جانجان

ور طفیل قطب وقت و قرۃ العین سبہ نبے — رہنمائے ہادیان خواجہ امام ابن العلے

بعد ازان این خاکسار و خاک پا — ہست احمد جان بر ایشان فدا

اول احمد آخر احمد حامی این خاندان — حق کند رحمت طفیل او بجملہ داخلان

جملہ حاجاتم روا کن از پئے این عاشقان — وز جفائے نفس و شیطان دار یارب در امان

صد تحیات و سلام از من رسان بر ہر کسے — زالطرف امداد ما بر این گدا و بے بسے

یشفِ صدورَ قومٍ مومنین وشفاءٌ لما فی الصدور فیہ
شفاءٌ للناس واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین امنوا ہدی وشفاء

ہزاران ہزار شکر شافی مطلق و احسان حکیم برحق کہ کتاب مستطاب مسمّی

طبِ ذوقی

[illegible] الطلاب النقشبندی المجددی الدہلوی ثم اللدیانوی [illegible]

مجرب و مفید علاج مریضیان ہست

در مطبع حقانی لودیانہ واقع احاطہ سردار
نور محمد خانصاحب باہتمام مولوی نور محمد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

حمد و نعت

احوال مصنف و سبب تصنیف کتاب

احوال مصنف و سبب تصنیف

اس ناکارہ جہان منشی احمد جان دہلوی ثم اللدھیانوی بخشے اللہ تعالے اسکے گناہوں کو اور ڈھانکے عیبوں کو۔ آٹھ نو برس کی عمر سے طلب خدا اور یاد الہی کا شوق تھا۔ جہاں اس راہ کا مذکور ہوتا وہاں بیٹھتا۔ اور جسجگہ کسی بزرگ کو سنتا وہاں جاتا۔ خلوت و تنہائی میں گریہ و زاری کرتا اور جناب باری میں ملتجی ہوتا کہ یارب العالمین سیدھی راہ دکھا اور گمراہی سے بچا۔ نہ کاروبار میں دل لگتا نہ نکاح کرنیکو جی چاہتا۔ حتیٰ کہ چالیس برس کی عمر تک عالم تجرید میں بزرگوں کی خدمت

میں پھرا کیا۔ اور بہت کاملوں کی خدمت بابرکت میں استفادہ کیا۔ چنانچہ بعد
انتقال حضرت قبلۂ عالم خواجہ سلیمان چشتی تونسوی قدس اللہ سرہ کے مکان شریف
رتر چھتر میں غوث صمدانی ظل رحمت یزدانی حضرت امام ربانی سید امام علی شاہ
سامری نقشبندی المجددی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں پہنچا۔ اور بارہ ۱۲ چودہ ۱۴
برس تک خاک بوس آستان فیض ترجمان رہا۔ حضرت کی جناب سے اجازت
نامہ عنایت ہوا اور طالبان خدا کی ہدایت واسطے ارشاد فرمایا۔ چالیس برس کی
عمر میں کدخدائی کی اور لدھیانہ رہنا اختیار کیا۔ صدہا طالبان خدا کا رجوع ہوا۔
ہدایت کا رستہ جاری کیا۔ باوجود ناقابلیت کے اِس وقت تک کہ سنہ ۱۲۹۵ھ ہیں
بائیس برس کا عرصہ ہوا کہ لدھیانہ میں اسی ذوق وشوق میں طالبان خدا کے ساتھ
بسر کرتا ہون اور دعا مانگتا ہون کہ خدا تعالیٰ میرا اور میرے متعلقوں اور دوستونکا خاتمہ
بخیر کرے اور اعلےٰ درجہ کو پہنچاوے اور صالحوں کے ساتھ مارے اور حشر کرے
اور بخشے اور گناہ معاف کرے۔ مگر میں نہایت افسوس سے یہہ بات کہتا ہون
کہ لوگوں کے طبایع میں نہایت اختلاف پایا۔ اور جیسا سوچا اور چاہا تھا ظہور میں
نہ آیا۔ بعضے لوگ داخل طریق ہوئے صرف اس نیت سے کہ ہم بے پیر تھے ہمنے
پیر پکڑلیا۔ ہمارا پیر شفاعت کروائیگا اور انجام بخیر ہوجاویگا۔ بعضوں کی یہہ نیت کہ دنیا
میں امن رہیگا۔ مال و دولت میں ترقی ہوگی۔ روزگار لگ جائے گا خوش رہیں
گے۔ اچھی اوقات گذارے کریں گے۔ بیماری میں گنڈہ تعویذ لیجادیں گے۔ مصیبت

کے وقت ہماری فریادرسی کریں گے۔ بعضوں کو جو تھوڑا بہت شوق ہوا تو انکو معاش
کی فکر نے پچھوڑا اور بیوی بچوں نے تنگ کیا اور خدا کا نام نہ لینے دیا۔ بعضوں کے
ماباپ حارج ہوگئے۔ اور بعضوں کو بیماری نے گھیر لیا۔ بعضوں کو بےعلمی اور نفس نے خراب
کیا۔ بعضوں کی استعداد میں کمی۔ اور بعضوں نے بےوفائی اور بےہمتی کا رستہ
اختیار کیا۔ بعضوں نے حق شناسی نکی اور کجروی کا رستہ پکڑا۔ بعضوں کو کم و بیش جو
کچھ حاصل ہوا انکو موت نے آگھیرا۔ بعضوں نے اپنی لذت میں گوشہ اور کنارہ
پکڑا۔ فی الجملہ اپنے دوستوں میں اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق ایسا کوئی شخص صاحب
کمال نہوا جو بندگان خدا کو بخوبی نفع پہنچاتا اور ہدایت کا رستہ دکھلاتا اور گمراہی اور ضلالت
سے بچاتا اور ایسا رستہ جاری کر جاتا کہ بندگان خدا کو ایک عام فیض اور نفع پہنچتا
اب اس مسکین کو ضعیفی اور بیماری نے گھیر لیا اور موت کا پیغام آپہنچا۔ افسوس ہی کہ یہہ
بزرگوں کی دولت باوجود اس محنت اور مشقت کے قبر میں سینہ میں جاوے اور
مخلوقات اس سے بےنصیب رہے اور فائدہ اور نفع نہ اٹھاوے۔ اور یہی سبب
ہی کہ کمالات درویشی بزرگوں کے سینہ میں قبر میں چلا گیا۔ اور جنکو پہنچا انہوں نے
کسی خاص مصلحت کے واسطے اسکا اظہار نہ دیا اور نااہلوں اور بیوفایوں سے چھپایا۔
یہانتک کہ یہہ علم دنیا میں کمیاب بلکہ نایاب ہوگیا۔ اور چونکہ علم طریقت نہایت متبرک
اور بافضیلت علم ہی اور تمام جہان اور ہر ہر مذاہب کے لوگوں کو اسپر اعتقاد تھا
اور اب بھی ہی اور قیامت تک رہیگا اور لوگ اسکی اور درویشوں کی بڑی قدر اور

منزلت نگاہ رکھتے ہیں اور اُنکا ادب کرتے ہیں۔ اسی لئے عوام الناس جو بندۂ نفس اور بندۂ درم و دینار تھے درویش بن بیٹھے اور لوگونکو مرید کرنے لگے اور پرہیز گاری اور صلاحیت کا جامہ پہنکر خلقت کو ٹھگنے لگے۔ اور بزرگوں کے مقولے جو کتابی تھے بیان کرنے اور سلیم دلونکو پھسلانے۔ اور کتابی ذکر و شغل بتلانے لگے۔ اور جب طالبوں کے حصول میں دیر ہونے لگی۔ تو بہانہ بتلانے اور کہنے لگے کہ دیکھو حضرت باوا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کیسے مجاہدے کئے ہیں۔ اور دیکھو حضرت ذاالنون مصری نے کیسے کیسے صدمے اٹھائے ہیں۔ طالبان خدا برسوں صائم الدہر اور قائم اللیل رہے ہیں۔ تذکرۃ الاولیا کو دیکھو۔ ریاضتہ السالکین کا مطالعہ کرو۔ ایسا مت گھبراؤ اور اپنے سب کام خدا کے سپرد کرو انشاء اللہ انجام بخیر ہو جاویگا ایسا ایسا کہتے ہیں اور لوگوں کی عمر گرانمایہ کو برباد کرتے ہیں۔ اگرچہ خدا تعالئے کسی کی محنت ضایع نہیں کرتا بیشک اُنکو نیک ہی پھل ہوگا۔ مگر ایسے ثابت قدم لوگ کہاں ہیں کہ اپنی عمر اسی شوق میں گزار دیں یہانتک کہ مرجاویں اور ہمت نہ ہاریں۔ لاچار ہو کر بداعتقاد ہو جاتے ہیں اور درویشی پر طعن مارتے ہیں اور بٹہ لگاتے ہیں۔ اور بعضے دل ہی دل میں بزرگانِ قدیم اور حال کے درویشوں کے منکر ہو کر ایمان گنواتے ہیں اور وہابیوں اور لامذہبوں میں شریک ہو کر مسلمانوں میں فساد ڈالتے ہیں۔ اور چونکہ سچا دست خدا کا نظر نہیں آتا یا اپنے تئیں چھپاتا ہی۔ اگر موجود ہووے تو حق باطل کو چھانٹ دے اور محقق اور مقلد اور سچے جھوٹے کو پرکھ دے۔ اور اپنے تصرفات

سے جہان کو معمور کرے۔ چونکہ امام زمانہ معدوم ہی جہان میں ظلمت اور ضلالت زیادہ پھیلتی جاتی ہی۔ افسوس صد افسوس کہ ایسا تبرک علم جہان سے اُٹھا جاتا ہی بلکہ اُٹھہ گیا۔ اٹھگیا بھی نہیں کہا جاتا بلکہ مرگیا +

التماس

اب میں نہایت ادب اور انکسار سے جمیع صاحب باطنوں اور اہل کمالات کی خدمت میں التماس کرتا ہون کہ اب وقت بہت نازک ہی اگر میری عرضداشت کو قبول کریں تو مصلحت وقت یہی ہی کہ خواہ تصرف باطنی خواہ تحریر کتابی خواہ اجازت عام خواہ کلام وغیرہ سے جسطرح مناسب سمجھیں خلق اللہ کو نفع پہنچاویں اور ہدایت کا طریقہ جاری کریں اور اسرار باطنی کو طالبان خدا کے سینوں میں بھریں اور رحم کریں والا یاد رکھیں کہ ایسا وقت آنیوالا ہی بلکہ آگیا کہ عنقریب ہمارے علم سے غیر مذاہب کے لوگ فائدہ بخشیں اور فاسق فاجر لوگوں کی زبان سے اِسکے اسرار شہرت پاویں اور ہم لوگ پھر انکی خدمت میں جاکر سیکھیں اور بدینوں کی صفت و ثنا کریں۔ یہہ مقولہ میرا تعجبات سے معلوم ہوگا۔ مگر یقین جان لو کہ ایسا ہی نظر آتا ہی۔ افسوس ہماری بے ہمتی پر مجھکو تو اس علم درویشی کے دریا سے ایک قطرہ بھی میسر نہیں جو میں خلق اللہ کو چکھادُن مگر خیر بعد استخارہاے مسنونہ اور الہام غیبی کے اشارہ سے جو کچھہ تر و خشک بزرگوں کے سینہ سے عطا ہوا ہی اللہ جل شانہ سے مدد مانگ کر درج قرطاس کرتا ہون کہ عام خلایق اس سے نفع اٹھادے اور یہہ علم گم نہو جادے۔ اور بزرگوں کی جناب سے

امید رکھتا ہون کہ اگر خطا دیکھیں تو پردہ پوشی فرما دیں اور مجھکو رسوا نکریں۔ میں یہہ بھی نہیں چاہتا کہ غلطی اور خطا کا رواج دیں۔ اگر میں زندہ ہون تو مجھکو بلا کر سمجھا دیں۔ اور جو میں مر جاؤن تو اپنی علیحدہ کتاب میں اس بھول چوک کو ایسی طرح اصلاح دیں اور سنواریں کہ مجھکو بٹہ نہ لگے۔ اور برا بھلا نہ کہیں کہ یہہ شیوہ بندگان خدا اور شرفا کا نہیں۔ ہم لوگوں کی نااتفاقی اور پھوٹ اور عیب جوئی نے نہایت اسفل درجہ کو ہم کو پہنچایا اور تمام جہان میں رسوا اور خراب کیا۔ مقصود خلق اللہ کا نفع پہنچانا اور عاقبت میں نیک پھل پانا اور خدا اور رسول خدا صلعم کا راضی کرنا ہی جسطرح ہو سکے بغیر خود بینی اور تعصب اور تکبر کے حاصل کرو اور عاقبت کو سنوارو۔ اور بیشک میں بدباطنوں اور کوتہ فہموں کے تعصب اور زباندرازی سے ڈرتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ لوگ مجھپر طعن اور تشنیع اور عیب جوئی اور ملامت کے صدہا پتھر پھینکیں گے اور نشانہ بناویں گے۔ خیر جیسا وہ کرینگے ویسا ہی پاوینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا۔ باوجود اسکے میں اپنے سینہ کو سپر بناتا ہون اور سچ سچ کہتا ہون کہ میرا مقصود تو صرف خلق اللہ کو نفع پہنچانا ہی اور عذاب آخرت سے ڈرنا اور اللہ تعالی کی رضا ڈھونڈنا اور یہی دعا کرتا ہون کہ خداوندا انجام بخیر کرنا اور عاقبت میں نجات بخشنا۔ اللہ تعالے مجھکو خلوص نیت دیوے اور عجب وریا اور تکبر سے بچا دے۔ اور اس کتاب کو خیر وخوبی سے تمام کرا دے اور قبول کرے اور میرے گناہوں پر نظر نڈالے۔

اِنہ ھو الغفور الرحیم

اب میرا ارادہ ہی کہ ایک کتاب لکھون اور اُسکا نام (جامع علوم عرفانی) رکھون۔ اور بول چال اُردو ایسی صاف اور سلیس بولون کہ ہر شخص آسانی سے سمجھہ سکے اور نفع اُٹھاوے۔ اور اِس کتاب کے تین دفتر بناؤن اور ہر ایک مین علیحدہ علیحدہ مضامین لکھون۔ اگرچہ ایکدفتر دوسرےکو اور دوسرا تیسرےکو مدد دیگا۔ اور کمال جبھی حاصل ہوگا کہ تینوں دفتر کا مطالعہ کیا جاوے اور ایکدوسرےکے ساتھہ ربط دیا جاوے اور بخوبی سمجھا جاوے۔ مگر یہہ بھی ضرور ہی کہ جسکے پاس جس مضمون کا ایکدفتر ہوگا وہ ایک ہی اُس مطلب واسطے کافی اور وافی ہوگا دوسرا دفتر اُسے دیکھنا نہ پڑیگا۔ ہاں یہہ بات جدا ہی کہ اگر کوئی شخص اپنا علم بڑھایا چاہے یا تمام مطالب مین دخیل ہونا اور کمال پیدا کرنا چاہے تو تینوں دفترونکا مطالعہ کرے اور سمجھے اور آزماوے ؛

اول دفتر مین سلب امراض کا طریقہ لکھونگا اور سمجھاؤنگا کہ مریض کے مرض کو توجہہ سے اِسطرح دور کرنا چاہیے۔ اور اِس دفتر کو مقدم کرونگا اور دفترون سے۔ اِسلئے کہ صحت جسمانی اور تندرستی سب چیز سے مقدم ہی۔ جب انسان تندرست ہوگا تو خدا کا نام بھی لیگا اور معاش بھی پیدا کرے گا اور سب کام کر سکیگا۔ اور جب تندرست ہی نہو گا تو کیا کر لیگا جمادات کی طرح پڑا رہیگا بلکہ جینے سے زیادہ موتکو پسند کریگا۔ اور اِس پہلے دفتر کا نام (طب روحانی) رکھونگا ؛

دوسرے دفتر مین ہدایت کا ایسا رستہ بتلاؤنگا جو طالب اور مطلوب

کے حق میں مفید ہوگا اور عام تصوف سے جدا۔ برسوں کی جگہ مہینوں۔ اور مہینوں
کی جگہ دنوں میں۔ اور دنوں کی جگہ پہروں اور گھڑیوں میں فائدہ اُٹھاویگا اور
تجربہ کرلیگا۔ اگرچہ یہہ رستہ انہیں مشہور کتابوں اور بزرگوں کا ہوگا مگر وہ ہوگا جو
اکثر بزرگوں سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے اور اسکا عام چرچا اور شہرہ نہیں دیا گیا ہے
اور اس دوسرے دفتر کو اسی لئے دفتر ثانی کروں گا کہ جب خداتعالیٰ نے
تندرستی دی اور عاقل بالغ کیا اور ہزاروں نعمتوں سے سرفرازی اور بزرگی کا
خلعت بخشا تو ہر شخص پر فرض اور واجب ہوا کہ اپنی نجات کا رستہ ڈھونڈے
اور عذاب آخرت سے اپنے تئیں بچاوے خداتعالیٰ کی بندگی کرے اور
اسکی رضاجوئی کا متلاشی رہے اور اس دفتر کا نام (نجات جاودانی) رکھونگا۔

تیسرے دفتر میں کشف آفاقی اور کشف انفسی اور کشف عالم ارواح
اور فنافی الشیخ اور کشف قبور وغیرہ کا ذکر کرونگا۔ اور جس سے زیارت آنحضرت
صلعم اور دیگر بزرگوں کی عالم رؤیا اور استغراق وغیرہ میں ہو جاوے اُسکا
طریقہ سکھلاؤنگا۔ اور اسی قسم کی بعض بعض اور باتیں بھی جتلاؤنگا۔ لیکن اس تیسرے
دفتر کو میں بطور اجمال لکھونگا۔ کیونکہ یہہ سب باتیں طالبان خدا کے لئے نقصان
دیتی ہیں۔ بلکہ مشائخین کو بھی ترقیات مدارج سے روکتی ہیں اور ماسوا اللہ کی طرف
لگاتی ہیں۔ اور مجھکو ان باتوں میں تجربہ بھی کم ہوا ہے۔ اسی لئے اس تیسرے دفتر کو
میں سب سے آخر بیان کرونگا کہ یہہ سب باتیں عاقبت کے دن بالکل بیکار

آمد نہوگی اور موت کے بعد کچھہ نفع نہ بخشیں گی۔ اور اس تیسرے دفتر کا نام (کمالات انسانی) رکھونگا۔ اب میں اول دفتر جسکا نام (طب روحانی) ہی لکھتا ہون۔ اس دفتر میں آٹھہ ارشاد اور تینتالیس ۴۳ ہدایتیں ہونگی ٭

ارشاد پہلا

توجہہ سے سلب امراض کے طریقہ کا بیان

متقدمین بزرگون کی کتابوں میں جو باب تصوف میں عام مشہور ہیں تمنے سلب امراض کا طریقہ پڑھا ہوگا۔ بلکہ بعض موقع پر درویشوں کو سلب مرض واسطے توجہہ دیتے دیکھا ہوگا۔ سلب مرض اسکو کہتے ہیں کہ کوئی درویش مریض کو حالتِ تنہائی میں بغیر دینے دوا دارو کے اپنے سامنے بٹھلا کر خیالی قوت کے زور اور پختہ ارادہ سے متوجہہ ہوکر مریض کے مرض کو دور کر دے۔ اور تاوقتیکہ صحت نہو دو چار دس بیس دن گھنٹہ آدھہ گھنٹہ پاؤ گھنٹہ توجہہ کرتا رہے۔ اِس توجہہ کی برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہی اور روز بروز صحت کی صورت نظر آتی ہی اور بخوبی اچھا ہوجاتا ہی۔ اگر توجہہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر اور اپنے کام میں مکمل ہو تو یہہ علاج عجائب فوائد اور کرامات ظاہر کرتا ہی اور سوائے شفا کے عجیب خوبیان دکھلاتا ہی مریض کے اخلاق میں تہذیب پیدا کرتا ہی یاد الٰہی کا شوق بڑھتا ہی برائیوں اور بداخلاقیوں سے بیزاری دلاتا ہی۔ غرض کہانتک لکھون طوالت سے ڈرتا ہون

بعض بعض بزرگانِ قدیم جو جنگل اور پہاڑوں میں خوفناک جگہ اور ویرانوں میں یاد الٰہی میں رہا کرتے تھے اِسی توجہہ اور خیالی قوت سے بھوک پیاس۔ بیماری سردی گرمی اور جمیع تکالیف کو ہٹا دیا کرتے تھے اور شیر اور اژدہا اور موذی جانورنکو رام کرلیا کرتے تھے اور اس سے نفع اٹھاتے تھے۔ اور اِسکو اسرار باطنی سمجھکر نااہلوں کے بتلانے سے کنارہ رکھتے تھے اور اپنے خاص خاص مریدوں اور خادموں کو جو صالح اور خداپرست ہوا کرتے تھے بتلایا کرتے تھے۔ فی الجملہ عام اور مشہور کتابوں میں جو کچھہ لکھا ہوا ہی صرف صورت ہی صورت ہی۔ اور اِسکی حقیقت خواہ تو کاملوں کے سینہ میں مخفی ہی۔ خواہ قبر میں چلی گئی اور یہہ متبرک علم دنیا میں کمیاب ہوگیا اور جھوٹے اور مکار لوگ درویش بنکر دعوے کرنے لگے۔ اور چونکہ یہہ لوگ ناواقف اور ناتجربہ کار تھے اگر کسی جگہ سلب مرض کرنیکا اتفاق ہوا تو کامیاب نہوئے یا کمتر درجہ بیمار کو کامل صحت ندیسکے۔ شرمندگی اور خجالت اور محنت کے سبب سے یہہ طریقہ ہی چھوڑ بیٹھے اور صرف دعا اور گنڈہ تعویذ اور جھاڑا پھونکی کا وتیرہ اختیار کرلیا۔ اِسی طرح یہہ طریقہ دنیا سے معدوم ہوگیا۔ میرے نزدیک مریض کو صحت بخشنا اور دکھیا کا دکھہ درد ہٹانا اور حاجتمند کی حاجت روائی کرنی اور بھولے ہوئے کو رستہ بتلانا اور خاص وعام خلق اللہ کو نفع پہنچانا بہت ہی بڑی دولت ہی۔ نہ اس سے بہتر کوئی نیکی ہی نہ اس سے بڑھکر کوئی عبادت۔ جمیع مذاہب کا اسپر اتفاق ہی اور یہی اصول شریعت

اسی سبب سے مین اس کتاب کو ایسا مشرح اور مفصل لکھونگا کہ ہر شخص جو تھوڑی سی بھی استعداد اور قابلیت اسکی رکھتا ہوگا اسکا تجربہ اور آزمایش کرلیگا اور مریض کو کم وبیش صحت بخش سکیگا۔ مین عام اجازت دیتا ہون اور کامل اعتماد سے اسکی آزمایش کی ترغیب دلاتا ہون کہ ہر شخص خواہ عورت ہو خواہ مرد سوائے مشرک کے کسی مذہب کا ہو مگر صالح اور پرہیزگار اور دلسوز۔ خدا ترس۔ عاقل۔ بالغ۔ تندرست اور اس کام کی قابلیت اور استعداد رکھتا ہو کامل اعتقاد اور یقین اور ہمت سے بخوبی تجربہ کرے انشاءاللہ تعالے کامیاب ہوگا اور میری تحریر کے بموجب آزمالیگا۔ اُسوقت میرے حق مین بخشش کی دعا کرے حق پہچانے اور مجھے محروم نہ رکھے۔ ع۔ باکریمان کارہا دشوار نیست ؞

ہدایت ا

مین بھی اول اول اِس راز کو چھپاتا تھا

جسوقت مین حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی خدمت شریف سے سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین اجازت پاکر لدھیانہ مین سکونت پذیر ہوا اور اکثر بندگان خدا ارادت لائے تو میرا بھی یہی رایہ تھا کہ جہانتک ہوسکے اس دولت کو نااہل اور نالائق لوگون سے چھپاؤن۔ چنانچہ سالہا سال اسیطرح ہوتا رہا۔ دروازہ بند کرکر

حلقہ کیا کرتا اور غیر شخص کو سوائے اپنے دوستوں کے اندر آنے کی اجازت نہ دیتا
اگر کوئی بیمار آتا تو تعویذ۔ گنڈہ وغیرہ پر اکتفا کرتا۔ اور جسپر بہت ترس کھاتا
عام مجلس میں سامنے بٹھلا لیتا اور دل ہی دل میں اُسکا خیال رکھتا۔ اکثر
مریض شفا پاتے اور بیمار تندرست ہوجاتے۔ اگر بہ تفصیل اسکا ذکر کرون
کتاب طوالت پکڑ جاوے گی۔ مگر ایکدو اشخاص کا ذکر کرتا ہون ؛

حکایت ایکدفعہ میرا مکان بن رہا تھا اور درویش مٹی گارہ کا کام
کرتے تھے اور گھڑوں سے طغار میں پانی ڈالتے تھے کہ دفعتاً گھڑا ٹوٹ
گیا۔ مینے کہا فلانا گھڑا فلانی عورت کا جو دھرا ہی قیمت دیکر لیلو۔ اُسنے کہا
حضرت میں قیمت نہیں لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے۔ اُسکو پانچ چھہ مہینہ
سے تپ آتا تھا اور اُسیدن اُسی گھڑی اُسکو تپ آنیکا وقت تھا۔ مینے
دل ہی دل میں خیال جمایا اور وہ وقت اُسکا ٹل گیا۔ بعدہ تندرست تھی ؛

حکایت سرہند شریف میں ایک مولوی صاحب جو خوش آواز اور خوش
الحان آدمی تھے اُنکو باری کا تپ جاڑے سے آتا تھا۔ اور جمعہ کا دن تھا
انھوں نے بیماری کے باعث امامت سے انکار کیا۔ بعد نماز مینے کہا فلانا
معجزہ سنا دو۔ وہ لحاف لئے بیٹھے تھے۔ کہنے لگے مجھکو تپ چڑھتا آتا
ہی میں کچھہ پڑھہ نہیں سکتا۔ مینے کہا تم معجزہ شروع کرو خدا تعالیٰ اُسکی
برکت سے تپ دور کر دیگا۔ اُنھوں نے معجزہ شروع کیا اور مینے اُنکی

طرف خیال جمایا - پانچ سات شعر پڑھے ہونگے کہ تپ کم ہونے لگا - اُدھر
معجزہ ختم ہوا اُدھر انہوں نے لحاف پھینکدیا ✤

حکایت ایک شخص کی آنکھیں دکھتی تھیں وہ دم کرانے آیا میںنے اپنا
ایک انگوٹھا اُسکی ایک آنکھہ پر رکھا - اسیوقت ایک ضروری کام واسطے
میں اٹھا اور چلا گیا - وہی آنکھہ اُس کی دو گھڑی بعد راضی ہو گئی - بعدہٗ دوسری
آنکھہ پر دم کرنے سے چار گھڑی بعد فائدہ ہوا - غرض بہت ہی چھپا کر علاج
کرتا تھا اور یہی چاہتا تھا کہ اِس علم کو بالکل نا اہلوں پر ظاہر نکروں - جسکو لائق
اور وفادار دیکھوں اُسکو اس کی اجازت دوں اور بتلاؤں - اِس بات کا
رستہ دیکھتے دیکھتے سالہا سال گزر گئے - جسکو دیکھا بے وفا اور بیمروت
اور ناحق شناس پایا - دل سرد ہو گیا اور عاقبت کا اندیشہ ہوا کہ افسوس
ضعیفی نے گھیر لیا اور موت کا پیغام آپہنچا اور یہہ علم سینہ کا سینہ ہی ہیں
رہا بلکہ قبر میں ساتھہ چلا - خلقت اپنی نالائقی سے محروم رہے اور ہیں اِس
کی رازداری میں ثواب سے محروم چلا - اب لاچار جناب باری میں
رجوع کیا اور سوائے اُسکے چارہ ندیکھا کہ اس علم کو کتاب میں درج کر کرایسا
عام کر جاؤں کہ تمام خلق اللہ اس سے فائدہ اٹھاوے اور فیض پاوے

ہدایت-۲

سلبِ امراض کے بہت طریق ہیں

اب معلوم کرو کہ سلب امراض کے طریق بہت ہیں۔ بعضے اپنے خیال سے چاروں اخلاط بنکر مریض میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بعضے محض شفا بنکر مریض کے خون میں نفوذ کر جاتے ہیں۔ اور بعضے مریض کی روح کو اپنی روح کے ساتھ یکرنگ کر کر کمال دلسوزی سے دعا کرتے ہیں۔ اور بعضے نفی اثبات اور اسم ذات کی ضرب سے مرض کو ہٹاتے ہیں یا کھینچتے ہیں اور زمین پر ڈالتے ہیں۔ بعضے بآواز بلند اسم ذات کی مریض کے قلب پر بہ نیت شفا ضرب لگاتے ہیں۔ بعضے دستار یا رومال یا چادر کے کونے سے کمال رجوع سے مریض کی مرض کو زمین پر جھاڑتے ہیں۔ بعضے مرض کی جگہ پر مریض کا ہاتھہ دھرواتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد ہٹواتے ہیں۔ بعضے اپنا ہاتھہ مریض کے سر یا سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ جگہ پر دھرتے ہیں۔ حضرت اعلیٰ قدس سرہ بعدِ مغرب بہت سے مریضوں کو دور دور اپنے چپ و راست بٹھلا لیا کرتے تھے اور آپ رو بقبلہ تسبیح ہاتھہ میں لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹھہ جایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے سخت امراض دور ہوتے تھے اور سخت سخت مریض شفا پاتے تھے۔ فی الجملہ اصول ان سب کا ایک ہے

اگرچہ صورت میں اختلاف پایا جاتا ہی- اور ان سب کا بیان بیفائدہ طوالت رکھتا ہی- جو بزرگ جس طریق سے کرتا ہی اور کامیاب ہو چکا ہی اسی طریق سے کئے جاوے اور چھوڑے نہیں کہ یہہ کام بہت ہی بڑے درجہ کا ہی اور ایسے بزرگوں کو میری اور میری کتاب کی ضرورت کیا ہی- میں تو ناواقفوں اور اندھوں کو رستہ بتلاتا ہون- میں تو اپنا وہ طریق اور ترکیب بتلاؤنگا جو میں کرتا ہون اور جسکو بخوبی آزما چکا ہون- اور اُس کے عیب وصواب اور کم وبیشی کا تجربہ کر رہا ہون +

ہدایت - ۳

انسان میں وہ کیا چیز اور کیا نور ہی جس سے بیمار شفا پاتا ہی

اول اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ وہ کیا شی ہی جو توجہہ دینے والے کے خیال اور ارادہ سے مریض کے اندر خواہ وہ غائب ہو خواہ حاضر چلی جاتی ہی اور مریض کو صحت بخشتی ہی- یا صرف خیال ہی میں ایسی کوئی تاثیر ہی جو مریض کو شفا دیتی ہی- سو جان لو کہ اللہ تعالے نے ہر انسان میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہی کہ ہزارہا کام جہان کے اُسی نور کے متعلق ہیں- اسی نور کے سبب انسان دنیا کی ہر ایک چیز کو پہچان جاتا ہی اور ہر چیز کے ساتھ

ایک نسبت پیدا کرلیتا ہی۔ انسان کو نفرت اور انس اسی کے سبب ہوتا ہی۔ انسان اسی سے فتح اور شکست پاتا ہی۔ غرض جو کام جہان میں موجود ہی اور ہوتا ہی اُسکے ساتھہ اِسکو ایک نسبت اور لگاؤ پیدا ہوتا ہی۔ اسی نور کے سبب انسان کی زندگی ہی۔ یہہ نور اعتدال اور ہمواری کو چاہتا ہی۔ زیست کو تازہ رکھتا ہی اور کجی کو کھوتا ہی۔ یہی سبب ہی کہ شفا بخشتا ہی اور انسان کو ہدایت کے رستہ پر لاتا ہی اور اخلاق کو سنوارتا ہی۔ اور یہہ نور نورِ انسانی ہی اور نیت اور ارادہ کے تابع۔ انسان اپنے ارادہ سے جس طرف اِسکو دوڑاتا ہی روان ہوتا ہی۔ یہہ وزن اور رنگ بھی رکھتا ہی اور بزرگوں نے اِسکی حقیقت کو پہچانا ہی۔ زیادہ حال اِسکا دوسرے دفتر میں لکھونگا اور اُس سے زیادہ مجھکو اِسکی حقیقت کی خبر نہیں۔ البتہ اِسکے اصول اور حقیقت سے بزرگ آگاہ اور واقف ہیں اور پہچانتے ہیں۔ تمہارے کام واسطے اتنا ہی کافی ہی جسقدر میں لکھتا ہون۔ یہہ نور نورِ انسانی ہی جو عالمِ غیب سے ہر وقت انسان پر نازل ہوتا ہی اور انسان کے تمام جسم اور خون اور روح حیوانی میں نفوذ کرتا ہی اور سماتا جاتا ہی۔ اور جسطرح انسان کے اندر سماتا جاتا ہی اسیطرح انسان کے تمام بدن سے نکلتا جاتا ہی۔ اسیطرح ہر ہر لحظہ بھرتا جاتا ہی اور خالی ہوتا رہتا ہی اور انسان ارادہ کرکر جسطرف اسکو بھیجتا ہی اُدھر جاتا ہی اور اسمیں سماتا ہی

اور بموجب نیت اور ارادہ کے کام دیتا ہی۔ بہ نسبت تمام بدن کے منہہ
سے اور انسان کے دم اور ناک اور آنکھوں سے زیادہ خروج پاتا
ہی۔ اور سر اور تمام چہرہ اور منہہ میں اکثر جمع رہتا ہی۔ اور یہی سبب ہی
کہ ٹکٹکی باندھکر دیکھنے اور دم کرنے سے مریض پر جلد اثر ہوتا ہی اور
بخوبی شفا پاتا ہی۔ اور بہ نسبت پشت ہاتھوں کے دونوکف دست۔ اور
بہ نسبت کف دست کے دسوں انگلیوں کے سروں سے اور بہ نسبت
انگلیوں کے سروں کے انگوٹھے سے۔ اور بہ نسبت انگوٹھے کے انگوٹھوں
کی نوک سے زیادہ تر خارج ہوتا ہی۔ یہی باعث ہی کہ ہاتھوں کے
پاس کرنے اور ہاتھوں کے رکھنے اور انگلیوں کے نشانہ کرنے
اور پانی کی سطح پر انگوٹھے کے چکر دینے سے بخوبی اثر ہو جاتا ہی۔ اور بیماری
کی جگہ اور پانی میں بموجب نیت اور ارادہ کے یہہ نور جمع ہوتا ہی۔
اور مریض کو فائدہ پہنچاتا ہی اور بیماری کے ہمراہ بیماری کو جھٹکر ہاتھہ
پانٔوں کی انگلیوں کے سروں سے بیماری اور ناہمواری کو نکال لیجاتا
ہی۔ اور یقین جانو اور میرے کہنے کو سچ مانو اور کامل اعتقاد سے جان
لو کہ یہہ نور مریض اور طالب خدا کے دل میں اور تمام بدن اور حواس
خمسہ میں ایسی تاثیر کرتا ہی جیسی آگ لوہے میں تاثیر کرتی ہی اور لوہے کو
بالکل آگ کیطرح سرخ کر دیتی ہی۔ باوجود اِسکے اُس نور کو معالج

اور مرشد کے ساتھ ایک لگاؤ اور نسبت باقی رہتی ہے۔ اس باتکا مفصل ذکر
دوسرے دفتر میں جسکا نام نجات جاودانی ہے آویگا۔ اس دفتر میں تو
میں صرف اُسیقدر لکھونگا اور ظاہر کرونگا جو بیمار کی تندرستی بخشنے میں
کارآمد ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ تمکو اِس مقصود سے اور مطلب کیطرف لیجاؤں
اور میں خود بھی پسند نہیں کرتا کہ طول طویل جھگڑوں میں پڑجاؤں۔ اور
اپنے فائدے سے دور پڑون۔ اور مجھکو یہہ بھی جلدی ہے کہ خداتعالیٰ اس
کتاب کو خیروخوبی سے میری تندرستی اور زندگی میں تمام کروادے۔
کیونکہ جوانونکا بھروسا نہیں۔ میں تو بوڑھا آدمی ہون اور بیماریوں میں گرفتار
بس مونکا کیا اعتبار ✢

ارشاد دوسرا ۲

پہلے میری آٹھہ باتیں سمجھہ لو تو پھر تم کو توجہہ دینے کی ترکیب سکھلاؤن

اب میرا ارادہ ہے کہ تمکو توجہہ دینے اور مرض دور کرنے کی ترکیب
سکھلاؤن۔ مگر پہلے اسباتکا سمجھانا ضرور سمجھتا ہون کہ اگر تم کو شوق ہے تو میری

آٹھہ باتیں سمجھہ لو:

ہدایت ۱

پہلی بات یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور پارسائی اختیار کرو

جان لو کہ یہہ کام مقبولانِ خدا اور اولیاء اللہ کا ایجاد کیا ہوا ہی۔ اور دوستان خدا نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی واسطے نکالا ہی۔ یہہ کام بھی برکت والا ہی اور اسکا اختیار کرنیوالا بھی دوست خدا کا ہی۔ اسمیں نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قدم رکھنا چاہیئے۔ شریعت کی تابعداری کرو۔ خدا کی بندگی میں لگے رہو۔ جو خدا تعالیٰ اور اُسکے رسول مقبول صلعم نے حکم کیا ہی اُسکو بجا لاؤ اور جس جس باتکو منع کیا ہی اور روکا ہی اُس سے بچتے رہو اور پرہیز کرو۔ کسی پر ظلم و زیادتی نکرو۔ بندگان خدا کو اپنا عضو بدن سمجھو۔ جھوٹ اور فریب سے بچو۔ سچ بولو معاملہ میں درستی اور صفائی رکھو۔ کسی جاندار اور بیجان شی کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شریک نگردانو۔ مصیبت زدوں کے دکھہ درد میں شریک رہو۔ اور اس کام کو روپیہ پیسا کمانے کی نیت سے نہ اختیار کرو۔ اسمیں

خالص خدائی رضامندی اور عاقبت کی بہبودی ڈھونڈو۔ اگر ان باتوں پر عمل کروگے تو بخوبی کامیاب ہوؤگے اور جلد شفا حاصل کراؤگے اور مریض کے اخلاق کو بھی سنوار وگے۔ اور مریض کو بھی یہہ سب باتیں سمجھادو اور نصیحت کرو کہ صلاحیت اور پارسائی سے رہا کرے اور اپنے اخلاق کو سنوارے اور سیر و تماشے اور عجائبات دیکھنے کی نیت سے بھی یہہ کام نکرے کیونکہ یہہ نور بذاتہ پاکی اور صفائی رکھتا ہی اور توجہہ دینے والے کو بھی صالح اور پارسا چاہتا ہی۔ اور جب توجہہ دینے والا برے اعمال اور گناہ کے کام کرتا ہی اور اخلاق ذمیمہ اور ناشائستہ باتوں میں مبتلا ہوتا ہی تو یہہ نور مکدّر اور گندہ ہو جاتا ہی اور بجائے شفا کے نقصان بڑھاتا ہی۔ یا کمتر درجہ شفا کے بحال کرنے میں مزاحم ہوتا ہی اور مریض کے اخلاق کو بھی بگاڑتا ہی۔ میں تجربہ کرچکا ہوں کہ اگر عرصہ دراز مریض کی تندرستی کی نیت سے سلب مرض کیا گیا ہی تو توجہہ کی برکت سے مریض صالح اور پرہیزگار ہو گیا ہی۔ اور اگر خالص ہدایت کے ارادے سے بکثرت توجہہ دی ہی تو مرض طفیل میں جاتا رہا ہی۔ اور جب مریض پر استغراق اور سکر وارد ہو گیا ہی تو بخوبی آزمالیا ہی کہ اسکو جھوٹ اور بری ناشائستہ باتوں سے بیزاری ہوتی ہی اور جرم و عصیان سے نفرت کھاتا ہی اور خدا سے بہت ڈرتا ہی۔ صلاحیت

اور پرہیزگاری کی کلام سے شاد کام اور خوش ہوجاتا ہی اور اُسکا
چہرہ بشاش اور بحال نظر آتا ہی۔ اگر اُسکو کسی برے کام کا حکم کیا
جاوے تو بالکل نہیں مانتا ہی بلکہ جواب دینے سے انکار کرتا ہی۔ اِس
کا مفصل ذکر دوسرے دفتر میں آویگا۔ اب تم یہہ اعتراض کروگے
کہ ایسی محنت اور مشقت ہم کس امید پر اٹھاویں۔ روپیہ پیسا لینے سے
تو تم منع کرتے ہو پھر معاش کہاں سے چلاویں اور روٹی کس گھر سے
کھاویں۔ سو امید کا تو یہہ جواب ہی کہ تم ایسا بڑا ثواب کماتے ہو جسکو تمام
مذاہب والے پسند کرتے ہیں اور بالاتفاق اعلیٰ اور اَولیٰ مانتے
ہیں۔ پھر تم اُس پاک پروردگار سے امید رکھو وہ تمکو بہت ہی بڑا
درجہ دینے والا ہی جسکی صفت وثنا بیان نہیں کرسکتے ہیں۔ اب رہا
معاش کا معاملہ۔ سو اگر تم کہیں سرکار دربار میں نوکر ہو یا تجارت زراعت
کرتے ہو یا املاک یا کرایہ یا جمع رکھتے ہو اور تمہارا گذارہ چلا جاتا ہی
تو پھر کس لئے طمع کرتے ہو اور تھوڑا بہت دو چار دس بیس روپیہ لیکر
کَے دن کھاؤگے۔ کیا تم ایسی اعلےٰ چیز کو ادنےٰ شی سے بدلنا پسند
رکھتے ہو اور تھوڑا سا لالچ کر کر عاقبت کا اجر گنواتے ہو۔ یہہ تمکو
سزاوار نہیں۔ ہرگز ایسا مت کرو۔ اور اگر تم بالکل مفلس اور محتاج
ہو اور آمدنی کسی قسم کی نہیں اور معاش کے فکر میں سرگردان

رہتے ہو تو خیر جو مریض اپنی خوشی سے کچھہ دیوے لیلو۔ مگر نہ تو مریض سے
چکاؤ اور نہ کچھہ مقرر کرواور جو اپنی خوشی سے مریض تم کو تھوڑا بہت دیوے
تو خوشی اور راضی ہو کر قبول کرلو اور ناک بھون نہ چڑھاؤ۔ روزی
کا دینے والا وہی قادر رزّاق ہی جسنے تمکو پیدا کیا ہی اور پیدا ہونے
سے پہلے رزق بھیج دیا ہی اور تمہارا رزق آسمانوں پر رکھا ہی جہاں
کسیکا ہاتھہ نہیں پہنچتا۔ مگر ہاں اگر مریض کو تم صاحب مقدور دیکھو اور اُسکو
ناگوار نہو تو اُسکی اوقات موافق اوسے کہدو کہ بھوکوں کو کچھہ کھلاوے
اور ﷲ غریب وغربا کو دے۔ کیونکہ کھلانا اور ﷲ دینا بھی بیماری اور بلاکو
ٹالتا ہی۔ اُسکو کہدو واﷲ واسطے کچھہ بزرگونکی نیاز مانے بلکہ نکال کراؤ
کسیکے پاس علیحدہ رکھدے اور تمسے کہدے کہ یہہ کچھہ نکالا ہی۔ اگر تمہیں
دے تو تم غریب اور محتاج بیماروں کو کھلا کر علاج کرو۔ بہتر تو یہی ہی کہ
خالص نیت سے عاقبت کماؤ اور خدا کی رضامندی حاصل کرو۔ دیکھو
انسان عاقبت واسطے ہزارہا روپیہ ﷲ دیتا ہی۔ کوئی مسجد بنواتا ہی
کوئی کنواں کھدواتا ہی۔ کوئی سدابرت جاری کرتا ہی۔ بادشاہوں کے
وقت میں شفاخانے جاری ہوئے۔ اب سرکار انگریزی کی عملداری
میں ہسپتال بنے۔ کیا یہہ لوگ دنیا میں بدلہ مانگتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں
بلکہ عاقبت کی بھلائی چاہتے ہیں۔ تم بھی اسی امید پر اسکام کو کرو ✤

ہدایت-۵

دوسری بات یہہ ہی کہ بدکار سے توجہہ نلو

اگر کسی شخص کو دیکھو کہ توجہہ دیتا ہی اور کام بُرے بُرے کرتا ہی- معاملہ خراب اور اخلاق ذمیمہ رکھتا ہی- تو ہرگز مریض کا علاج ایسے شخص سے نکراؤ بلکہ اُسکی صحبت میں بھی نجاؤ اور اُسکے ساتھہ نشست برخاست نکرو اور حتی المقدور ایسے بدمعاملہ کو اِس علم میں دخیل نہونے دو- جہانتک ہوسکے اُس سے اِس علم کو چھپاؤ بلکہ یہہ کتاب بھی اُسے ندکھاؤ- جہانتک ممکن ہو اُسکو اِس دولت سے محروم رکھو اور اگر کسی صالح اور متقی خداپرست کو پاؤ اور تم کو معلوم ہوجاوے کہ یہہ شخص اس علم سے ناواقف ہی تو بڑی رغبت اور شوق سے اُسکو یہہ کتاب دکھلاؤ اور ترغیب دو اور سکھلانے پڑھانے میں اُسکی مدد کرو- اُس حدتک کہ وہ اِسکو تجربہ کرلے اور آزمالے- غرض متقی سے چھپاؤ نہیں اور فاسق فاجر کو بتاؤ نہیں +

ہدایت- ۶

تیسری بات خلوت ہی

جہانتک ممکن ہو خلوت میں توجہہ دو۔ صرف مریض اور معالج کے سوا تیسرا شخص موجود نہو۔ نہ وہاں کسی کا گزر ہو۔ نہ کوئی شخص دوٗ سے چھپکر دیکھتا ہو۔ تا وقت صحت کسی کے سامنے اِسکا ذکر مذکور بھی نکیا جاوے۔ جو جانتے ہوں اُنکو بھی ذکر کرنے سے روک دیا جاوے۔ شیخ بھی چھپاوے اور مریض کو بھی افشائے راز سے منع کیا جاوے۔ بزرگوں نے اِسکو تاکیداً منع کیا ہی اور ظاہر کرنے میں نقصان اٹھایا ہی۔ جسکا بیان طوالت رکھتا ہی +

ہدایت۔ ۷

چوتھی بات۔ علاج شروع کرکر ناغہ نکرو

اگر کوئی تم سے توجہہ لینے اور سلب مرض کرانے کی التجا کرے اور تم اُسکی درخواست کو منظور کرلو تو اول تم اپنی فرصت اور ہمت کو آزمالو اور دیکھہ لو کہ تا وقت صحت تم اس محنت اور مشقت کو انجام پہنچا دوگے اور ناغہ تو نکروگے۔ یہہ بات بہت نامناسب ہی اور بڑا نقصان کرتی ہی کہ ایکدن دو دن توجہہ ددا اور پھر چھوڑ دو۔ یا جسدن چاہا توجہہ دی اور جسدن دل نچاہا ندی۔ اس سے تو یہی بہتر ہی کہ شروع

ہی نکرو۔ کیونکہ جب توجہہ دیجاتی ہو تو بیماری ہاتھوں یا پانوں کی انگلیوں کے سروں سے نکل جاتی ہو۔ اگر دستِ چپ کے بازو یا کہنی میں بیماری ہو تو مرشد اُسکو دستِ چپ کی انگلیوں کے سروں سے نکال دیتا ہو اور جو دستِ راست کے بازو یا کلائی یا پنجہ میں ہو تو دست راست کی انگلیوں کے سروں سے باہر کر دیتا ہو۔ اسیطرح اگر سر یا سینہ یا پیٹ میں بیماری ہو تو جلد یا دیر میں پانوں کی انگلیوں کے سروں سے نکالی جاتی ہو۔ اور جو داہنے پانوں میں ران یا زانو یا پنڈلی میں بیماری ہوتی ہو تو داہنے پانوں کی انگلیوں کے سروں سے ہٹائی جاتی ہو۔ اور جو بائیں پانوں میں ہووے تو بائیں پانوں کی انگلیوں سے باہر کی جاتی ہو۔ بعض مریض اسکو بخوبی پہچان لیتا ہو اور بیماری سرکتی ہوئی اور سروں کی طرف جاتی ہوئی اُسکو محسوس ہوتی ہو۔ میرے علاج سے زانو کے نیچے کا زخم چار انگل نیچے اتر کر اچھا ہو گیا اور ورم جو رانوں تک دوڑی ہوئی تھی اور ورم تمام ٹانگ میں اُنگلیوں کے سروں تک تھا دو دن میں پانوں کے پنجہ تلک پہنچکر اور ایکدن ٹھہر کر اُتر گیا۔ اسیطرح ایک بچہ کے چہرہ اور گردن کا ورم اول پیٹ اور رانوں پر آگیا۔ بعدہ پانوں پر نظر آتا تھا۔ آخر جاتا رہا۔ اسی لئے چھوڑ دینے اور موقوف

کرنیکو منع کرتا ہون کہ اگر کسی کے چہرہ پر زخم یا پھوڑا تھا اور تمنے اُسکا علاج شروع کیا تو وہ مواد گلو اور سینہ کی راہ سے اتریگا۔ یا تو پیشاب کے رستے یا دستوں کی راہ یا پانوں کی انگلیوں کے سرون سے نکلے گا۔ اگر تم علاج چھوڑ بیٹھے اور وہ مواد سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ میں ٹھہر گیا تو پھر کیونکر خارج ہوگا۔ اور اُس جگہ دوسری بیماری پیدا کر دیگا۔ اور یہہ سراسر تمہارا قصور ہوگا۔ کیونکہ اگر تم توجہہ جاری رکھتے تو یہہ کام کبھی نہوتا اور بے معلوم اور بے آزار بیماری کا اخراج ہو جاتا اور مریض بخوبی صحت پاتا۔

ہدایت - ۸

پانچوین بات دلسوزی سے توجہہ دو

جس شخص پر تم توجہہ دینے کا ارادہ کرو تو اُسکو اپنے حقیقی پیارے بھائی سے زیادہ عزیز رکھو۔ بلکہ اُسکو اپنا ہی عضو بدن سمجھو اور اُسکے ساتھہ بکمال محبت کرو اور اُس سے کسیطرح کی نفرت دل مین نلاؤ۔ تم جسقدر اُس سے محبت کروگے اُسیقدر جلد شفا بخشوگے کیونکہ اِس نور کے پہنچانے کو محبت اور دلسوزی اور رحم

بہت سیدھا اور صاف رستہ ہنجاتا ہی اور شفا بخشنے کو قوی واسطہ ہوجاتا ہی۔ معالج میں تین باتیں بہت ضروریات سے ہیں۔ مستقل مرضی اپنی قوت اور طاقت کا اعتماد۔ نفع پہنچانے کی نیت۔ بخوبی آزمایا گیا ہی کہ والدین اپنی اولاد۔ اور خاوند اپنی بیوی اور بیوی اپنے خاوند اور عاشق اپنی معشوق۔ اور پیارا رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو جب سلب مرض واسطے توجہہ کرتا ہی تو جلد اور کامل شفا بخشتا ہی۔ اسی واسطے جس معتقد مُرید کی جگہ شیخ بزرگوار کے دل میں ہو وہ جلد ہدایت پاتا ہی۔ دوسرے دفتر میں اِسکا بخوبی بیان کیا جاویگا۔ اِس دفتر میں ایسے بیان سے بیفائدہ طوالت دینا ہی۔ سو تمکو واجب ہی کہ جب توجہہ دینا شروع ہو تو صحت ہوتے تک موقوف نکرو۔ جتنی دیر بیٹھہ سکو اُتنی ہی دیر ہر روز بیٹھا کرو۔ اگر دس منٹ کا ارادہ کرو تو دس ہی منٹ بیٹھا کرو۔ اور جو ایک گھنٹہ کا ارادہ ہو تو ایک ہی گھنٹہ بیٹھو۔ تیسرے دن توجہہ دینے کی فرصت ہو تو تیسرے ہی دن دیا کرو۔ ہر روز نہ دو۔ جسطرح عرصہ مقرر کرلو اُسیطرح وقت بھی ٹھہرالو۔ مثلاً صبح کے آٹھہ بجے یا رات کے دس بجے اور جو ترکیب اول دن شروع کرو وہی ترکیب آخر تک جاری رکھو۔ ایسا نہو کہ آج اور ترکیب سے توجہہ دی کل اور ترکیب

سے توجہہ دینے لگے - پرسوں اور کوئی ترکیب نکال بیٹھیے
مریض کو بھی سمجھا دو کہ اِن سب باتوں کا خیال رکھے - وہ بھی
تمہارے ساتھہ محبت اور عشق پیدا کرے - تمہارے اُوپر اعتقاد
اور یقین رکھے - نا امید نہو - شک نکرے - اپنے تئیں تمہارے
سپرد کردے اور تمکو اپنا کامل غمخوار اور وسیلۂ بہبودی سمجھے
یہانتک کہ تم دونوں میں رابطہ اور یگانگت پیدا ہو جاوے اور
تم بھی اُسکی صحت میں شک نکرو اور کسیطرح کا وہم نلاؤ - نہ اُسی کے
دل میں شک ڈالو - شاید کہ سخت بیماری میں دو چار مہینہ کا عرصہ
لگ جاوے - یا کسی دورہ کی بیماری میں اس سے زیادہ توجہہ
دینے کی ضرورت ہو اور کئی دورے ٹل جانیکا انتظار کرنا
پڑے تو ہرگز مت گھبراؤ اور علاج نچھوڑو - شاید تم یہہ اعتراض
کرو کہ اِن باتوں میں سے تو بعضی باتیں بہت سخت ہیں اور بعضی
پر ہمارا بس اور اختیار نہیں - ایسے مشکل کام کب ہوتے ہیں
اور ہم کیونکر کرسکتے ہیں اور کس امید پر ہم ایسی محنت جھیل سکتے
ہیں - سو ایسے بیفائدہ بہانے مت کرو - امید کا حال تو میں پہلے
سمجھا چکا ہون کہ اِسکے بدلہ اور اجر کی امید خدا کی جناب سے بہت
ہی رکھتے ہو - اور محنت کی بات یہہ ہی کہ تم اگر غریب اور مفلس ہو اور

چھوٹے چھوٹے اولاد موجود رکھتے ہو اور بیوی کو جان و دل سے چاہتے ہو اور اُسکو سخت بیماری میں مبتلا دیکھو تو سوچ لو کہ تمہارے دلپر کیا سخت صدمہ گزریگا۔ نہ تو اتنا پیسہ ہی جو دوائی ٹھنڈائی میں خرچ کرو اور حکیم طبیب کو دیکر بلاؤ۔ نہ دلکو اتنا صبر ہی کہ وہ مرجاوے اور چھوٹی چھوٹی اولاد رُل جاوے۔ پھر بتلاؤ کہ کیا تم ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ محنت نکر سکوگے۔ اسمیں تمہارا کیا خرچ ہوگا اور کسقدر عرصہ لگیگا۔ ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ تو میں توجہہ دینے کو منع کرتا ہون۔ تمام دن رات میں ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ ہرگز توجہہ مت کرو۔ خواہ آدھ آدھ گھنٹہ تین آدمیوں پر خواہ ڈیڑھ گھنٹہ ایک کو توجہہ دو۔ اس سے زیادہ محنت نہ اُٹھاؤ کیونکہ توجہہ دینے سے وہ نور جو باعث زندگی ہی دوسرے میں جاتا ہی اور اپنے میں سے خرچ ہوتا ہی۔ اسی لئے آدمی اپنے اندر کمزوری اور کچھہ ضعف معلوم کرتا ہی۔ اگرچہ اُسکا دفعیہ چہل قدمی اور ہوا خوری اور سیر تماشے اور تفریح سے ہو جاتا ہی اور اصلی حالت اور بحالیت پر آجاتا ہی۔ اسی لئے میں منع کرتا ہون کہ سن بلوغ سے پہلے اور ستر برس کی عمر سے پیچھے دس پندرہ منٹ سے زیادہ توجہہ دینا نامناسب ہوگا۔ لڑکوں کی تو نشو و نما میں فتور پڑیگا اور بڈھوں میں ضعف اور نقاہت کو بڑھاویگا۔ اگر میسر ہو سکے

تو گھڑی گھنٹہ وقت پہچاننے کو توجہہ دینے کے وقت سامنے رکھ لیا کرو۔ اب تم کہوگے کہ خیر گھنٹہ ڈیڑہ گھنٹہ کی محنت تو سنبھال لینگے مگر ایسی محنت اور عشق اور دلسوزی ہر ایک مریض واسطے کہاں سے لائینگے۔ یہہ کام زبردستی اور زور اور تکلف سے کبھی پیدا نہوگا۔ سو یاد رکھو کہ یہہ کام تو خودبخود پیدا ہوگا۔ مگر اول میں تھوڑا بہت تکلف تمکو ضرور کرنا پڑیگا اور رابطہ اور محبت کو بڑہانا اور جمانا ہوگا۔ یقین جانو کہ توجہہ بہت بڑا عمل حُب کا ہی۔ اگر چند روز مریض کو اچھی طرح توجہہ دیجاوے تو مریض مرشد سے نہایت محبت کرنے لگتا ہی اور دلسوزی اور یگانگت خودبخود پیدا ہوتی ہی۔ اور جو مریض اچھی طرح معالج کی طرف دل جماوے اور یکخیال ہوکر رجوع کامل سے سامنے بیٹھے اور اُسکے چہرہ کیطرف ٹکٹکی باندھکر دیکھتا رہے تو مرشد کے دل میں بھی اُسکی محبت اور دلسوزی اور یکرنگی پڑجاتی ہی اور ہمنے تو بہت مفید باتوں کا بیان کیا ہی۔ اگر یہہ میسّر نہوں تو خیر جس صورت سے ہوسکے توجہہ دیئے جاؤ۔ ناغہ نکرو۔ ہمت نہ ہارو۔ ناامید نہو۔ نہ خود شک کرو۔ نہ مریض کے دل میں شک ڈالو۔ انشاءاللہ انجام اچھا ہوگا۔ اول تو شفا ہی بخشوگے۔ یا مریض کے مرض کو کم کروگے

کمتر درجہ زیادہ تو نہونے دوگے ؛

ہدایت - ۹

چھٹی بات بیجد دعوانکرو اور لاف زنی سے بچو ؛

اگر کوئی تمسے علاج کرانا چاہے تو ایسا بیجد دعوانکرو اور
ایسی شیخی نہ مارو کہ میں بیشبہ تمہارا مرض کھودونگا - اور دو تین
ہی توجہہ میں صحت بخشونگا - اس علاج کو تم کرامت سمجھو اور تمام
علاج معالجہ چھوڑ دو - ایسی لاف زنی سے بندونکا کام نہیں
ایسا نہو کہ بیفائدہ غرور کرنے سے انجام میں ندامت اُٹھاؤ
شاید کہ وہ بیماری موت ہو یا ایسی سخت ہو جسکو حکمانے لا
علاج لکھا ہو اور شاید کہ اُسکے شفا دوا کھانے اور دوسرے
شخص کی توجہہ پر موقوف ہو - یا وہ بیماری مہلک تو نہو مگر آخر دم
تک جانے والی بھی نہو - شاید ایسا دعوا کر کر پیچھے ندامت کھینچو -
اور دل ہی دل میں افسوس کرو - ع - چہ را عاقل کند
کارے کہ باز آید پشیمانی - تمکو لائق ہو کہ ہمت نہارو اور دلسوزی
اور یقین کے ساتھ علاج کئے جاؤ اور خدا تعالےٰ کی جناب
سے صحت کی امید رکھو - شافی وہی حکیم دانا ہو اور تمہارا علاج

تو صرف حیلہ اور بہانہ ہی۔ مگر اس علاج میں یہہ مصلحت بھی ضروریات سے ہی کہ مریض کو کامل امید دلاؤ اور اُسکے شک وشبہ کو دور کرو۔ صاف صاف کہدو کہ اگرچہ یہہ علاج کرامت سے کم نہیں مگر موت اور تقدیر سے کسیکو چارہ نہیں۔ چندروز علاج کروا کر دیکھہ لو پھر جیسا ہونیوالا ہوگا خود ظاہر ہو جاویگا۔ اور ایسی بیماریوں پر جنکو اطبّا لاعلاج بتلاتے ہیں ہاتھہ مت ڈالو۔ جیسے دِق تیسرے درجہ کی۔ اور سِل وغیرہ۔ اور اول اول جب تم توجہہ دینا سیکھنے لگو تو جو بیماریاں دورہ کی ہیں جیسے مِرگی وغیرہ اُنپر بھی ہاتھہ نڈالو۔ یہہ اسواسطے نہیں کہ اِن بیماریوں میں صحت محال ہی بلکہ اِسلئے کہ تمکو مہینوں علاج جاری رکھنا پڑیگا۔ کیونکہ جس شخص کو مرگی کا دورہ دو مہینہ بعد ہوا کرتا ہی تو صحت جب سمجھو جب پانچ چھہ دورے ٹل جاویں۔ تو اس صورت میں تمکو دس بارہ مہینہ علاج کرنا ہوگا اور ہر دورہ کے ٹلنے کا انتظار کرنا پڑیگا۔ اگر دو چار دس روز توجہہ دیکر چھوڑ دوگے تو کیا پتہ لگے گا۔ اسیطرح کُل دورہ والی بیماریاں سمجھہ رکھو۔ مجھکو بھروسا نہیں کہ نوآموز آدمی اتنے عرصۂ دراز تک توجہہ بڑے استقلال اور صبر سے دیتا رہیگا

اور اگر اپنے میں ہمت دیکھو تو منع نہیں۔ کرو۔ نوآموز بلندی کو مناسب ہی کہ اول اول ایسے بیمار کو لیوے جسپر توجہہ کا اثر اول ہی دن معلوم ہو جاوے اور ایسے ایسے خفیف بیماریوں پر ہاتھہ ڈالے جنکو دو چار پانچ سات دن کے اندر اچھا کر سکے۔ جب قوت بڑھتی جاوے تو سخت سخت امراض پر توجہہ کرے۔ اور یہہ بخوبی آزمایا گیا ہی کہ معالج جسقدر کثرت سے اسکی مشق کرتا جاتا ہی اسیقدر کامل مکمل اور تجربہ کار اُستاد بنجاتا ہی اور جلد شفا بخشتا ہی۔ رفتہ رفتہ ایسا ہو جاتا ہی کہ صرف اُسکا دیکھنا ہی صحت دے آتا ہی۔ اور اُسکا فقط ہاتھہ ہی دھرنا مریض کو مستغرق کر دیتا ہی۔ شاید تم پوچھو کہ کون کونسی بیماریاں ہیں جنمیں مریض اس توجہہ سے جلد شفا پاتا ہی۔ اِسکے جوابمیں جسطرح مجھہ کو تجربہ ہو چکا ہی بیان کرتا ہون۔ باری کا بخار یومیہ تپ جو کُہنہ نہو۔ ریاح۔ درد ریح۔ غدود ونکا پھولنا گٹھیا وغیرہ۔ اور جو بیماریاں اعصاب اور عروق سے متعلق ہیں فالج۔ لقوہ۔ تشنج۔ فساد خون۔ جنون۔ زخم۔ پھوڑا پھنسی۔ زخم اور پھوڑے پھنسی کا جب علاج کیا جاتا ہی تو مواد اندر ہی اندر جل جاتا ہی۔ کچھہ کم و بیش ہی خارج ہوتا ہی۔ مجھکو اس

باتکا بہت جگہ تجربہ ہو چکا ہی۔ اِس سے تمکو بالکل گھبرانا نچاہیے

حکایت

حکایت ایک شخص کے چوتڑ پر آدمی کے سر برابر پھوڑا تھا۔ جراح نے کہا اِسکو چیرہ لگے گا اور پانچ چھہ سیر مواد نکلیگا۔ ہمنے علاج شروع کیا۔ تیسرے روز بالوں کی جڑوں میں سے خودبخود خون بہنا شروع ہوا۔ قریب سیر یا تین پاؤ کے خالص خون نکلا ہوگا۔ ورم جاتا رہا۔ دوسرے دن کروٹ لینے لگا۔ درد کم ہو گیا۔ چوتھے دن چلنے پھرنے لگا۔ آٹھویں دن بالکل تندرست ہو گیا نشان بھی باقی نرہا نہ تو کوئی مرہم لگایا نہ لیپ کیا نہ سینکدیا نہ چیرہ دلوایا۔ غرض علاج جرّاحی وغیرہ بالکل نکما گیا۔ حیض و نفاس کا بند ہونا جس سے صدہا بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بدخوابی۔ کم خوابی۔ بالکل نیند کا نہ آنا۔ پسلی کی بیماری جو بچونکو ہوتی ہی۔ دردسر۔ درد معدہ ایسی ایسی بہت بیماریاں ہیں جن میں جلد شفا دیسکا ہوں اور آزما چکا ہوں۔ اور جن پر توجہہ کا اثر زیادہ ہوتا ہی وہ بھی میں بتلاتا ہوں۔ بہ نسبت تندرست کے بیمار پر جلد اثر ہوتا ہی بلکہ جب بیمار اِس علاج سے تندرست ہوتا ہی تاثیر کا ہونا مطلق موقوف ہو جاتا ہی۔ جس سے محبت زیادہ ہو اُسپر بہہ اثر جلدتر ہوتا

ہی- بہ نسبت عاقلوں کے سادہ لوحوں پر- بہ نسبت مردوں کے
مستورات پر- بہ نسبت جوانوں کے بچوں پر بشرطیکہ توجہہ کے
وقت وہ روویں اور گھبراویں نہیں- اور اگر رویں اور
گھبراویں یا بیچینی کریں تو مناسب ہی کہ جسوقت وہ سوجاویں
اُسوقت اُنپر توجہہ کریں- بہ نسبت امیروں کے غریبوں پر اور
اُن لوگوں پر جنکے رگ وپٹھے نازک اور پتلے ہوں- بلغمی مزاج
والوں اور بے علموں پر جنکی طبیعت میں چالاکی کم ہو- بہ نسبت غائب
کے حاضر پر- بہ نسبت دور کے چھوکر اور ہاتھہ لگاکر- زیادہ
تر ان سب سے جب خیال بخوبی جسم جاوے اور رابطۂ
محبت قائم ہوجاوے- ان سب صورتوں میں بخوبی اثر ہوتا ہی
وہ کون کونسی صورتیں ہیں جن میں توجہہ کا بخوبی فائدہ پہنچتا ہی
اور وہ کون کونسے شخص ہیں جنکی توجہہ کا خوب اثر ہوتا ہی- سمجھ
لو روحی اور جسمی قوت والے تندرست کی توجہہ زبردست ہی
ایسے شخص سے جسکی قوت روحی اور جسمی اور ہمت اور زور جسمانی
کم ہی اور نہایت ناتوان اور ضعیف- صفراوی مزاج عقیل کی
توجہہ بہتر ہی بلغمی اور دموی مزاج والے اور کم عقل سے- کم
بولنے والے کی توجہہ زبردست ہی بہ نسبت بہت بولنے والے

سکے - سوداوی مزاج والا جسکا خیال بہت منتشر رہتا ہے - اور جسکے مزاج میں گھبراہٹ اور پریشانی رہتی ہو اور ضبط خیال پر قادر نہو - خداترسی اور رحم اور دلسوزی نرکھتا ہو - تلون مزاج عجائب بینی کا شائق ہو - ثواب کی نیت سے توجہہ ندسے اس راز کو چھپا نسکے - غرور و تکبر سے ہر ایک کے سامنے بیان کرے - لاف زن ہووے - طمع بہت رکھے - پرہیزگاری کی چال نچلے - مریض پر احسان رکھے - بدمزاجی کرے - تا وقت صحت علاج جاری نرکھہ سکے - اپنی قوت اور کمالیت پر اعتقاد اور اعتماد نرکھے - شفا حاصل کرانے پر شکی ہو - بیجد دعویٰ کرے - ایسے ایسے اشخاص جیسا چاہئیے توجہہ دینے کے لائق نہیں - اور ایسی ایسی صورتیں جو بیان کی گئیں خرابی اور نقصان سے خالی نہیں تمکو مناسب ہے کہ بیجد دعوا نکرو اور لمبی چوڑی شیخی نہ مارو اور لاف زنی کو چھوڑ دو *

ہدایت - ۱۰

ساتوین بات تم خود بیمار ہو تو توجہہ ندو

مرشد کی بیماری اور صفات طالب میں

گاہ گاہ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ توجہہ دینیوالا جب رجوع دل
سے خیال جماکر توجہہ کرتا ہی تو جیسی صفت مرشد کی طینت میں متمکن
ہوتی ہی بیمار میں چلی جاتی ہی۔ اگر مرشد اخلاق ذمیمہ اور فسق و
فجور کی عادت رکھتا ہی تو بیمار بھی فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہی
اور جو مرشد صالح اور پرہیزگار ہو تو مریض بھی صلاحیت
اور اتقا کے کام کرنے لگتا ہی۔ اگر مرشد عاشق خدا ہو تو
طالب کے بھی دل میں عشق الٰہی جوش مارتا ہی۔ غرض معالج
کے نور کے ہمراہ معالج کے اخلاق مریض میں چلے جاتے ہیں
اور مریض اُنہیں صفتوں سے موصوف ہو جاتا ہی۔ اسیطرح اگر
معالج کو کوئی بیماری ہو اور وہ بیماری بھی ایسی کہ تمام بدن
میں سرایت کرگئی ہو تو مریض بھی اُسمیں مبتلا ہو جاتا ہی۔ اِسلیے
تمکو مناسب ہی کہ اگر تم خود بیمار ہو تو کبھی مریض کو توجہہ ندو اور
پانی اور رومال وغیرہ کو دم کرو۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ
جب رابطہ قائم ہو جاتا ہی اور مریض اچھی طرح خیال کو جماتا ہی

اور مرشد کا خیال کہیں بٹا ہوا ہوتا ہی تو مریض کی بیماری اُدہر
کر شیخ کو جھپٹ جاتی ہی۔ مریض اچھا ہو جاتا ہی اور شیخ بیمار
پڑ جاتا ہی۔ یا مریض اور معالج دونوں اُسی مرض میں گرفتار
رہتے ہیں۔ اور یون بھی ہوا کرتا ہی کہ معالج کی بیماری مریض
کو لپٹ جاوے اور معالج صحت پاوے۔ یا مریض معالج کی
مرض میں گرفتار ہووے اور شیخ بھی اُسی بیماری میں مبتلا
رہے۔ مگر ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہی کہ مریض کی بیماری مرشد
کو جھپٹ جاوے۔ کیونکہ اُسکا ارادہ نور کے پہچانیکا ہوا کرتا ہی
اور بیمار کا بلنے کا۔ اور شیخ قوت ور ہی اور بیمار کمزور۔ مگر
یہہ اُسوقت ہوتا ہی جب مرشد خیال کو بٹائے رکھتا ہی یا بہت
نازک طبع ہوتا ہی تو بیمار کی بیماری میں کم وبیش مبتلا ہو جاتا ہی
اور تھوڑا بہت اُسکا اثر معلوم کرتا ہی۔ اگر ایسا معلوم کرے
تو بعد توجہہ دو چار منٹ اپنے دونو بازووں سے انگلیوں
تک پاس کر لیا کرے۔ بلکہ پیشانی سے پانوں تک دس پندرہ
پاس کرلے۔ فی الجملہ جب تم بیمار ہو تو مریض کو ہرگز توجہہ نکرو
اور اگر تم اخلاق ذمیمہ میں گرفتار ہو تو پارسائی اور اخلاق
حمیدہ کی عادت کرو اور اپنے آپکو اچھی صفتوں سے آراستہ

رکھو۔ ہمارا اور فاسق فاجر شیخ ہرگز توجہہ دینے کے لائق نہیں ہوتا۔ اور جو توجہہ کرے بھی تو کچھہ نہ کچھہ نقصان پہنچاتا ہی۔ نفع نہیں پہنچتا ٭

ہدایت۔ ۱۱

آٹھوین بات توجہہ کی خوبیان اور کمالات

توجہہ ایسی با برکت شی ہی کہ اس سے انسان خدا کو حاصل کرتا ہی اور دنیا بھی پیدا کر لیتا ہی۔ عجائب غرائب معاملے اس سے ظہور پاتے ہیں اور طرح طرح کے وقوعے ظاہر ہوتے ہیں۔ غرض دنیا میں ایسا کام کونسا ہی جو توجہہ سے حاصل نہیں ہوتا۔ اسکی مثال ایسی ہی جیسے تلوار آبدار چاہو تو دشمن کو مار و چاہو اپنا گلا کاٹ لو۔ بزرگوں نے جان دیدی مگر اس اسرار کو نکھولا۔ دنیا برباد کر دی مگر ہر نااہل کو اسمیں دخل ندیا بدنام ہوئے ذلت اُٹھائی۔ تکلیف اور مصیبت سہے اس دولت کو سینہ میں لیگئے مگر ظاہر ہی نکیا۔ اسکا پورا سبب تو اُنہیں کو معلوم ہوگا مگر میری ناقص رائے میں ایک یہہ بھی

سبب ہی کہ طبایع انسان میں بڑا اختلاف ہوتا ہی اور ہر شخص صلاحیت کی چال نہیں چلتا۔ ایسا نہو کہ نا اہل ناشائستہ اور نابائستہ باتوں میں اُسکا استعمال کریں۔ برائیاں کماویں اور بھلائیاں گنوائیں اس سے دنیوی سیر و تماشے دیکھیں اور ظلم و زیادتیاں کریں۔ آپ بھی وبال میں گرفتار ہوں اور ہمکو بھی وبال میں ڈالیں۔ قیامت کو جوابدہی میں ہم پکڑے جاویں۔ اگلے بزرگ ہدایت کرنے اور نیک راہ چلانے پر بڑے حریص تھے اور اسی حسرت اور آرزو میں مر گئے کہ کوئی لائق شخص ہمسے اس دولت کو حاصل کرے۔ یقین جانو کہ وہ ہرگز بخیل نتھے۔ تکبر اور غرور سے خالی اور عجب و ریا سے بری تھے۔ مگر مصلحتاً یہی بہتر سمجھا ہی کہ اِس کمالات کو چھپاویں اور ہر ایک پر ظاہر نکریں۔ اسیلئے میں تمکو تاکیداً منع کرتا ہون کہ سیر و تماشے اور عجائبات دیکھنے کی نیت سے اِس علم کو استعمال نکریں میں تو نصیحت کا حق ادا کر چکا۔ آگے وہ جانیں۔ اگر نیکی کر نیکی آرزو توجہہ کے ہمراہ نہیں تو یہہ تاثیر کم کم اور گاہ گاہ ہوگی۔ میری تو خاص نیت یہی ہی کہ خلق اللہ اِس سے عام فائدہ اُٹھاوے دین بھی حاصل کرے اور دنیا میں بھی پھل پاوے۔ خدا کی رضا

نصیب ہو اور خاتمہ بالخیر +

ارشاد تیسرا

توجہہ دینے کی عام ترکیب جو کسی خاص بیماری کے متعلق نہیں

اگر کوئی بیمار تمسے توجہہ لینے کی التجا کرے اور تمکو اسکام کی فرصت اور ہمت ہو تو منظور کر دو اور اُسکو سمجھا دو کہ اگر میرا علاج کرواتے ہو تو گھبرانجانا اور ناغہ نکرنا شاید اس علاج میں عرصہ دراز لگ جاوے۔ اور پرہیزگاری کے کام کرنا۔ جہانتک ممکن ہو اِسکو چھپانا اور جو واقف ہیں اُنکے سوا اور کسی کے سامنے اِسکا بھید نہ ظاہر کرنا اور اُنکو بھی ظاہر کرنیسے منع کر دینا اور کسیطرحکا خوف نکرنا۔ اسمیں کچھہ ضرر اور نقصان نہوگا۔ اور صحت کا یقین کامل رکھنا۔ تا وقت صحت چند روز مصلحت واسطے ہمارا ادب اور تعظیم نگاہ رکھنا اور

ہمپر عقیدہ کرنا - دن رات میں ایکدفعہ یا دو دفعہ فلانے وقت ہمارے پاس آجایا کرو - جب یہہ بات قرار پاچکی تو ہر روز اُسی معین وقت پر اُسکو بلاؤ - اگر سخت بیماری ہو تو گھنٹہ پون گھنٹہ اور جو خفیف بیماری ہو تو پاؤ گھنٹہ یا آدھہ گھنٹہ یا جتنا تمہارا دل چاہے توجہہ دیا کرو - مگر اول دن بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ دیر بیٹھو تاکہ رابطہ قائم ہو جاوے - غرض ان سب باتوں میں اپنی مصلحت اور موقعہ دیکھہ لو - اور جب توجہہ دینے کا ارادہ کرو تو استخارہ مسنونہ اول کر لو - نہو سکے تو صرف دعائے استخارہ پر ہی اکتفا کرو - اور جب توجہہ دینے کو بیٹھو تو دعا کر کر بیٹھو اور دعا کر کر اُٹھو - بہت بھوکے اور بہت پیٹ بھرے توجہہ ندو اگر بیمار نہ آسکے تو تم آپ اُسکے گھر جاؤ - سب آدمیوں سے کنارہ کرو اور خلوت میں بیٹھو - صرف تم یا وہ بیمار رہو - وہاں اور کسیکا دخل اور گزر نہو - دروازہ بند کر لو - بیمار کو زمین یا چارپائی پر نرم بچھونے پر دیوار یا تکیہ کے سہارے بٹھادو اور کہہ دو کہ توجہہ دیتے تک خاموش بیٹھے رہنا - اور یہہ بھی کہدو کہ دونوں پاؤں لمبے پھیلا دے - بیمار کا منہہ جنوب کو اور اُسکی پشت شمال کیطرف ہو وے - اُسجگہ نہ بہت سردی ہو نہ گرمی - مچھر پسو وغیرہ

سب چیز وںسے جو خیال کے پراگندہ کرنیوالی ہیں امن ہو۔ اُسکے
دونوں پانوُنکے بیچمیں گاؤتکیہ رکھہ لو اور تم اُسپر گھوڑے کیطرح
سوار ہوکر دونو زانو کھڑے کرکر یا آگے کو لٹاکر بیٹھہ جاؤ تاکہ
بیمار سے بلند رہو۔ یا چھوٹی پیڑھی اُسکے دونوں پانوُں کے
درمیان بچھالو اور اُسپر دو زانو یا چار زانو بیٹھو اور دلکو
تمام جوش وخروش اور گھبراہٹ سے مطمئن رکھو۔ گھبراہٹ
میں نفع نہیں پہنچتا اور نتیجہ خراب نکلتا ہی۔ اگر یہہ سب باتیں میسر
ہوں تو بہتر ہیں والا نہ کچھہ مخصوص نہیں جسطرح مناسب وقت
ہو بیٹھو اور بیٹھاؤ۔ مینے ایک مختصر رسالہ چھپوایا ہی جسکا نام
(ہدایت الطلاب معہ رسالۂ توجہہ) ہی اُسکا بھی مطالعہ کرو
وہ تمکو نشست توجہہ اور آداب وغیرہ میں کہم و بیش تنیوں
دفترو نمیں مدد دیگا۔ مریض کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے
اپنے دونوں انگوٹھوں اور انگلیونکے سروںمیں اسطرح پکڑ لو
کہ تمہارے انگوٹھونکا شکم بیمار کے انگوٹھونکے شکم سے ملا ہے او
ناخن دونوں کے انگوٹھونکے بیرونی طرف ہوں اور آہستہ
آہستہ دباؤ دیتے رہو اور بیمار کے چہرہ یا آنکھہ یا رخسارہ کی
طرف ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہو۔ اور بیمار کو بھی سمجھادو کہ تمہاری

چہرہ کیطرف ایک جگہ ٹکٹکی باندھکر دیکھتا رہے - طبیعت کو ڈھیلا
رکھے اور تمام خیالات کو ہٹا کر تمہارے ہی خیال میں محو رہے
اور اپنی ذاتکو تمہاری ذات میں یکرنگ کر دے اور سب
خیالات کو دلسے بھلا دے - اور تم بھی اِسیطرح اُسکی ذات
میں اپنا خیال گڑا دو اور ایک جان دو قالب ہو جاؤ -
چار پانچ آٹھ دس منٹ تک اِسیطرح نرم نرم انگوٹھونکو دباتے
رہو - یا اتنی دیر کہ انگوٹھونمیں حرارت اور گرمی پیدا ہو جاوے
اِسبات سے رابطہ قائم ہو جاتا ہی - اور جب رابطہ قائم ہو
گیا تو توجہ کی تاثیر فی الفور ظاہر ہونے لگتی ہی - دوسری
ترکیب رابطہ قائم کرنیکی یہہ ہی کہ اپنے دونوں ہاتھ اور
ہتھیلیاں اندر کیطرف سے مریض کے ہاتھ اور انگلیوں اور
ہتھیلیونسے برابر ملا رکھو اور انگلیاں کھڑی رکھو - اِسطرح اُو
اِن دونوں ترکیبوں میں ہاتھوں کی راہ سے مرشد کا نور مریض
کے بازوؤں اور تمام بدن میں چڑھتا جاتا ہی - اور بعض
مریض اسکی تاثیر کو بھی مختلف طور سے محسوس کرتا ہی - جب انگوٹھے
پکڑے جاتے ہیں تو معلوم کرتا ہی کہ میرے ہاتھوں میں سے
کوئی شی بازوؤں اور تمام جسم کیطرف چڑھتی جاتی ہی - پاؤں

سرد اور سُن بیحس ہو جاتے ہیں۔ اور جب پانوں پر پاس کیئے جاتے ہیں تو گرم ہو جاتے ہیں اور ناتوانی اور نڈھالی پاتا ہے۔ اور جب پاس کیئے جاتے ہیں تو ایسا جانتا ہے جیسے کوئی گرم پانی بہاتا ہے اور پانوں اور ہاتھوں کی انگلیوں سے کوئی گرم گرم شئے نکلتی جاتی ہے اور بیماری جگہ سے ہلجاتی ہے اور نیچے کو اُترتی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں بند ہوتی جاتی ہیں خمار سا چھاتا جاتا ہے۔ دلکو فرحت پہنچتی ہے۔ غرض اختلافِ طبع بموجب مختلف تاثیریں محسوس کرتا ہے۔ اور معالج کے دیکھنے سے مرشد کی آنکھوں اور چہرہ بلکہ تمام بدن سے مریض اپنے جسم میں نور کا آنا اور داخل ہونا معلوم کرتا ہے اور مریض کی حالت میں تغیر ہوتا ہے اور اُسکا رنگ بدلتا جاتا ہے۔ پانچ سات دس منٹ بعد انگوٹھونکو چھوڑ دو اور اپنے دونوں ہاتھ مریض کے سر پر رکھو اور بقدر ضرورت دو چار منٹ رہنے دو اس سے مرشد کی ہتھیلیوں اور انگلیونکے سروں سے مریض کے دماغ میں یہہ نور بھرتا جاتا ہے۔ آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں۔ بلکہ رفتہ رفتہ چند روز میں آنکھونکا کھولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ آرام سا معلوم ہوتا ہے۔ نیند گھیرتی جاتی ہے۔ خمار سا چھاتا جاتا ہے۔ بزرگوں

سے اسکا نام فیضان رکھا ہی اور بعضوں کو اِس نور کا رنگ بھی
نظر آتا ہی۔ رفتہ رفتہ اِستغراق ہو جاتا ہی اور مریض سو رہتا ہی
یہانتک کہ سُکر پیدا ہو جاتا ہی اور حالتِ انبساط مین آجاتا ہی
جب کسی مریض پر یہہ حالتین پیدا ہو جاتی ہین تو عجائب عجائب
باتین اُس سے ظاہر ہوتی ہین جنکا بیان بقدر ضرورتِ علاج
اِس دفتر مین آویگا۔ اور مفصل بیان اِسکا تیسری دفتر مین ہوگا
اب تم سر پر سے ہاتھہ اُٹھالو اور مریض کے دونوں شانون
پر رکھہ دو۔ ایک منٹ رہنے دو اور نرم نرم دباتے جاؤ
اور پھر آہستہ آہستہ ہتھیلیان لگائے ہوئے دسوں اُنگلیوں
کے سرو ںسے کھجاتے مریض کی کلائی اور اُنگلیوں
کے سروں تک ایک منٹ مین پہنچا دو۔ اِسطرح مریض کے دونو
بازوؤں اور ہاتھوں مین یہہ نور بھر جاتا ہی۔ بعدہٗ اِسیطرح
مریض کی پشت پر دونوں ہاتھہ رکھو اور کھجلاتے ہوئے
دونو سرین اور رانو تک آجاؤ۔ بعدہ اپنے دونوں انگوٹھے
مریض کے سینہ پر رکھو اور ہتھیلیاں لگاکر انگلیونکو پسلیونکے اوپر
رکھکر بعدہٗ شکم اور معدہ پر ایکدو منٹ ہاتھہ لگاؤ اور ناف
پر رکھو اور ان سب جگہ تھوڑا تھوڑا دباؤ دیتے رہو

اِن سب باتوںسے مرشد کا نور مریض کے تمام جسم میں بھر
جاتا ہی اور جہاں بیماری ہو اُس بیماری کی جگہ کو پکڑ لیتا ہی
بعدہٗ تم اپنے دونوں ہاتھونکی انگلیونکو جدا جدا تھوڑا سا
جھکائے ہوئے اور پشت خار کی طرح خم دیتے ہوئے
خیال کو مریض میں گڑائے ہوئے مریض کی پیشانی سے جسم
سے ایک انچ یا آدھی انچ دور دور بغیر بدن کے چھونے کے
اُسکے کپروںسے لگاتے ہوئے چہرہ اور گردن اور سینہ
اور شکم اور ناف سے نیچے کو لاتے ہوئے مریض کے دونو
پانؤنکی انگلیونکے سروں تک بلکہ زمین تک پہنچادو۔ اور اگر
ایکدوفعہ میں زمین تک ہاتھہ نہ لیجا سکو تو ناف یا رانوں تک
پہنچاؤ اور مکرر سہ کرر تکرار کے ساتھہ اسیطرح کئے جاؤ
بعدہٗ آدھے دھڑ سے پانؤں تک پاس کرو اور زمین تک
پہنچاؤ۔ اِسمیں اُسکو چھوؤ نہیں اور اُسکے بدنکو بھی کہیں سے
نہ پکڑو۔ اگر اتفاق سے بدن چھوا جاوے تو مضائقہ بھی
نہیں۔ اِن ہاتھونکے اُتارنے کا نام (پاس توجہہ) ہی اور
اب میں اِسکا جہاں ذکر کرونگا (پاس) کہکر لکھا کرونگا اِن پاسوں
کو تم آہستہ آہستہ کرو۔ یعنے ایک منٹ میں سر سے پانؤں تک

دو پاس کرو۔ اور پیشانی سے ناف تک پاؤ منٹ میں ایک
پاس۔ مگر جسجگہ بیماری ہو وہاں آدھا منٹ یا پاؤ منٹ ہاتھوں
کو ٹھہرا رکھو۔ بعدہ پانوں تک پوری کرو۔ اور ان پاسوں
کے کرنے میں تم زورمت لگاؤ اور اپنے پٹھونکو نہ سکڑاؤ
صرف اتنا زور خرچ کرو کہ ہاتھ اُٹھے اور گرنے سے
بچے۔ ان پاسونمیں تم اپنی ہتھیلیوں اور انگلیونکے سروں
کو مریض کے جسم کیطرف رکھو اور جب گھٹنونکے قریب
پہنچنے لگو تو ہاتھونکو ترچھا اور سلامی کرتے جاؤ یہاں
تک کہ پانونکی اُنگلیونکے اُوپر جب پہنچو تو تمہارے ہاتھوں
کی پشت مریض کے جسم کیطرف ہوجاوے اور اُسیطرح
پھر اُنکو پیشانی کے سامنے لے آؤ اور اُسیطرح پھر کرو
بار بار کرتے جاؤ۔ اور گاہ گاہ بلکہ ہر پاس کے اخیر میں
اگر اپنی انگلیونکو جھاڑ دیا کرو اور عادت کرلو تو یہہ
بات بہت خوب ہی۔ اسمیں مریض کی بیماری شیخ کو نہیں چمٹتی
گویا اُسکی بیماری تمہاری اُنگلیونکو چمٹ جاتی ہی اور تم
اُسکو زمین پر جھٹک دیتے ہو۔ اسطرح تمہارے میں بالکل
مریض کی بیماری کا اثر نہوگا۔ ان طولانی پاسوں سے

جو پیشانی سے پاؤں تک کئے جاتے ہیں وہ نور جو شیخ بزرگوار
نے مریض کے تمام جسم کے اندر بھر دیا تھا بیماری کو لیکر
مریض کے پاؤنکی انگلیونکے سروںسے خارج ہوتا جاتا ہی
اور ہر ایک پاس کے ساتھہ ایک جزو بیماریکا دور
ہوتا ہی - اسیطرح جسوقت پیشوا مریض کے ایک بازو یا دونو
بازوؤنسے جب ہاتھونکی انگلیوں تک پاس کرتا ہی تو جو
بیماری بازو سے پہونچے تک ہوتی ہی اُسکو یہہ نور گھسیٹتا ہوا
ہاتھونکی انگلیونکے سروںسے خارج کر دیتا ہی - اور اکثر اوقات
مریض اِس خروج کو معلوم کر لیتا ہی اور صاف صاف کہتا ہی
کہ کوئی شے گرم گرم وغیرہ میری انگلیوںسے نکلی جاتی ہی
اور مجھکو محسوس ہوتی ہی - اگر مریض کے سر یا چہرہ یا بیماری
کی جگہ منہہ نزدیک کرکر منہہ سے دم کیا جاوے تو گرم
اور خوش آیند تاثیر ظاہر ہوتی ہی - اگر دل خوش کرنیکی
نیت سے دور سے مریض پر دم کیا جاوے تو سرد اور
خوشگوار اثر پیدا ہوتا ہی - اور مریض خوش ہو جاتا ہی
اگر مریض سے ایک گز کے فاصلہ پر پیچھے ہٹکر کھلی اور
کھڑی انگلیاں رکھکر چار پانچ طویل پاس سر سے پاؤنتک

سر و ربخشتی کی نیت سے کئے جاویں تو مریض کو آرام سا
آجاتا ہی اور خوشحال رہتا ہی- اگر کھلی یا چوڑی کھڑی
انگلیاں کر کر مریض کے بدن یا بیماری کی جگہ نشانہ کیا جاوے
تو اُسجگہ نور جمع ہو جاتا ہی- اور جسجگہ سے سروں کی طرف
پاس کیا جاوے تو نور بیماری اور ناہموار یکو ہمیشگر
سر و نسے خارج ہو جاتا ہی- اور سب سے اخیر جب تم
نور سارے بدنمیں جمع کر چکو اور پاس طویل سے فراغت
پاؤ تو ضرور یاد ستے ہو کہ گھٹنو نسے پانو نکی انگلیوں تک پاس
کرو اور مریض سے اِس نور کو بالکل خالی کر دو- اِس
طرح سر سے نور پانوں کی طرف اُترتا ہی اور سر اور
بدن خالی ہو جاتا ہی- اگر مریض کو کمزوری اور نقاہت
ہو تو مریض کو آخر میں کھڑا کرو یا کروٹ سے لٹا دو- ایک
ہاتھہ اپنا اُسکے منہہ کیطرف اور دوسرا پیچھے سر کی پشت
کی طرف کر کر سر سے پانوں تک تین چار پاس کرو- اِس
سے نقاہت اور کمزوری کم ہو جاتی ہی اور توانائی اور
مضبوطی آتی ہی- یہہ سب ایک عام ترکیبوں کا مجموعہ تھا جو تمکو
بتلایا گیا ہی- یہہ سب ترکیبیں ہر ایک بیمار پر نہیں کیجاتی ہیں-

بلکہ تمہارے سمجھانے واسطے بتلایا گیا مگر ان سب میں اول
انگوٹھونکا پکڑنا اور درمیان میں طویل پاس کرنے اور
آخر میں گھٹنوسے پانوں تک پاس کرنا ہر مریض اور ہر
بیماری واسطے کار آمد ہوتا ہی۔ اور نیز بیماری کی جگہ پر
نور کا جمع کرنا ضرور پڑتا ہی۔ دونوں کے خیال کا جمنا
اور شفا کی نیت رکھنا۔ اور صحت کا یقین کرنا اور محبت
اور دلسوزی سے توجہہ دینا تو اس علم میں شرطِ اعظم
گنا جاتا ہی۔ اب میرا ارادہ تھا کہ خاص خاص بیماریوں
کی خاص خاص ترکیبیں تمکو سکھلاؤن۔ مگر اِسجگہ میں کچھہ
مختصر حال اِس علم کا۔ اور جو جو اعتراضات لوگ اِسپر
کرینگے سمجھایا چاہتا ہون۔ بعدہ خاص خاص بیماریوں
کی خاص خاص ترکیبیں سمجھاؤنگا ✣

ہدایت ۔ ۱۲

یہہ علم قدیم ہی

یہہ معزز علم توجہہ جسکا مین بیان کر رہا ہون قدیمی

ہے- اور ابو البشر حضرت آدم علیہ السّلام کے وقت
سے مرةً بعد اخریٰ سینہ بسینہ چلا آیا ہے- اگرچہ اسکی حقیقت
دراصل ایک ہے مگر ہر ہر جگہ نئی نئی صورت پکڑتا اور
نئے نئے لباس میں مُلبّس رہا ہے- اور تمام دینی اور دنیوی
امور میں مددگار بنا ہے- یہہ علم ایسے اصول رکھتا ہے کہ تمام
جہانکے کمالات اور کاریگریاں اور خوبیاں اسکی
فروعات ہیں- جمیع مذاہب کی یہہ جڑ ہے- سلبِ امراض
اسکی ادنیٰ شاخ ہے- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام میں اسنے بدرجۂ
کمال ظہور پایا- پھر حضرت خاتم النبیّین محمّد الرّسول اللہ
صلعم تک پہنچا اور اول بار اقرأ پڑھاتے وقت حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہہ دی
رفتہ رفتہ ۵۴۵ھ ہجری میں حضرت خضر علیہ السّلام نے حضرت
خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کو تلقین فرمایا- بعدہ
۸۰۰ھ ہجری میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
گیارہ دن تک سربسجدہ جناب باری میں دعا کرتے رہے
کہ الٰہی ایسا طریقہ عنایت فرما جو جلد طالبان خدا کو تیری طرف
پہنچا دے اور تیرا قرب و عرفان نصیب کرا دے-

اُسوقت جناب باری سے سامنے بٹھلاکر توجہہ دینے کا الہام ہوا- چنانچہ وہی دستور اب تک نئی ترکیبوں اور متفرق صورتوں میں طریقۂ نقشبندیہ عالیہ میں رواج پا رہا ہی- اب تم شاید اِس کتابکو دیکھکر اِسکو ایک نیا افترا اور نیا شگوفہ اور تعجبات کی بات معلوم کروگے اور طرح طرح کے اعتراضات اور شک وشبہ اِسپر لاؤگے اور نئی نئی حجتیں اور دلائل پیش کروگے- بعض بعض اُنمیں سے جو اِسوقت میری سمجھہ میں آتے ہیں بیان کرتا ہون اور جواب دیتا ہون ❊

ہدایت- ۱۳

اعتراضات جو اِس علم پر ہوسکتے ہیں

پہلا اعتراض

جو ترکیبیں اور شرائط اِس علاج میں لکھی گئی ہیں بڑی کٹھن اور دشوار معلوم ہوتی ہیں- ایسی محنت ہم کب اٹھا

ہدایت- ۱۳

پہلا اعتراض

سکتے ہیں- اسکا جواب یہہ ہی کہ مینے نہایت ڈیڑھہ گھنٹہ سے زیادہ توجہہ دینے کو منع کر دیا ہی- بلکہ تین آدمیوں پر ڈیڑھہ گھنٹہ توجہہ دینے کا حال لکھدیا ہی- بلکہ دس پندرہ منٹ کی توجہہ میں بھی انسان کامیاب ہو سکتا ہی- اتنی دیر کی محنت خدا واسطے یا اپنے قریبوں پیاروں کی خاطر دشوار کام نظر آتا ہی- دوا منگانی اور بنانی- اور ٹھنڈائی پیسنے میں کیا اس سے کم عرصہ لگتا ہی- بعضی دوائیاں اور کشتہ وغیرہ تو ایسے ہیں جو مہینہ دو مہینہ تک بھی کھرل کئے جاتے ہیں- دواؤنکو پسند کرتے ہیں- کوٹتے ہیں پیستے ہیں چھانتے ہیں- قوام پکاتے ہیں- مدتوں تک زمین اور غلہ میں دبا رکھتے ہیں- بہ نسبت اُسکے تو یہہ علاج بہت آسان معلوم دیتا ہی +

دوسرا اعتراض

یہہ ہی کہ مریض ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہیں اور اسطرح کب بیٹھہ سکتے ہیں- جواب- کیا کڑوی دوائیاں پینے سے یہہ کام سخت نظر آتا ہی- میں تو کہہ چکا ہوں کہ مریض

دوسرا اعتراض

جس کروٹ اور پہلو چاہے بیٹھے اور لیٹا رہے۔ کڑوی دوائیاں پینی مشکل نہیں۔ بعضے تو کڑوی دوا پینے کھانے نہایت دل چراتے ہیں اور بہت ہی تنگ ہوتے ہیں۔ مرنا قبول کرتے ہیں مگر بدمزہ دوا نہیں کھاتے۔ اس علاج سے تو مریض کو آرام آتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔ چین سے سو جاتا ہے۔ آئندہ کو اس علاج کی آرزو رکھتا ہے ❊

تیسرا اعتراض

یہہ ہے کہ تم لکھتے ہو اسمیں عرصہ دراز تک علاج کرنا پڑتا ہے۔ جواب۔ ہر مرض میں دراز عرصہ نہیں لگتا۔ البتہ سخت سخت امراض میں جو مزمن ہوگئے ہیں دراز عرصہ بھی لگجاتا ہے۔ بلکہ بہ نسبت یونانی علاج کے اِس علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے۔ بعض امراض میں تو گویا کرامت کا سا ظہور ہوتا ہے

چوتھا اعتراض

تم کہتے ہو معالج صالح اور پرہیزگار چاہیئے سو پرہیزگار تو ہزاروں میں کوئی کوئی ہوتا ہے۔ جواب۔ البتہ پرہیزگار

کا علاج کرانا ظاہر باطن میں نفع بخشتا ہی۔ اور فاسق فاجر کا علاج باطن کو بگاڑتا ہی اور ظاہر میں نفع کم پہنچاتا ہی یہہ تو میں نہیں کہتا کہ مریض بالکل اچھا ہی نہیں ہوتا یا مر ہی جاتا ہی۔ صالح کے علاج سے مطلق نفع ہی نفع ہوتا ہی اور فاسق کا علاج ایسی خوبی اور فضیلت نہیں رکھتا۔ جان بچیگی تو خدا تعالیٰ پرہیزگاری بھی کرا دیگا ؛

پانچواں اعتراض

ہمکو کیا معلوم ہی کہ مصنف نے خود غرضی واسطے اسمیں اتنا مبالغہ کیا ہوا اور درحقیقت یہہ ایسا مفید نہو جیسا لکھا گیا ہی ناحق بیماری بھی بڑھجاوے اور وقت بھی ضایع ہووے اور پیچھے پچھپانا پڑے اور افسوس آوے کہ یونانی علاج کیون نکرایا۔ ناحق جان گئی اور کچھہ ہاتھہ نہ آیا۔ جواب۔ میں تو یہہ نہیں کہتا کہ یونانی علاج بالکل ہی چھوڑ دو اور مطلق نکراؤ۔ یہہ تو اسلئے کہا گیا ہی کہ اگر دوا بھی دیجاوے اور توجہہ بھی کیجاوے تو شک ہو جاتا ہی کہ ہماری توجہہ نے شفا بخشی یا دوا نے ایسی تاثیر کی۔ اسمیں معالج کا دل ٹوٹ جاتا

ہی اور اُسکو اپنی محنت پر شک ہوتا ہی اور اُسکا دل خوش نہیں ہوتا اور ثواب کی امید کم رکھتا ہی - زیادہ تر یہہ کہ اِدھر تو توجہہ کی تاثیر زور مارتی ہی - اُدھر دوا اپنا اثر دکھلاتی ہی - بعض وقت دوا کا اثر توجہہ کے مخالف ہوکر مضر پڑتا ہی - اسلیئے کہا گیا ہی کہ جو کام دوا کریگی اُس سے زیادہ توجہہ فائدہ دیگی - دست - استفراغ - پسینہ وغیرہ جو صحت کی علامت ہیں اسی علاج سے ظہور پاوینگے - ایسے ایسے تبدیلات اگر اِس علاج سے ظہور پاویں تو یہہ صحت کی نشانی سمجھیں اور اُنکو ہرگز نروکیں - انکا روکنا خطرناک ہی - اور اندیشہ بالکل نکریں - جب تم کوئی درجہ تبدیل پیدا کر چکے ہو بیماری کا خاتمہ سمجھو - چندروز اِس علاج کو کر دیکھو جب فائدہ اُٹھاؤگے خود دیکھوگے کہ مصنف نے سچ لکھا ہی اور بالکل اِسمیں جھوٹ نہیں - بلکہ جسقدر لکھا ہی اُس سے کئی درجہ زیادہ آزمالیا ہی - اور جب اِسکا عام چرچا ہو جاویگا اور دانا لوگ اِسمیں دخل دینگے اور تجربہ کرینگے اور اِسکی کم وبیشی کو آزماینگے تو ایسے ایسے سہل اور آسان اور مفید باتیں اِسمیں قرار دینگے جو

ایک کتابی علم ایسا نیار ہو جاویگا کہ اپنی ذات میں بہت ہی بڑی فضیلت رکھیگا۔ پھر تو ہر خاص و عام اِسکا معتقد ہوگا اور پسند کریگا۔ اگر تمہاری خوشی علاجِ طبابت چھوڑنے کی نہیں تو دونوں کو جاری رکھو۔ مگر اتنا کام ضرور کرو کہ جو درد ماہینی اور خوش تبدیلات اِس سے ظہور پاویں اُنکو روکو نہیں اور شفا بخش نتائج سمجھو۔ دونوں علاج ملکر زیادہ تر مفید پڑینگے اور جلد شفا بخشینگے بشرطیکہ دوا ایسی دیجاوے جو توجہہ کی تاثیر میں مدد کرے ؛

چھٹا اعتراض

عورتونکا علاج کرانا اور تنہا مکان میں بٹھانا اور جوان عورت اور مرد کا گھنٹہ آدھہ گھنٹہ تنہا مکان میں پاس پاس رہنا دانائی سے بعید معلوم ہوتا ہی اور اِسمیں بہت فساد نظر آتا ہی۔ خراب ہو جانیکا اندیشہ ہی اور زیادہ تر یہہ کہ اِسمیں باہمدگر محبت اور اُنس ہو جاتا ہی۔ کوئی عقلمند اور اشراف آدمی اِسکو ہرگز پسند نکریگا۔ جواب۔ یاد رکھو کہ توجہہ

سے جو محبت اور اُنس بڑھتا ہی ایسی پاکی اور صفائی رکھتا ہی کہ ناشائستہ باتوں کو مطلق اُسمیں دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ شیخ اور مریض میں صفائی اور پاکی ڈالتا ہی۔ اور یہہ محبت ایسی ہی جیسے ماباپ بہن بھائی بیٹا بیٹی میں ہوتی ہی۔ جسمیں مطلق خیال بد نہیں آتا۔ اور جنکی طبیعت میں ایسے فساد بھرے ہوئے ہیں وہ گھر بیٹھے کب چوکتے ہیں۔ صدہا آدمیوں کی آنکھوںمیں خاک ڈالکر جھک مارتے ہیں اور دین و دنیا گنواتے ہیں۔ اور یہہ تو میں پہلے ہی لکھہ چکا ہوں کہ کسی معتبر عورت کو جسپر یقین ہو پاس بٹھا لینا چاہیے۔ نہیں تو ایسی جگہ علاج ہی نہ کرنا چاہیے ✣ ✣ ✣

ساتواں اعتراض

ایسے خداترس اور دلسوز آدمی کہاں جو بغرض کسیکا مفت علاج کرینگے اور اتنی محنت مشقت اُٹھاوینگے۔ جواب۔ کیوں نہیں۔ کیا پانچوں انگلیاں برابر ہیں۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ خدا کی راہ میں اپنا جان و مال نثار کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مساجد بنواتے ہیں۔ کنوئیں کھدواتے

ساتواں اعتراض

ہیں۔کنیّا دان دیتے ہیں۔ سدا برت لگاتے ہیں۔ مسافرخانے اور پل بنواتے ہیں۔ ہزار ہا روپیہ پلّلہ دیتے ہیں۔ بھوکونکو کھانے پکواکر کھلاتے ہیں۔ شفاخانے بنواتے ہیں۔ یہہ علاج اِن سب باتونسے زیادہ تو مشکل نہیں جسکا کرنا سخت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اور میں تو یہہ بھی کہہ چکا ہون کہ اگر معالج کا بالکل گزارہ اِسی پر ہو تو لے لیا کرے۔ مگر بیمار کو ایسا نستا وے کہ وہ بیچارہ ایک دوسری سخت مصیبت میں مبتلا ہو جائے۔ اور بیمارونکو بھی سمجھاتا ہون کہ ایسے معالجونکے ساتھہ اپنی مقدور موافق سلوک کریں۔ کیا حکیم طبیب کی خدمت نہیں کرتے۔ کیا دوا دارو میں پیسا نہیں لگاتے۔ اُتنے سے مرشد ہی کی خدمتگزاری بجا لاویں اور اُسکو خوش کریں۔ غرض دونو فریق ایکدوسریکے خیرخواہ رہیں ؎

آٹھواں اعتراض

آٹھواں اعتراض

ایسی یکخیالی ہمکو کب میسّر ہی ہملوگ دنیا کے ہزاروں جھگڑوں میں مصروف ضبط خیال کی ہمکو ایسی قوت اور قدرت کہاں جو ایسا متوجہ ہوکر علاج کریں۔ جواب

ہمت نہ ہارو۔ شوق کرو۔ اور عاقبت پر نظر رکھو جسیقدر
اسکی مشق کرتے جاؤگے اسیقدر کمال پیدا کروگے اور
شفا جلد بخشوگے اور نجوبی تجربہ کرلوگے۔ انسانکو جو چیز
حاصل کرنی ہو اُسی چیز سے حاصل کرسکتا ہی۔ زور سے
زور۔ زر سے زر۔ عزت سے عزت۔ علیٰ ہذا القیاس
بیخیالی بھی بیخیالی کی مشق سے پیدا ہوتی ہی۔ تم توجہہ دینے
میں ایسے محو ہو جاؤ کہ گرد و پیش اور کل خیالات اور
تفکر بھول جاویں۔ مریض کے ساتھہ ایکرنگ اور ایک
جان ہو جاؤ۔ اور جانلو کہ خیال کا ہٹانا بھی ایک خیال ہی
اشعار۔ خار خار فکر ہا و وسوسہ + از ہزاران کس بود دئی
یک کسہ + گر بدیدے مطلعش را ز اخیال + پس بہ بندی راہ
ہر ناخوش خیال + خیال میں بہت بڑی قوت ہی جسکا بیان
دوسرے اور تیسرے دفتر میں آوے گا +

نواں اعتراض

نواں اعتراض

خدا جانے یہہ علم جوگیونکا ہی۔ یا ہنود کا۔ یا حکماء دہریہ
اور منکران توحید کا۔ یا عیسائیونکا۔ اسکو کہیں سے چرایا ہی

یا کسی سے اخذ کیا ہی۔ اسمیں کچھہ نقصان دینی نہو وے۔ مذہب
میں کوئی بگاڑ نہ آوے۔ جواب۔ سبحان اللہ۔ میانصاحب
تمنے آم کھانے ہیں یا پیڑ گننے۔ تم اپنے کام سے کام رکھو۔ کس تو ہم
میں پڑ گئے۔ یا حسد کی آگ دبی ہوئی بھڑک اُٹھی۔ تم بیمار
ہوا ور مصیبتوں میں گرفتار۔ جس بات سے تمکو صحت ہووے
اور آرام پہنچے غنیمت جانو۔ احسان مانو۔ خدا کا شکر کرو۔ تم
کو علاج کا طریقہ سکھلایا جاتا ہی۔ چند روز اسکو تجربہ کر کر دیکھہ
لو۔ بیہودہ باتیں نہ بناؤ۔ فضول گوئی اور عیب جوئی سے کیا
فائدہ۔ میں تمام کتاب میں لکھہ چکا ہون کہ یہہ ہر ہر مذہب
والے کے اخلاق کو سنوارتا ہی اور برائیون کو دور
کرتا ہی اور اصول مذاہب میں معاون اور مددگار
ہوتا ہی اور جو باتیں بالاتفاق جمیع مذاہب میں اچھی ہیں دلومیں ڈالتا ہی

دسواں اعتراض

ہمنے سبطرح منظور رکیا اور مانا کہ یہہ علم سچا اور اسکا فائدہ
بھی بڑا مگر نیا علم تو ضرور ہی جسکا آجتک جہان میں عام
چرچا نہیں پھیلا اور ابھی تک اِسکا عیب وصواب بھی

دسواں اعتراض

بخوبی نہیں کھلا۔ پھر کونسی عقل کی بات ہی کہ علم طبابت کو جو دو ڈھائی ہزار برس سے چلا آیا ہی اور ہزار ہا بلکہ ہر ایک آدمی اِسکا تجربہ کرچکا ہی چھوڑ کر اِس نامعلوم علاج میں پھنسے۔ اگر علم طبابت سے اِسمیں کچھہ زیادہ فائدہ ہو تو بیان کرو۔ سو بعض بعض فوائد جو اِسوقت میری سمجھہ میں آتے ہیں بیان کرتا ہون ٭٭٭

ہدایت-۱۴

توجہہ سے علاج کرنے میں اِتنے فائدے ہیں ٭

پہلا فائدہ

علاج طبابت بغیر تشخیص مرض کے بالکل فائدہ نہیں کرتا بلکہ بچونکا مرض تو بالکل پہچانا ہی نہیں جاتا۔ اور جب مرض نہ تشخیص ہوا تو علاج کیونکر ہوگا اور کیا فائدہ دیگا بلکہ نقصان پہنچاتا ہی۔ اِس علاج میں تشخیص کی حاجت نہیں یہہ نور جسجگہہ بیماری ہو وہیں دوڑکر پکڑ لیتا ہی اور رستوں کی راہ سے نکال لیجاتا ہی اور نقصان بالکل نہیں پہنچتا ٭

ہدایت ۱۴

پہلا فائدہ

دوسرا فائدہ

جتنے عرصہ میں بیمار دوا کھانیسے تندرست ہوتا ہی
بہ نسبت اُس کے اِس علاج سے جلد تر شفا پاتا ہی +

تیسرا فائدہ

شیر خوارہ بچونکو اور اُن بچونکو جنکی عمر تین چار پانچ
سات برسکی ہوتی ہی کڑوی اور بدمزہ دوا زور وظلم
سے کھلانی پلانی مشکل ہوتی ہی- بلکہ بعض بعض جوان آدمی
بھی تلخ دوا کا کھانا قہر سمجھتے ہیں اور بہت ہی گھبراتے
ہیں- اور جب بچونکو بزور دوا کھلائی جاتی ہی تو وہ بہت
دکھہ پاتے ہیں اور ڈرتے ہیں اور بیماری زیادہ بڑھتی
ہی- اِس علاج میں دوا کھلانیکی ضرورت ہی نہیں ہوتی
مگر اپنی تسلی واسطے کھلاؤ- پلاؤ ++

چوتھا فائدہ

اطبا طبیعت کو مدبر بدن لکھتے ہیں- یعنے طبیعت خود بیمار کو

دفع کرتی ہی- یہہ نور طبیعت کو بیماری دفع کرنیکی نہایت قوۃ
بخشتا ہی- جس سے دفعتاً طبیعت بیماریکے مقابلہ سے مغلوب نہیں
ہوتی- بلکہ غالب آتی ہی- اسی لئے اس علاج میں بحران پڑتا ہی
اور بحران بھی جیّد پڑتا ہی- اور تبدیلات بھی ایسی ایسی پڑتی ہیں جو بیماری
واسطے نہایت مفید ہوتی ہیں- اسی لئے اس علاج میں دوا کی
حاجت کم پڑتی ہی- اور مریض اسیواسطے جلد تندرست ہو جاتا ہی ٭

پانچواں فائدہ

اس علاج سے جسطرح جسمی بیماریونکو فائدہ پہنچتا ہی اسیطرح
باطن کو بھی نفع ہوتا ہی اور اسکا اثر روح تک ہوتا ہی- اخلاق
کو بدلتا ہی- اور صالح اور پرہیزگار بنا دیتا ہی- اور نامعلوم بیماریوں
کو بھی کھوتا ہی ٭

چھٹا فائدہ

علاج طبابت میں نفع بھی پہنچتا ہی- اور جو دوا طبیعت کے
خلاف دیجاتی ہی اُس سے نقصان بھی ہوتا ہی- یہہ علاج اول
تو شفا بخشیگا یا مرض کو بڑھنے ندیگا یا گھٹا دیگا- اگر یہہ باتیں نہ نصیب

ہوں تو نقصان تو انشاءاللہ تعالیٰ بالکل نہ پہنچیگا۔ اثر نہونے کے
کئی سبب ہیں۔ یاتو معالج نہایت قوت سے توجہہ دیتاہی۔ جسکو
مریض جھیل نہیں سکتا۔ یا معالج کمزورہی۔ اچھی طرح توجہہ نہیں کرتا
یاتوجہہ دینے کی ترکیب بخوبی نہیں پہچانتا۔ یا معالج اور مریض
کی طبیعت کا اختلاف دونوں میں مناسبت نہیں ہونے دیتا
یا ایک شخص دوسرے سے نفرت کھاتاہی اور باہمدیگر اُنس
نہیں پکڑتا۔ یا علاج بے پرواہی سے کیا جاتاہی ؛

ارشاد چوتھا

خاص بیماریوں میں خاص توجہہ کی ترکیب

اب تم یہہ سمجھہ لو کہ جیسی بیماری ہو ویسی ہی ترکیب اُس
کے واسطے کیجاوے۔ اگر کسیکے ہاتھہ میں پھوڑاہی تو سینہ
پر ہاتھہ رکھنا بفائدہ ہی۔ پاؤنکا زخم پیٹ پر ہاتھہ دھرنیسے
ہرگز اچھا نہیں ہوتا۔ گھٹنونکا درد سر پر ہاتھہ لگانیسے نہیں جاتا
نیچیکے دھڑ کی بیماری اُوپر کے دھڑ پر پاس کرنیسے اچھی نہیں
ہوتی۔ پنڈلی کے پھوڑے رانوں پر توجہ جمع کرنیسے صحت

نہیں پاتے۔ جسجگہ پر بیماری ہو اُسیجگہ پر نور کو جمع کرو۔ اُوپاس
کرنیسے نیچے کیطرف اُتاردو۔ اگر سر میں بیماری ہو تو سر پر ہاتھہ
دھرو اور سر سے پانوٗں تک پاس کرو۔ اگر گردن یا سینہ میں
مرض ہووے تو اُسجگہ نور کو جمع اور داخل کرو اُنور سارے
بدن پر پاس کرکر نیچے اُتاردو۔ اِسیطرح اگر ایک ہاتھہ میں بازو
سے پہونچے تک بیماری ہو تو اُسی ہاتھہ پر بازو سے انگلیوں
تک پاس کرو۔ اگر ایک پانوں کی ران یا زانو یا پنڈلی یا پنجہ
میں بیماری ہو تو اُسی پانوٗں پر انگلیوں تک پاس کرو۔ اسیطرح
بیماری کو سر ونسے خارج کرو۔ اگر تمام بدن میں بیماری ہو۔ یا
بیماری کی کچھہ تشخیص ہی نکر سکو تو سارے بدن پر سر سے پانوٗں
تک پاس کرو۔ اور ان طویل پاسونکو کل بیماریوں میں مفید سمجھو
حمل والی عورت پر جسکو تین چار مہینے کے اندر کا حمل ہو
اُسکی ٹانگوں پر پاس نکرو۔ کیونکہ پاس کرنیسے دوران خون تیز ہوتا
ہی۔ اور رُکے ہوئے خون کو جاری کرتا ہی۔ ایسا نہو کہ حمل ساقط
ہوجاوے۔ مگر اُوپر کے دھڑ پر یا چار مہینے سے بعد توجہہ
دینا مفید پڑتا ہی۔ اگر کسی عورت کے دودھہ کی کمی ہو اور
اُسکے بچہ کا اچھی طرح پیٹ نہ بھرتا ہو تو سینہ پر نور جمع کرو

اور تمام بدن پر پاس کرو دودھ بڑھجاویگا اور اگر دودھ بہت ہو اور اُسکا کم کرنا منظور ہو تو توجہہ مت دو اور پاس نکرو اِس سے دودھ کمی پر نہ آویگا۔ اگر کسیکے ہاتھہ پاٹوں پہونچا زانو بازو وغیرہ کی ہڈی اُتر گئی ہو تو اول اُسکو چڑھوالو بعدہ توجہہ کے زور سے اچھا کرو۔ اگر کسیکی اُنگلی یا پہونچا یا ہاتھہ پاٹوں بالکل کٹ گیا ہو تو یہہ گمان نکرنا کہ توجہہ سے وہ اعضا از سرنو پیدا ہوجاویگا بلکہ توجہہ سے درد رفع ہوگا اور زخم جلد اچھا ہوجاویگا۔ مرہم سے وہ فائدہ نہوگا جو توجہہ سے ہوگا ٭

ہدایت۔ ۱۵ ٭

اب میں چند بیماریوں کی جدا جدا ترکیب لکھتا ہوں

دردِ سر ٭

انسان کے سر میں جو درد ہوتا ہی کئی قسم اور کئی سبب سے ہوا کرتا ہی۔ بعضے کا دردِ سر گرمی یا سردی کے سبب ہوتا ہی۔ بعضونکو درد سر معدہ کی تبخیر سے ہوا کرتا ہی۔ بعضونکے سر میں نزلہ کے پانی کی بوند اٹک رہتی ہی۔ بعضونکے سر کے رگ و پٹھہ

میں کوئی خلل آجاتاہی۔ اگر تم اُسکی تشخیص کرسکو اور معلوم کرلو
تو اول تو دونو انگوٹھے پکڑو بعدہ اُس سبب کی جگہ پر نور جمع کرو
مثلاً اگر جانتے ہو کہ یہہ درد معدہ کے سبب ہوتاہی تو بعد انگوٹھے
پکڑ نیکے مریض کے معدہ پر یا تودونو ہاتھہ ٹکاؤ یا انگلیاں کھڑی
کرکر پانچوں یا دسوں انگلیونکے سروںنسے انگلیاں جوڑکر یا تھلی رکھکر
نشانہ کرو یا چکر دیتے رہو۔ پانچ سات دس منٹ تک نور بھرو
اور بعدہ سر سے پاؤں تک پاس کرو اور اخیر میں دونو گھٹنونسے
پاؤنکی انگلیونتک پاس کرکر اُس نور کو خارج کرو۔ وہ نور بیماریکو لیکر
پاؤنکی راہ سے نکل جاویگا۔ اگر درد کا سبب سر ہی میں ہو تو اول
انگوٹھے پکڑ کر رابطہ قائم کرو۔ بعدہ ہتھیلیاں سر پر ٹکادو اور انگلیونکو
سر سے جدا کھڑا رکھو۔ گویا تمہاری ہتھیلیونسے نور بھرتا جاتاہی اور
انگلیونکے سروںنسے بیماریکو لیکر نکلتاہی۔ تھوڑی دیر بعد ہتھیلیاں اٹھالو
اور ہاتھونکو جھٹک دو۔ گویا وہ بیماری تمہارے ہاتھونمیں جمتگئی تھی
اب تمنے اُسکو جھاڑدیاہی۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسیطرح ہاتھہ ٹکاؤ
اور جدا کرو اور جھٹکدو۔ مکرر سہ کرر اسیطرح کرتے جاؤ نظر سے
دیکھتے رہو اور خیال کو جمائے رکھو۔ اور اگر درد سر پرانا اور سخت
ہو تو ایک آبخورہ پانی دم کرو اور کپڑیکی کئی تہیں کرکر اُسمیں آبخورے

کو لپیٹ دو ایسا کہ الٹا نیسے پانی نگرے اور پاس رہنے دو اول تو
انگوٹھے پکڑو بعدہ اُس آبخوریکو منہہ کیطرفسے سر کے ساتھہ لگا دو
اور سر سے آبخورہ کی پیندی تک پاس کرو۔ اِسطرح سر کی بیماری
آبخوریکے پانی میں آجاویگی اور تمام جسم پر پاس کرنیکی حاجت نہوگی
یا سر دردی میں اِسطرح کرو کہ اول تو انگوٹھے پکڑو۔ بعدہ سر پر
دونو ہاتھہ مع انگلیونکے لگا کر رکھو اور تھوڑا تھوڑا دباؤ دیتے
رہو یا انگلیونکے سرونسے نشانہ کرو یا سر پر چکر دو اِسطرح سر میں
نور بھر جاویگا پھر اُسکو آگے پیچھے شانوں کیطرف پاس کرنیسے
پھیلا دو۔ بعدہ گھٹنونسے انگلیونتک پاس کرکر نور اور بیماری کو
خارج کرو۔ چند لحظہ یا چند منٹ یا چند روز میں اُسکو شفا بخشو۔
اِسیطرح سر کی کل بیماریاں نور جمع کرنے اور خارج کرنے
سے دور کرو ٭

دردگوش

دردگوش

اگر کسیکے کانوں میں درد ہو یا کانونسے پیپ بہتی ہو
یا سر میں آواز آتی ہو یا کان بہرے ہوں یا ہوا بھر گئی
ہو یا کانوں میں اور کسیطرح کی تکلیف ہو تو اول انگوٹھے
پکڑو بعدہ دونوں ہاتھہ سر پر رکھکر اول ایک کان بعدہ دوسرے

کانمین چند منٹ دم کرو یا انگلیونکو جو کُرسر نسے دونو کانونکی سوراخکے اندر بدنسے دور آدھی
انچ کے فاصلے سے نشانہ کرو - یا انگوٹھے دونو کانونکی سوراخکے اندر رکھاؤ اور انگلیاں کانونکے
پیچھے لگادو اور چند منٹ مشغول رہو بعد سارے بدنپر اور اخیر میں گھٹنونسے انگلیونتک پاس
کرو - کبھی کبھی اخیر میں ایسا بھی کرو کہ اپنے انگوٹھوں سے مریض
کے پاؤنکے انگوٹھے پکڑلو اور زور سے اپنی طرف کھینچو اور
ارادہ کرو کہ اُوپر کے سارے جسم کی بیماری انگوٹھوں کی راہ
کھینچتا ہون - اسیطرح تین چار دفعہ کیا کرو - شاید کانوں میں توجہ
کے وقت اور بعد بھی درد زیادہ ہو جاوے - مگر ڈرو مت - یہہ صحت
کی نشانی ہے کہ درد زیادہ ہو یا جگہ سے سرک جاوے یا نیچے اُتر
آوے - دست آنے لگیں یا پیشاب بہت آوے یا پیشاب کا رنگ
بدلجاوے یا پھوڑے پھنسیاں نکل آویں یا عرق بہت آوے یا
ناک اور منہہ سے بھڑاس نکلے یا شاید تپ ہو جاوے - یہہ سب
تبدیلات صحت کی علامت ہی انکو ہرگز روکا نہ جاوے - نہ مرشد
اور مریض خوف کھاوے - میں پہلے لکھہ چکا ہون کہ کانوں کے
مریضہ کا کیا کیا حال ہوا تھا - ۲۷۵ - دست مواد کے آئے تھے
مَیں کانوں میں انگوٹھے رکھتا تھا اور دم کرتا تھا اور پاس بھی
کیا کرتا تھا اور آدھہ گھنٹہ بیٹھتا تھا مگر یہہ بیماری نہایت سخت

تھی ساڑھے تین مہینے مینے توجہہ دی ہنوز دست بند نہوئے تھے
کہ علاج موقوف ہوگیا ؛

بیماری چشم

اگر آنکھیں درد کرتی ہوں یا آشوب ہو یا پانی جاتا ہو یا سفیدی
آگئی ہو یا پھولہ پڑگیا ہو یا بصارت میں کمی ہو یا آنکھہ میں دانہ نکل
آوے یا پڑبال ہو یا مطلق بینائی نہو اور موتیا اُتر آیا ہو یا خارش یا
بغل گند وغیرہ کوئی بیماری ہو مگر نابینا کی آنکھہ کا ڈیلہ درست ہو تو
ان سب صورتوں میں علاج ہوسکتا ہی اور بہت جگہہ مینے خود بھی آزما
لیا ہی ان سب صورتوں میں اول انگوٹھے پکڑو اور اُسکی آنکھہ کی پتلی
میں ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہو۔ بعدہ ایک ہاتھہ کی انگلیاں جوڑکر
کھڑی ایک آنکھہ پر اور دوسرے ہاتھہ کی دوسری آنکھہ پر نزدیک
سے نشانہ کرو یا انگوٹھونکو آنکھوں پر ٹکادو اور انگلیونکے سرے کنپٹیوں پر
رکھلو اور چند منٹ متوجہہ رہو۔ اخیر میں اگر دل چاہے تو پاس کرو
نہیں تو اُسی پر اکتفا کرو میں بہت بیماریوں میں طویل پاس نہیں
کرتا بلکہ گھٹنونکی بھی پاس چھوڑدیتا ہوں۔ یا طویل پاس تو نہیں
کرتا مگر گھٹنوں نیچے پاہونتک پاس کرلیتا ہوں اور ان سب صورتوں

میں بفضل الٰہی شفا بخشتا ہون - تم بھی بعض وقت اپنے دل سے فتویٰ لیکر توجہہ کیا کرو بڑی شرط توخیال کا جمانا اور پختہ نیت اور ارادہ کرنا اور مریض کی دلسوزی اور اُسپر رحم کھانا اور یقین کا مضبوط رکھنا ہی اور باقی سب حیلہ اور بہانہ ÷

خناق - سوراخ تالو وغیرہ

اگر خناق کی بیماری ہو یا نزلہ سے تالو میں چھید پڑگیا ہو یا درد دندان ہو یا پھوڑے پھنسیاں ہوں یا گلے میں گلڑ ہو یا اسیطرح کی اور کوئی بیماری ہو - ان سب صورتوں میں وہی اُوپر کی ترکیب کارآمد ہوگی - بعض وقت میں اسطرح کیا کرتا ہون کہ اگر چہرہ یا گردن یا سینہ یا شکم وغیرہ میں کسی جگہ بیماری یا زخم یا درد ہو تو اول میں انگوٹھے پکڑتا ہون بعدہ بیماری کی جگہ پر نور بھرتا ہون پھر پیشانی سے سارے بدنپر چند منٹ پاس کرتا ہون بعدہ گردن سے پانوٴنتک بعدہ سینہ سے پانوٴن تک بعدہ شکم اور ناف اور ران سے بعدہ گھٹنوں سے پانوٴنتک پاس کیا کرتا ہون - غرض تھوڑا تھوڑا نیچے اُترتا آتا ہون اور پاس کرتا جاتا ہون - یہانتک کہ اخیر میں پانوٴنکے انگوٹھے اپنے ہاتھونکے انگوٹھوں

سے پکڑ کر بزور کھینچتا ہوں اور بیماری خارج کرنیکی نیت کرتا ہوں اور
چھوڑ دیتا ہوں اور ہاتھونکو جھٹک ڈالتا ہوں۔ اسیطرح تین چار بار
پانوٗں کے انگوٹھے پکڑتا ہوں اور چھوڑ دیتا ہوں پھر دعا مانگ کر کھڑا
ہوجاتا ہوں اور دور سے دو تین دفعہ سرور بخشنے کی نیت سے دم
کرتا ہوں تمہارا دل چاہے تو تم بھی بعض وقت یوہیں کیا کرو۔ اگر کسی
کے ایک ہاتھ میں بازو سے پہونچے تک کہیں درد ہو یا زخم ہو
تو اول انگوٹھے پکڑو۔ بعدہ اُسی ہاتھ پر بازو سے پہونچے تک پاس
کرو طویل پاسونکی ضرورت نہیں۔ نہ گھٹنوں سے پاس کرنیکی حاجت
اگر ایک پانوٗں میں ران سے پنجۂ پا تک کوئی بیماری ہو تو بھی اسیطرح
اُسی پانوٗں پر پاس کرو۔ دوسرے پانوٗں اور تمام جسم پر پاس کرنے کیا
ضرور ہیں۔ اگر کسی شخص کو نور بھرنے یا تمام جسم پر پاس کرنے کی
برداشت نہو تو دور سے کھلی انگلیوں سے گز یا سوا گز یا دو گز کے
فاصلہ سے تمام جسم پر سرور بخشنے کی نیت سے پاس کرو ان پاسوں
سے بھی اکثر مرض دور ہوجاتا ہی اور مریض اسمیں خوشحال رہتا ہی۔ یہہ بھی
ہوسکتا ہی کہ تم دل ہی دل میں سامنے بیٹھکر یہہ سب پاس کرو اور ہاتھوں
سے بالکل کام نلو مگر اسمیں البتہ توجہہ کا زور کم ہوتا ہی کیونکہ خیال جمنے
کا کوئی ظاہر اسبب نظر نہیں آتا۔ ایسا بھی ہوسکتا ہی کہ مرض کی جگہ

انگلیوںسے نشانہ کرکر نور بھرو۔ بلکہ ہاتھہ میں کوئی لمبی چیز لیکر مثل سرکنڈہ یا لکڑی یا قلم وغیرہ کو ہاتھہ میں لیکر گز آدھہ گز کے فاصلہ سے نشانہ کرکر نور بھرو اسکا حال میں اُسجگہ لکھونگا جہاں عورتونکا علاج سمجھاؤنگا۔ بعض اوقات تم سر کے گرد یا تھوڑی جگہ پر کسی خاص مرض کی جگہ نور بھر سکتے ہو۔ بعض موقع پر تم خالی انگوٹھوں اور ہتھیلیوں اور انگلیوںسے جسجگہ سختی یا ورم یا درد ہو تو مالش کرو۔ جیسے تیل یا مرہم وغیرہ سے کیا کرتے ہیں۔ بعض جگہ جہاں درد شدید ہو اُسپر سوتی اور اُونی کپڑے کی کئی تہیں رکھکر منہہ سے بھاپ دو درد دور ہوجاتا ہے۔ کبھی ایک ہاتھہ چھاتی پر اور دوسرا پشت پر رکھو اور آہستہ آہستہ دباؤ دیتے رہو پھیپڑا اور جگر اور معدہ اور تلی پر بھی تم ہاتھہ رکھو یا نور بھرو یا اتنی ہی جگہ پاس کرو اگر ان سب چیزوں میں کوئی بیماری دیکھو تو اخیر پاؤں سے خارج کرو مگر یاد رکھو کہ کل ترکیبوں میں اول سے آخر تک یکخیال ہوکر مریض کے ساتھہ دل گانٹھنا اور محبت اور دلسوزی سے توجہہ دینا شرط اعظم سمجھو جسقدر خیال ٹوٹیگا اُسیقدر تمہارا اثر ضعیف اور سست ہوگا +

چیچک

چیچک کی بیماری میں طویل پاس سارے جسم پر کرو۔ اول تو

دانوں کے اُبھارنے میں بڑی مدد ہوگی۔ اور جو دانے بیٹھ جاینگے بعد توجہہ دو تو دانے اُبھار دیگی اور آخر میں اُسکی حرارت اور تکلیف اور ضعف دور کرنے میں مدد پہنچیگی اور اول سے آخر تک اگر توجہہ دیتے رہوگے تو بہت ہی سہولیت اور آرام پاؤگے اور بخیر اُسکے صدمونکو انجام دوگے۔ غرض توجہہ ایسی مفید چیز ہی کہ اگر اچھی طرح جان کندنی میں بھی کیجاویگی تو امید ہی کہ ایکدفعہ مریض آنکھیں کھولدیگا اور شاید کہ کچھ بات کرے اور پانی شربت وغیرہ پی لیگا میں جسقدر اسکی تعریف لکھوں مبالغہ سے باہر سمجھو اور سچ جانو۔ مگر یہہ بھی یاد رکھو کہ لافرنی اور غرور نکرو اور تقدیر پر بھی بھروسا کرو اور اِس سبب اور علاج کو سبب علاج سے بہتر سمجھو۔ مرض کا آنا اور دور ہو جانا اور گھٹنا اور بڑھنا ایک ایسی اندھی بات ہی جسکو کوئی نہیں پہچان سکتا۔ شاید کہ مرض دیر کا دفع ہونیوالا ہو اور جلد جاتا رہے اور شاید کہ زیادہ ہوجانیوالا ہو اور تھم رہے اور شاید کہ تھم رہنے والا ہو اور توجہہ کی برکت سے جاتا رہے اور شاید کہ مہلک ہو مگر توجہہ سے اُسکی بے چینی اور بے آرامی کم ہو جاوے۔ اگر تم میرے لکھنے پر یقین اور اعتماد کروگے اور کامل بھروسے سے اچھی طرح با شرائط بجا لاؤگے تو جیسا میں لکھتا ہوں اُس سے زیادہ موثر دیکھوگے البتہ محال ہی مونکا ٹلنا۔ اور قضاے مبرم کا بدلنا ؛

ہدایت-۱۶

بچونکا علاج

بچونکی بیماریکا تشخیص کرنا بہت محال ہوتا ہی- اور جو بچے ذرا ہوشیار
ہوں تو اُنکو دوائی ٹھنڈائی پلانا دشوار پڑتا ہی- اور بزور ٹھنڈائی پلانیسے
انکی ماؤنکا دل کڑھتا ہی- اور بچہ زبردستی دوا پلانیسے زیادہ مضمحل اور بیمار
ہوتا ہی- اور اکثر بچونکو مرض بھی طرح طرح کا آتا ہی- اس علاج میں یہہ خوبی
ہی کہ مرض کی تشخیص ضرور نہیں اور نہ دوا دینے کی حاجت- اور بچونپر
توجہہ کا اثر بخوبی ہو جاتا ہی- خصوص اُس صورت میں جب اُنکے ما باپ
توجہہ دیویں- یہہ تو ظاہر ہی کہ بہ نسبت والدین کے غیرونکو محبت اور
دلسوزی اور خونکا جوش کم ہوتا ہی- جب یہہ بات مانی گئی تو بیشک ما
باپکا دکھنا بھی اس ارادہ سے شفا کو گھسیٹ کر لے آتا ہی اگر تھوڑا سا
بھی انکو توجہہ کا علم سکھلایا جاوے- اگر تم بچوں پر توجہہ کرنا چاہو تو اول
یہہ دیکھو کہ بچہ تمہارے ہاتھ رکھنے اور نزدیک بیٹھنے سے گھبراتا اور
بیقرار ہوتا اور روتا تو نہیں- اگر یہہ بات ہو تو جب وہ سو جاوے اُسوقت اُسپر
توجہہ کرو- اگر وہ تمہارے پاس ہونیسے گھبراوے نہیں تو اُسکی والدہ یا
دائی یا جسکے ساتھہ وہ ہلا ملا ہو اُسکو گود میں لے آوے تم اول تو

اُسکے انگوٹھے پکڑو اور پھر سارے بدنپر پاس کرو۔ اول اول بعض
بچے کے پاؤں گھٹنوں یارانوں تک سرد ہوجاتے ہیں جسوقت ہاتھہ
پکڑا جاتا ہی یا بیماری کی جگہہ نور بھرا جاتا ہی اِس سے مت ڈرو اور اخیر میں
گھٹنونسے پاؤں تک پاس کرو۔ تم اکثر کامیاب ہوؤگے اور انشاءاللہ
تعالیٰ شفا بخشوگے۔ مینے پسلی کی بیماری میں بہت بچوںکا علاج کیا ہی
سوائے ایکدو کے کبھی خطا نہیں گیا۔ اِس بیماری میں اکثر دست اور قی ہوتے
ہیں یا اول ہی روز سے تخفیف ہونے لگتی ہی دو چار دن میں یا حد پانچ
سات دن میں آرام ہوجاتا ہی۔ **حکایت** ۔ ایک بچہ نامعلوم بیماریوں
میں ایسا مبتلا تھا کہ سترہ ۱۷ دن تک نہ اُسنے دودھہ پیا نہ اُسکا تپ
ٹوٹا نہ اُسکو ہوش آیا۔ کئی طبیبوں نے صاف کہدیا کہ اِس مرے ہوئے
بچے کا کیا علاج۔ مینے توجہہ شروع کی تیسرے دن دست شروع ہوئے
دس بارہ دن تک ایسے بے تعداد دست آئے جنکا شمار نکیا گیا۔ آنوں
آتے تھے اور لیسدار دست بندھے ہوئے چلے جاتے تھے۔ اُسکی والدہ
ڈری کہ اب یہہ نہیں بچیگا۔ جوں جوں دست آئے توں توں آنکھیں
کھلتی گئیں اور دودھہ پینے لگا اور سختی شکم کی کم ہوگئی۔ تپ بھی اُترگیا
فی الجملہ اٹھارہ دن میں تندرست اور نوبنو ہوگیا۔ جناب الٰہی میں شکر کیا
گویا خدا نے اُسکو قبر میں سے نکالا۔ اسیطرح میں متفرق بیماریوں میں

بہت بچونکا علاج کرکر کامیاب ہوچکا ہون **حکایت** - ایکدنکا عجیب معاملہ
ہوا- میں ایک جگہ ملنے گیا- جسوقت میں رخصت ہوکر چلنے لگا تو ایک
لڑکی ایک بچہ کو گود میں لیکر آئی اور کہا یہہ ہر وقت روتا رہتا ہی اسکو
دم کردو اُسوقت مین گھبرایا ہوا تھا اور انکار کرنا بھی نا مناسب سمجھا- مینے
کھڑے کھڑے اُسکے دونو انگوٹھے پکڑے اور اُسکے چہرہ کیطرف دیکھنے
لگا اور ایکدفعہ منہہ سے اُسپر دم کیا اور چھوڑکر چلا آیا- شاید ایک منٹ کا
عرصہ لگا ہوگا- تیسرے یا چوتھے دن میں وہان ملنے کو پھر گیا- مجھکو اُس
بچہ کا خیال بھی نتھا- یکایک وہان مجھسے کہنے لگے واہ حضرت اُسدن آپ
نے اِسکو دم کیا یا اِسکا منہہ ہی کیل دیا- اِسکے منہہ میں تو ایسا قفل لگ
گیا کہ اُسدن سے آجتک یہہ روناہی بھول گیا- ایسی ایسی باتیں کرتے
تھے اور سب ہنستے جاتے تھے **حکایت** - ایک شیرخوارہ لڑکی کا
ایسا حال ہوا کہ اسکی سخت بیماری دیکھکر میں اُسکو ۲۵ منٹ توجہہ دیتا تھا
جو عورت اسکو دودھہ پلاتی تھی وہی اُسکو لاتی تھی اور گود میں بٹھاتی تھی
میرے توجہہ کا اُس عورت پر اتنا اثر ہوتا تھا کہ وہ بیخبر سوجاتی تھی اور تعجب
کرتی تھی کہ میری عادت نہ تو اونگھنے کی ہی نہ میں بیوقت سوتی ہون مجھکو
نیند بھی بڑی دیر میں آتی ہی- تعجب ہی کہ میں اسوقت ایسی بیہوش ہوکر کیون ہر روز
سوجاتی ہون- نو دنتک میں اُس لڑکی کو توجہہ دیتا رہا- مگر نہ تو بیماری

گھٹی اور نہ بڑھی نہ وہ سوئی - نو دن بعد مجھکو سفر درپیش ہوا اور علاج چھٹگیا - اور میں کہہ گیا کہ بیماری سخت ہی اسکی دوا داروسے اب خبر رکھو اور دوائی ٹھنڈائی دو غافل مت ہوؤ - بارہ دن بعد جو مینے آکر پوچھا تو معلوم ہوا کہ اُسیطرح بیمار ہی اور میرے پاس پھر علاج کا پیغام آیا مگر اُسی رات کو لڑکی گزر گئی - بچوں کے علاج میں تم ایسی ایسی رعایتیں رکھا کرو - اگر اُسکو پانی نہ پلاتے ہوں تو اُسکی والدہ یا اُسکی دائی کو دم کیا ہوا پانی پلوایا کرو اور اُسکا کورتہ دم کردیا کرو اور کہدیا کرو کہ جو عورت اُسکو اول میں لیکر آوے اور گود میں بٹھاوے وہی عورت ہر روز اُسکو گود میں لیکر توجہہ دلوایا کرے اور بروقت توجہہ دلسوزی سے اُسکی تندرستی کی دعا کرتی رہے اور بیچلینی اور بیقراری اور رونے دھونے مچلنے - ہاتھہ پانوں مارنیکے وقت اسکو توجہہ ندینی چاہیے - جو جو تبدیلات پیشاب پاخانہ قی دست کی ہوویں اُنکو روکنا نچاہیے ؛

حکایت

ایک بچہ کو سخت بیماری میں میں توجہہ کرتا تھا - پانچ چار دن بعد وقت معین پر اُسکو نلائے - مینے جانا شاید مرگیا جو وقت ٹل گیا اور وہ نہ آیا - مینے اُسکے پوچھنے کو اپنا درویش بھیجا - جواب لایا کہ اُسکے اقربا کہتے ہیں کہ اِسکو چیچک نکل آئی اِسلئے نہیں بھیجا میں دل میں خفا ہوا اور درویش کو دوبارہ بھیجکر پیغام بھیجا کہ کیا چیچک کا یہاں علاج نہیں ہی

جو تمنے اُسکو گھر بٹھا رکھا اسیوقت لے آو اور دم کرا لیجاوٗ اُسیوقت وہ
لڑکا آیا مینے جو دیکھا تو تمام بدن پر اُسکے سر سے پاؤں تک دانے معلوم
ہوتے تھے میں حیران ہوا کہ چیچک ایسی دفعتاً ایکدن میں کیونکر سارے
بدن میں نکل آئی نہ مجھکو کبھی ایسی تبدیل کے پیدا کرنیکا اتفاق ہوا تھا۔ خیر
مینے اُسکو توجہہ دیکر رخصت کیا اور کہدیا کہ ناغہ مت کرنا اور خبردار کل
پھر لے آنا۔ دوسرے دن اُسکو جو لائے تو ایکدانہ کا بھی بدنپر نشان نتھا
اور لڑکا تندرست تھا۔ پس اسیدن اسکو مینے بٹھلایا بعدہ علاج چھوڑ
دیا اور لڑکا بالکل تندرست ہوگیا۔ یہہ بھی یاد رکھو کہ جب بیمار تندرست ہو
جاوے یا تھوڑی بہت کسر باقی رہے تو دفعتاً علاج موقوف نکرو بلکہ
پانی چند روز پلواتے رہو یا کورنہ دم کرکر پہناتے رہو اور بعد صحت احتیاطاً
دو چار دس روز توجہہ دو تو بہتر ہی۔ اِسمیں بیماری کے عود کرنیکا خوف
نہیں رہتا۔ یہہ بھی خیال رہے کہ جب کوئی درجہ تبدیل تمنے مریض میں
پیدا کرلیا ہی تو بیماریکا خاتمہ سمجھو اور تندرست ہوا جانو اور ایسے وقت میں
علاج کا چھوڑنا بھی خطرناک ہی۔ بعضی بیماریاں ایسی ہیں جنمیں بالکل کچھہ
تاثیر نہیں معلوم ہوتی۔ اور بعضی میں تاثیر بھی ہوتی ہی اور درجہ تبدیل
بھی پیدا ہوا کرتا ہی۔ ہم پیشتر سے نہیں بتلا سکتے ہیں کہ تاثیر ہوگی یا
نہوگی نہ اسکا سبب ہمکو معلوم ہی اگر تمکو تجربہ کرنیکا شوق اور عقل اور علم ہی

تو اِسکا کھوج نکالو اور تاثیر کا سبب اور وجہ وقوع اور غیر وقوعکو دریافت کرو اور آزماؤ ❊

ہدایت - ۱۷

مستورات کا علاج

اَوّل - گروہ مستورات کا وہ ہی جنکو نہ تو تمسے پردہ ہی نہ تکلف جیسی والدہ - نانی - دادی - خالہ - پھوپھی - بیوی - ہمشیرہ - ہمشیرہ زادیاں - بیٹیاں بھتیجیاں وغیرہ یعنے شریعت بموجب جنکو تمسے پردہ نہیں - ایسی مستورات پر تم بخوبی تنہا بیٹھکر بھی توجہہ دیسکتے ہو - اور بعضونکو اگرچہ پردہ نکرنا منع نہیں مگر تنہا علیحدہ لیکر بیٹھنا بھی درست نہیں - جیسی جوان ہمشیرہ یا ہمشیرہ زادی وغیرہا - دوسرا - گروہ ایسا ہی جنکو پردہ کرنیکا حکم ہی مگر وہ خود پردہ نہیں کرتیں بازارونمیں پھرتی ہیں اور اکیلی دوکیلی ہر جگہ چلی جاتی ہیں - اِنکا بھی تنہا مکان میں علیحدہ لیکر بیٹھنا درست نہیں اور اُنکی شرم وحیا بھی اُنکو مانع ہی اور جو وہ بیٹھنے کو راضی بھی ہوں تو تمکو بٹھانا لائق نہیں - کیونکہ کیا تمنے شیطانکو دور سمجھا ہی وہ تو تمہارے خون کے ساتھہ بدنمیں پھرتا ہی تیسرا - گروہ ایسا ہی جنکو پردہ ہی اور وہ ایسی شرم وحیا والیاں ہیں جو مرجانا قبول کرتی ہیں مگر اپنے دوپٹہ کا آنچل دکھانا

گوارا نہیں کرتیں۔ ان تینوں گروہ کا علاج تم کس طریق سے کروگے۔ ان تینوں گروہ کے علاج کی ترکیب مَیں تمکو سمجھاتا ہوں۔ اوّل۔ گروہ کی مستورات جو ضعیفہ اور عمر رسیدہ ہیں اور وہ تمسے شرماتے بھی نہیں اُنکو تم جسطرح چاہو راضی کرکر بٹھلا سکتے ہو اور توجہہ دیسکتے ہو۔ مگر اول گروہ کی وہ مستورات جو جوان اور شرم و حیا والیاں ہیں اور دوسرے گروہ کی مستورات اُنکو تم علٰحدہ مکان میں بٹھلاؤ مگر ایسا کام کرو کہ کسی اور عورت کو بھی پاس بٹھلا لو اور وہی عورت ہر روز بیٹھا کرے جبتک علاج کا خاتمہ نہو چکے۔ اور اُس عورت کو یہہ بھی کہدو کہ دل میں اُسکی صحت کی دعا مانگتی رہے۔ بلکہ وہ عورت اُسکی رفیق اور دلسوز ہووے جیسی ما یا بیٹی یا ہمشیرہ یا اور کوئی جسکو بیمار کا درد ہو اور غمخوار ہووے اور بیمار کو ایسی چادر اور کپڑا اوڑھا دیا کرو کہ اُسکا بدن کہیں سے ننگا نہووے۔ چہرہ اور ہاتھ پاؤں نکے سوا سب کچھہ ڈھکا رہے اور اُسکے دونو پاؤنکے بیچمیں تکیہ پر نہ بیٹھو اور نہ وہ پاؤں لمبی کرے اور اُسکو اپنے سامنے چار زانو یا دو زانو بٹھالو اور آپ اُسکے سامنے پیڑھی پر بیٹھہ جاؤ یا گاؤ تکیہ پر بلند ہو کر بیٹھہ جاؤ اول اُسکے انگوٹھے پکڑ و جسطرح بتلا چکا ہوں۔ بعدہ بیماری کی جگہ پر چار اُنگل کے فاصلہ سے اپنی پانچوں یا دسوں اُنگلیونکے سروںسے نشانہ کرو یا چکر دیتے رہو

بعدہ پیشانی سے اُسکے دونوں گھٹنوں تک پاس کرو۔ جب ان پاسوں سے
فراغت پاؤ تو اُسکو اشارہ سے کہو کہ دونو گھٹنے کھڑے کر لے۔ پھر تم
اُسکے گھٹنوں سے دونوں پاؤں کی انگلیوں تک پاس کرو پھر پیچھے ہٹکر فرحت
بخش پاس کرو اور دور سے دم کرو اور دعا کر کر علٰحدہ ہو جاؤ اور جو
وہ سو جاوے اور بیخبر ہووے اور گھٹنے نہ کھڑے کرے تو تم ناف سے
زانو تک پاس کرتے رہو اگر جگانا منظور ہو۔ اسطرح سر کا نور زانو کی
طرف آویگا اور سر خالی ہوگا اور خواب کا غلبہ جاتا رہیگا اور جو جگانیکی
ضرورت نہو یا وہ تھوڑی دیر بعد خود جاگ جایا کرے اور بعد خاتمہ کے
اُسکو پھر سونیکی طرف رغبت ہو تو آرام سے سونے دو اور اُس کے
سونے میں مزاحم نہو۔ مگر اُسکے پاس ہی بیٹھے رہو جبتک کہ وہ بخوبی
جاگ نجاوے اگر مریض علاج میں طوالت چاہے اور آرام پاوے تو
علاج دیر تک کرو اور جو گھبراوے اور جلدی کرے تو تھوڑی دیر توجہ
دو اگر مستغرق ہو جاوے اور سوالوں کا جواب دیوے تو طرح طرح کے سوالوں
سے اُسکا خیال پراگندہ نکرو اور بیماری کی طرف مشغول رہنے دو اور بہت
سے سوالوں سے اُسکو ماندہ بھی نکرو اور مت تھکاؤ۔ جس بات میں اُسکو
آرام ہو اور جس چیز کی طرف راغب دیکھو وہی کام کرو۔ غرض ہر طرح
اُسکا آرام مدنظر رکھو۔ اور اگر اس علاج سے بہت بےچین ہوتا ہو یا درد مابین

شدت سے ہو اور وہ جھیل نہ سکے تو علاج موقوف کردو۔ باقی رہا تیسرا
گروہ اگر چھوٹی ہو تو کہو تم میری بیٹی ہو اور جو بڑی ہو تو ما بنالو اور
سمجھا دو کہ جان کی حفاظت واسطے مستورات اطبا کو اپنا بدن برہنہ کرکر
ناف کے پھوڑے دکھلاتے ہیں اور پیٹ کی بیماریوں میں لیٹکر اپنا
پیٹ نشان دیتی ہیں اور طبیب ہاتھہ سے دبا کر دیکھتے ہیں چھاتیوں
کے پھوڑونکی مرہم پٹی جراحوں سے کرواتے ہیں چہرہ پر پھوڑا ہو تو
چیرہ دلواتے ہیں۔ جان کے بچاؤ واسطے یہہ سب باتیں منع نہیں اچھی
اچھی اشراف جوان حیا والی عورتیں ایسی ایسے علاج کرواتی ہیں لاچاری
واسطے یہہ سب کچھہ جائز رکھا ہے۔ اور میں نہ تو تمہارے بدنکو ہاتھہ لگاؤنگا
نہ کہیں سے ننگا کراؤنگا صرف تمہارے انگوٹھے پکڑونگا اور تمہارے
چہرہ کی طرف نظر رکھونگا کیونکہ اِس علاج کا یہی دستور مقرر کیا ہوا ہے اگر
منظور کرلے تو علاج کرو اور جو نہ منظور کرے تو کہدو کہ بھاری کپڑا
اوڑھکر لیٹ رہے اور منہہ اور سارا بدن چھپا لیوے اسوقت تم کھڑے
ہوکر سر سے پانوں تک پاس کرو اور اخیر میں گھٹنونسے پانوں تک۔ اگر
یہہ بات بھی نہ منظور کرے تو ایسی عورتکا علاج نکرو اور دوا کھلانی پلانی
کی صلاح دو اور طبیب سے علاج کرانیکی رہنمائی کرو ایسی پردہ نشین عورتونکا
پردہ کے پیچھے بیٹھا کر بغیر رابطہ قائم کئے اور بغیر دیکھے علاج

کرنا بڑے کامل عملوں کا کام ہی نہ تمہارا نہ میرا ؛

ہدایت - ۱۸

سخت بیماروں کا علاج جو کروٹ تک بھی نہیں لے سکتے

اُن مریضوں کا علاج جنسے نہ تو چارپائی سے اٹھا جاتا ہی نہ بیٹھا جاتا ہی نہ بسبب بیچینی کے تمہاری طرف دیکھ سکتے ہیں نہ بڑی دیر تک انگوٹھے پکڑوانیکی طاقت رکھتے ہیں کیونکر کرنا چاہیئے۔ ایسے مریض کو جس صورت میں وہ آرام سے رہے لیٹے رہنے دو اگر بیٹھ سکے تو جسطرح بیٹھے بٹھالو یا چارپائی پر تکیہ لگاکر بٹھا دو یا کروٹ سے یا چت جسمیں وہ راضی ہو لیٹا رہنے دو۔ بڑی دیر انگوٹھے نہ پکڑ داوے تو ایکدو منٹ ہی پکڑلو یا دونو ہاتھ ہی پکڑو۔ وہ دیکھے نہ دیکھے تم اُسکے چہرہ کی طرف دیکھتے رہو اور رابطہ قائم کرو تم اُسکے پاس کروٹ میں پلنگ پر یا نیچے بیٹھ جاؤ بعد رابطہ قائم ہونیکے مرض کی جگہ پر نور بھرو اور جمع کرو بعدہ اُسکی پائنیتی پر بیٹھ جاؤ یا کروٹ میں یا پائنیتی پر پلنگ پر یا نیچے جہاں موقع

دیکھو کھڑے ہوجاؤ یا بیٹھہ جاؤ اور پاس کرو اور اُسکو کسیطرحسے بے آرام نکرو۔جب اُسکو تخفیف ہوگی اور تھوڑی بہت طاقت آجاویگی تو سبطرح تمہاری ترکیب کے پورا کرنیکو منظور کرتا جاویگا اور جب تمہاری اور اُسکی امید بڑہیگی تو سبکام آسان ہوتا جاویگا۔ اُسوقت رفتہ رفتہ تم اپنے سب ترکیبونکو پورا کرلینا۔ ایسے مریض کو دوائی ٹھنڈائی کھانے سے بھی منع نکرنا اور ایسے مریض کی تم اچھی طرح خبرگیری کرو توجہہ بھی دو اور دم کیا ہوا پانی بھی پلاؤ اور کورتہ چادر رومال وغیرہ بھی دم کرکر استعمال کراتے رہو بلکہ اُسکی غذا کو جو رقیق ہو اور اُسکی ٹھنڈائی کو بھی دم کردیا کرو۔ اب اگلے ارشادمیں میں تمکو اِن سب اشیاکے دم کرنیکی ترکیب سکھلاؤنگا؛

ہدایت۔۱۹

توجہہ کل بیماریونکا علاج ہی؛

یاد رکھو کہ کوئی بیماری ایسی نہیں جسمیں توجہہ کارآمد نہو۔ مینے بخوف طوالت ہرایک بیماری کا نام نہیں لکھا۔ سوائے موت کے کل بیماریوں میں معالج شفا بخش سکتا ہی۔ جذام کی بیماری میں یہہ علاج بڑا سریع الاثر ہی۔ مگر مشکل یہہ ہی کہ یہہ بیماری دوسرںکو جلد جھپٹ جاتی ہی اور

ہدایت ۱۹

معالج اس سے نفرت کھاتا ہی اور نفرت شرائط علاج کے برخلاف
ہی- اگر کسی کا ہاتھہ یا پاؤں روزِ پیدائش سے خشک ہو اور تم اُسکا
علاج کیا چاہو تو کر سکتے ہو- مگر مُشکل یہہ ہی کہ توجہہ دورانِ خون تیز
کرتی ہی اور روح حیوانی کو قوت بخشتی ہی ایسا نہو کہ دورانِ خون بشدت
اور تیزی سے جاری ہووے اور اُسکا مجرا تنگ اور باریک ہووے
اور اُسکی کشمکش سے کُسی نئے قسم کا درد پیدا ہو جاوے اور جھیلا بجاوے
تو پھیر مُشکل پڑے ایسی مادر زاد بیماریوں میں اسکا تجربہ ہو چکا ہی اور
عارضی ادھرنگ میں جو درمیان میں پیدا ہو جاوے اُس
میں اسس کو بہت مفید اور مجرب پایا ہے- ٭

ارشاد پانچواں

پانی دودھ شوربا ٹھنڈائی رومال کرتہ دوپٹہ تیل گھی وغیرہ پر دم کرنیکا بیان اور گنڈہ بنانا

جب تمنے کسی سخت بیماری واسطے سلب مرض کرنیکو توجہہ

شروع کردی ہی تو تمکو مناسب بلکہ واجب ہی کہ کمال درد اور دلسوزی سے اُسکا اچھی طرح خیال رکھو اور بہر صورت خبرگیران رہو گویا اُس بیمار میں تم خود مبتلا ہو جب ایسا سمجھوگے تو بیشک تم اُسکا درد کروگے اور غمخوار بنوگے اور خبرگیران رہوگے اب تمکو یہہ کرنا چاہئے کہ اول ہی دن یا دو تین توجہہ کے بعد دم کیا ہوا پانی بھی اُسکو پلاتے رہو جسقدر پانی یا عرق وہ پیوے اور تمام دن اُسکو کافی ہو اسیقدر پانی ہر روز ایک دفعہ دم کرکر دیدیا کرو اور کہدو کہ اِس پانی کے سوا اور پانی نہ پیوے بلکہ ٹھنڈائی میں بھی یہی پانی ڈالے کم و بیش غذا میں بھی ڈالدیا کرے اور اگر ہوسکے تو ٹھنڈائی۔ شوربا۔ دودھ وغیرہ بھی دم کردیا کرو تاکہ پیتا رہے اور رومال کپڑا پٹی پھاہا بھی دم کردیا کرو تاکہ درد کی جگہ اور زخم پر لپیٹے اور باندھے۔ اگرچہ خالی توجہہ ہی مرض کے دور کرنیکو کافی ہوگی مگر یہہ سب چیزیں یا بعض انمیں سے اگر ہمراہ ہونگی تو زیادہ تر نفع ہوگا اور مریض جلد شفا پاویگا اور بیماریکی سختی سے امن میں رہیگا دلپر خوشی رہیگی آرام سے سوویگا۔ مینے اس پانیکا تجربہ بخوبی بہت جگہ کرلیا ہی اور اچھی طرح آزمالیا ہی ہر روز صبح کو یا کسی اور وقت ایک مٹکا پانیکا ایکدفعہ پندرہ بیس منٹ بیٹھہ کر دم کرلیا کرتا ہون اور تمام دن مریضونکو دیا کرتا ہون کسیکو آبخورہ کسیکو ایک لوٹہ کسیکو جھجر اسیطرح لوگ تمام دن لیجایا کرتے ہیں اور

صحت پاتے ہیں۔ بعض دن بچ رہتا ہی بعض دن دوبارہ دم کرنا پڑتا ہی اور
یہہ پانی ثواب واسطے مینے عام کر رکھا ہی جسکا دل چاہے لیجاوے جسکو
توجہہ دیتا ہون اُسکو بھی اُسی میں سے پلاتا ہون اور جسکو توجہہ نہیں دیتا
اُسکو بھی دیتا ہون۔ مجھکو بخوبی معلوم ہو چکا ہی کہ بعض بعض سخت مرض
اس سے جاتے رہے ہیں یا مرض میں نہایت تخفیف ہوئی ہی اور ایسا تو
کبھی نہیں سُنا کہ اِس پانی نے کسیکو ضرر دیا ہی۔ مَیں گھر میں موجود
ہوؤن یا نہوؤن مریضونکے آدمی اگر میرے گھر سے لیجاتے ہیں بلکہ لوگونکو
اِس پانی پر ایسا عقیدہ ہی کہ بیان نہیں صدہا آدمی بڑے اعتقاد سے
مریضونکو پلاتے ہیں فی الحقیقت یہہ پانی بہت ہی نفع بخشتا ہی۔ بعض لوگ
یہہ اعتراض کرینگے کہ خلقت کی بھیڑ چال ہی ایک شخص کو ایک کام
کرتے دیکھا آپ بھی وہی کرنے لگے ایسی باتیں قابل اعتبار نہیں
سو سچ ہی بیشک ایسا ہوتا ہی مگر ہر جگہ یہہ مثال راست نہیں آتی بلکہ
بہت باتیں اس پانی میں ایسی آزمائی گئی ہیں کہ خواہ مخواہ اُنکے دیکھنے
سے انسان معتقد ہو جاتا ہی۔ اوّل۔ تو اس پانی کے پینے سے مریض
کو سرور پہنچتا ہی اور اُسکو آرام سا آتا ہی اور بخوبی آرام سے سو جاتا ہی
اگرچہ ہر ایک پر تو ایسی اثر نہیں ہوتی مگر اکثر پر ہوتا ہی۔ دوسرے۔ جب
بعض مریض کو یہہ پانی دیا جاتا ہی تو وہ اسکا مزہ علیحدہ معلوم کرتا ہی کہ دم

کیا ہوا پانی اور بغیر دم کیا ہوا چکھتے ہی تبلا دیتا ہی اور پہچان جاتا ہی اور
بعض مریض اس پانی کو پیکر اپنے اندر ایک حرارت معلوم کرتا ہی یہاں
تک کہ اُسکو عرق آجاتا ہے اور بعض مریض اگر غور و دانائی سے سوچے تو
اس پانیکے پینے کے تھوڑی دیر بعد اُسکو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پانی معدہ
سے اُس بیماری کی جگہ کیطرف جاتا ہی اور بیماریکو ہلا دیتا ہی تو تھوڑی
سی تکلیف دیکر تسکین بخشتا ہی یا فوراً آرام اور چین دیتا ہی اگر مریض کے
پاؤں سرد ہوں اور یہہ پانی کسی برتن یا بوتل یا صراحی میں بھر کر
دونوں پاؤں کے درمیان رکھا جاوے تو پاؤنکو گرم کر دیتا ہی پریشان
خوابی اور بدخوابی کو فائدہ بخشتا ہی- یہہ پانی دست لاتا ہی دوران خون کو
جاری کرتا ہی قی لاتا ہی معدہ کو قوت دیتا ہی ہاضمہ درست کرتا ہی اس سے
عرق آجاتا ہی اور ہر چیز کو جو شفا کے بحال کرنے میں مزاحم ہو روکتا ہی
بشرطیکہ کامل رجوع اور یکخیالی اور جمعیت دل اور پوری یقین سے دم
کیا جاوے اور جو یہہ بات میسر نہیں تو کوئی فائدہ بھی متصور نہیں غرض
تم سچ جانو کہ یہہ پانی مریض کو کم و بیش سودمند پڑتا ہی درد کی جگہ
اسکو ملنا چاہیے سر درد ہو تو سنگھانا چاہیے پیٹ میں درد ہو تو بوتل
میں بھر کر پیٹ پر پھیرنا چاہیے آنکھونمیں سلائی سے لگانا چاہیے گنجے
کا سر دھلانا چاہیے بواسیر والیکو طہارت کرانا چاہیے پیشاب بند ہو تو

ناف پر بہانا چاہیئے گرمی دانے ہوں تو نہلانا چاہیئے اور یہہ پانی متبرک ہی اسکا ادب رکھنا چاہیئے اور گندی جگہ اور پانوٗنکے نیچے اور پاخانہ میں نگرانا چاہیئے۔ شاید تم یہہ اعتراض کرو کہ تم ابھی لکھہ چکے ہو کہ بواسیر والیکو اس سے طہارت کرانا چاہیئے اور پھر لکھتے ہو کہ اسکا ادب رکھنا چاہیئے اور گندی جگہ نہ بہانا چاہیئے۔ سو معلوم کرلو کہ انسان کی جان بڑی دولت اور امانت پروردگار ہی اسکی حفاظت واسطے بعض اوقات حرام بھی مباح ہوجاتا ہی بیماری کی دفع کرنیواسطے اسکا استعمال طہارت کی جگہ منع نہیں پاک جگہ بیٹھو اور اس پانی سے طہارت کرلو اور ادب دلمیں رکھو بے سبب بقدری اور بے ادبی سے اسکو زمین پر گرانے سے بہت حفاظت کرو ایسا نہو کہ پانوٗں کے تلے یہہ پانی بہا بہا پھرے بلکہ اپنے اختیار سے اسکا ایک قطرہ زمین پر نگرنے دو۔ بیت۔ بس ست اہل ادب راہمین سخن صائب۔ کہ پارہائے قلم زیر پائے نگزارد۔ روٹی کا ادب اسلئے کرتے ہو کہ زندگی کا سبب ہی۔ یہہ پانی بھی تمہاری صحت اور تندرستی کا موجب ہی۔ یہہ تو تمکو معلوم ہی کہ دم کئے ہوئے پانیکا تمام جہان کو اعتقاد ہی بلکہ ہنود اور اہل اسلام اور سکھ وغیرہ اپنے اپنے بچونکو نمازونکے وقت ہر ہر شہر و دیار میں مسجدونکے دروازے پر گود میں لے آتے ہیں اور بعضے برتن میں پانی بھر لاتے ہیں اور نمازیوں سے

بعد انفراغ نماز پانی اور بچونکو دم کروا لیجاتے ہیں درحقیقت اِس پانی میں
کوئی اثر ضرور ایسا ہی کہ جسپر صدہا برس سے لوگ عملدرامد کرتے رہے
ہیں ہاں یہہ بات جدا ہی کہ اسکی حقیقت کو لوگ گم کر بیٹھے اور اب صرف
ایک تقلید اور بھیڑ چال باقی رہگئی ہی مگر حقیقت میں اگلے بزرگونکو اِس سے
بخوبی واقفیت ہوگی اور وہ اسکے نفع و نقصان کو پہچانتے ہونگے۔
اور ابتک بھی خاص خاص لوگونکے سینہ بسینہ اسکا راز چلا آیا ہی۔ البتہ
عام لوگ اِس سے ضرور ناواقف ہیں اور بھیڑ چال چل رہے ہیں۔
اور ایسا بھی ضرور ہی کہ بسبب نا اہلی اور بیوفائی طلاب کے بزرگ اِسکی
راز کو تادم مرگ اپنے سینہ میں قبر میں لیگئے اور لوگ اسکی حقیقت سے
محروم رہگئی شاید بلکہ غالب امید ہی کہ حضرت شیخ احمدؒ امام ربانی مجدد
الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی طرح کسی نہ کسی زمانہ میں کوئی خدا پرست امام
وقت ایسا پیدا ہو کہ اِن باتونکو از سرِ نو پھر بخوبی زندہ کر دے اور خدا تعالیٰ ایسا
ہی کرے کہ ہملوگ دریائے ضلالت سے کنارۂ ہدایت پر آجاویں اور
صراط المستقیم کو پہچانیں۔ پنجۂ تقلید سے چھوٹیں اور علم لدنی کے مزے لوٹیں +

ہدایت ۔۔ ۲۰

ہدایت ۲۰

دم کرنے کی ترکیب

اب میں تمکو دم کرنیکی ترکیب بتلاتا ہوں۔ اگر تمکو تھوڑا سا پانی ایک کٹورہ
یا ایک آبخورہ دم کرنا ہو تو اُس کٹورہ کو پانی سے بھرو اور اپنی بائیں ہاتھ
کی ہتھیلی پر دھرو اور بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوںسے پکڑو اور منہہ کے
نزدیک کرکر اُسپر لگاتار دم کرتے رہو۔ کمتر عرصہ ایک منٹ تک دم
کئے جاؤ اور اپنا خیال اسی پانی میں لگائے رکھو اور سمجھو کہ یہہ میرا
دم شفا ہی اور پھوکنے سے اس پانیکے اندر بھرتا جاتا ہی اور کوئی خیال
نہ آنے دو۔ ایک منٹ سے زیادہ ہو تو بہتر ہی۔ دو تین چار منٹ تک
متوجہہ رہو یا کٹورہ کو اُسیطرف بائیں ہاتھ میں پکڑو اور اپنے داہنے ہاتھ
کی اُنگلیاں اُسکی سطح پر کھڑی رکھو یا انگلیونکو پانی پر چاروں طرف
چکر دیتے رہو اور وہی پہلا خیال جماؤ کہ میری اُنگلیونکے سروںسے وہ
نور انسانی جو عین شفا ہی اِس پانی میں بھرتا جاتا ہی اور ٹکٹکی باندھکر
اس پانیکی طرف دیکھتے رہو تاکہ آنکھونکی راہ سے بھی نور اُسمیں داخل
ہوتا جاوے یا صرف اپنے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو پانی کی سطح
پر نزدیک نزدیک چکر دیتے رہو مگر ان سب صورتوں میں انگلیوں اور انگوٹھے

کو پانی میں مت ڈبوؤ نہ بہت دور رکھو صرف آدھی انچھی کا فاصلہ ہو مگر
کامل بیخیالی اور عین توجہہ خاطر سے اِس کام کو دل لگا کر کرو پھر وہ
پانی مریض کو ایکدفعہ یا دو تین دفعہ پلواؤ اور اگر تمکو ایک لوٹا یا ایک بدھنی پانی
کی دم کرنا ہو تو اُسکو سامنے رکھو یا دونو ہاتھونکی دسوں انگلیاں
اُسکی سطح پر کھڑی رکھو اور نشانہ کرو یا بایاں ہاتھ لوٹہ کی کروٹ میں لوٹہ
سے ٹکا کر رکھو اور داہنے ہاتھ کی انگلیونکو جھکا کر کھڑی رکھو یا چکر دو یا دونوں
ہاتھونکی انگلیوں اور ہتھیلیونسے اُسکے منہہ کی طرف سے پاس شروع کرو
اور پینڈی تک لیجاؤ اور پھر ہاتھونکی پشت کو بدھنی کی طرف کرکر اوپر ہاتھ
لاؤ اور پھر اُسی پہلی طرح نیچے لیجاؤ اور مکرر سہ کرر کمتر درجہ تین منٹ
اور زیادہ چھ سات دس منٹ تک پاس کرتے رہو اور سارا دن پینے
واسطے مریض کو دو اور اگر تمنے ایک بڑا گھڑا پانیکا جسمیں ایک مشک پانی
سماوے دم کرنا منظور ہو تو جسطرح لوٹہ پر دم کرنا بتلایا ہی اسیطرح
اُسپر بھی کرو مگر کمتر عرصہ پندرہ منٹ اور زیادہ آدھ گھنٹہ یا چالیس منٹ
تک دم کرو اور بہت مریضونکو تمام دن بقدر حاجت دیتے رہو دوسرے
دن جو پانی گھڑے میں بچ رہے اُسمیں اور پانی لبالب بھر کر پھر دم
کر رکھو اور ہر روز بقدر حاجت ایک گھڑا بڑا یا چھوٹا عام اور خاص مریضوں
واسطے بہ نیت ثواب تیار کرکر تقسیم کرتے رہا کرو غرض جتنا بہت پانی

ہو اتنی ہی دیر زیادہ دم کرنا چاہیئے اور جو شاید سارا پانی دم کیا ہوا بچ رہے تو دوسرے دن پھر اسی پانی پر تازہ دم کرنا چاہیئے۔ اگر کسی شخص کے سر میں یا بدن میں کہیں درد ہو یا پھوڑا پھنسی ہو یا آنکھیں دکھتی ہوں یا پیٹ میں درد ہو تو رومال یا کرتہ یا پٹی یا پھاہا یا چادر کو اپنے سامنے اکٹھا کر کر لمبا تکیہ کی طرح زمین پر رکھدو اور اوپر سے نیچے تک دونوں ہاتھوں سے پاس کرتے رہو جیسا بڑا کپڑا ہو ویسے ہی زیادہ دیر تک دم کرو اگر چھوٹا ہو مثل کلاہ یا پٹی یا پھاہے کے تو اُسکو منہہ سے دم کرو یا دونوں ہاتھوں میں یا ایک ہاتھ میں پکڑے رہو پھر اُس کپڑیکو درد کی جگہ پر لپیٹنے یا باندھنے یا رکھنے کا حکم کرو۔ تیسرے چوتھے یا پانچویں دن اُسکو دور کراؤ اور اسکی جگہ دوسرا کپڑا دم کر کر بندھواؤ اور پہلے کو کھلوا ڈالو اور یاد رکھو کہ یہہ نور انسانی ارادہ اور نیت کے تابع ہی اسلیئے بغیر ارادے پراگندہ خیالی میں تاثیر نہیں کرتا۔ اسیطرح اگر کٹورہ میں پانی بھر کر یہہ نیت کروگے کہ یہہ نور پانی میں جاوے تو پانی میں جاویگا اور کٹورہ میں کچھہ اثر نہوگا اور اگر کٹورہ میں پانی بھر کر یہہ نیت کروگے کہ یہہ نور کٹورہ میں بھرے تو کٹورہ بھریگا اور پانی میں چندان اثر نہوگا۔ اسیطرح تیل شوربے ٹھنڈائی شیر شربت وغیرہ سب چیزونپر تم دم کر سکتے ہو اور مریضونکو دیسکتے ہو۔ بعضے لوگونکو بسبب نزلہ کے شیر موافق نہیں پڑتا اور بعضے بلغمی مزاج والونکو لسی

چھاچھ نقصان دیتی ہو اگر تم شیر یا چھاچھ پر دم کرکر پلایا کرو تو کبھی نقصان نہوگا بلکہ مفید پڑیگا۔ اسیطرح اور بہت چیزوں پر تم دم کرسکتے ہو۔ بعضے لوگوں کی گائے بھینس بکری دودھ دینے سے رکجاتی ہو تو دم کئے ہوئے پانی میں آٹا گوندھکر ایک پیڑا صبح اور شام کھلایا کرو۔ دودھ اچھا دے گی یا پیڑے پر دم کردیا کرو اگر کسی کے سر میں درد ہو تو دم کیا ہوا پانی ایک شیشے میں بھرکر سونگھنے کو دو آرام ہوگا اگر مختون بچے کو یا زخم پھوڑا پھنسی والے کو یا چیچک جسکو نکلے پر چھاویں اور جھل کا ڈر ہو تو تم سوتکا گنڈہ بناؤ اور ہر ہر گرہ پر رجوع دل سے دم کرو اور وہ گنڈہ بندھوا دو تو پرچھاویں اور جھپل سے محفوظ رہیگا اور جس چیز کو تم منہہ سے دم کرو اگر کوئی آیت قرآنی یا اللہ کا نام جو اُس بیماری واسطے مناسب اور شفا بخشنے والا ہو پڑھتے بھی جاؤ اور دم کے ساتھ شامل کرو تو اولیٰ ہو جیسے قبض واسطے یا باسط اور نظر بد اور سحر کیواسطے معوذتین اور آسیب زدہ کے واسطے سورۂ جن اور شفا واسطے چھ آیتیں شفا کی یا سورہ فاتحہ وغیرہ مگر اتنا خیال کرلو کہ جس چیز پر اللہ کا نام شامل کیا کرو اسکا ادب بھی بہت نگاہ رکھا کرو بلکہ ایسا پانی گندی جگہ بالکل نگرے نہ اُس سے طہارت کیجاوے نہ پاؤں تلے آنے دو اور ایسے پانی کو بہت احتیاط اور ادب سے رکھو اور اسکی بے ادبی اور بے احتیاطی سے بہت ڈرو اور یہہ بھی خیال رکھو کہ جس مریض کا جو بزرگ سلب مرض کرتا ہو اور توجہ دیتا ہے

وہی بزرگ پانی وغیرہ اشیا پر دم کرکر دیوے ایسا نہو کہ ایک سے سلب مرض کراوے اور دوسرے سے پانی دم کرواکر پیے۔ یہہ بات بجائے فائدہ نقصان دیگی۔ اور یہہ بھی نکیا جاوے کہ ایک شی پر کئی آدمیوں سے دم کرواکر مریض کو استعمال کرایا جاوے یا ایک مریض کو کئی آدمیوں کی توجہ میں بٹھلایا جاوے اور خلوت اور تنہائی میں سب سے چھپاکر یہہ کام کیا جاوے اور نہ کسی کے سامنے توجہ اور دم کرنے کا مشرح ذکر مذکور کیا جاوے اس لئے میں ناپسند رکھتا ہون اس باتکو یہہ جو لوگ انجورہ یا لوٹہ پانیکا لیکر مسجد کے دروازہ پر جا کھڑے ہوتے ہیں اور ہر ایک سے دم کرواتے ہیں یا لڑکونکو گود میں لیجاتے ہیں اور ہر نمازی سے دم ڈلواتے ہیں یہہ رسم اچھی نہیں اور اسمیں سوائے نقصان کے کچھ نفع بھی نہیں۔ بہتر یہہ ہی کہ جس شخص کو بزرگ یا صالح خدا پرست سمجھیں اُسی سے ہر روز دم کروایا کریں اور سوائے اس کے اور سے دم نڈلواویں نہ اور کا دم کیا ہوا پانی پلواویں۔ **سوال**۔ اگر شاید تم پوچھو کہ دم کئے ہوئے پانی میں کتنے عرصہ تک اثر قائم رہتا ہی اور بالکل بے اثر کتنے عرصہ بعد ہوجایا کرتا ہی سو اس بات کو میں اچھی طرح تحقیق کے ساتھ بیان نہیں کرسکتا ہون مگر ایکدن حضرت اعلیٰ قدس سرہ عین خلوت میں فرماتے تھے۔ **جواب**۔ احتمالاً اور قیاساً معلوم ہوتا ہی کہ دم کیا ہوا پانی گرم اور جوشان پانی کے ساتھ تشبیہ دیا جاسکتا ہی اگر پانی تھوڑا ہوگا تھوڑی

ہی دیر میں پر تاثیر ہو جاویگا۔ اگر بہت ہوگا دیر میں جاکر بھریگا۔ اسطرح
تھوڑے پانی میں تاثیر تھوڑے عرصہ تک رہیگی اور بہت پانی میں عرصہ
دراز تک ٹھیریگی جیسا تھوڑا پانی تھوڑی دیر میں گرم ہو جاویگا اور بہت پانی
گرم کرنیکو بہت عرصہ لگیگا۔ لیکن گرم پانیکے سرد ہونیکی رفتار دم کئے ہوئے
پانیکے خالی ہونیکی رفتار سے اپنے اپنے رنگ حدِ مقدار تک تخمیناً ۱۷ درجہ
کم ہوگی یعنے جس وزن اور مقدار کا گرم پانی ایک گھنٹہ میں سرد ہوگا
اُسی وزن اور مقدار کا دم کیا ہوا پانی ۱۷ گھنٹہ بعد خالی ہوگا اسی بیان
کے بموجب ہر شخص اپنا اپنا قیاس دوڑا سکتا ہی اور ہر ایک مقدار اور
انداز کے دم کئے پانی کو فہم کے قریب لا سکتا ہی واللہ اعلم بالصواب
مگر ہر روز پانی پر تازہ دم کرنا اچھا ہی اگرچہ دم کیا ہوا پانی بچ رہے مگر
دوسرے دن پھر اُسیکو دم کرنا اعلیٰ اور اولیٰ ہی۔ یا لاچاری کو ایک
دن کا دم کیا ہوا پانی دو تین چار دن پلایا جاوے ؛

ہدایت ۔ ۲۱

بغیر توجہ دینے کے پانی کا اثر نہیں ہوتا

بعض جگہ ایسا بھی آزمایا گیا ہی کہ جبتک دو چار دفعہ کسی مریض کو توجہ

نہ دیجیے جبتک یہہ پانی اُسپر بخوبی اپنا اثر نہیں کرتا بلکہ بالکل نفع نہیں دیتا
مگر میں تو ہر ایک کو یہہ پانی دے جاتا ہون اور دیکھتا ہون تو اکثر لوگونکو
فائدہ ہی پہنچتا ہی مگر بعض کو فائدہ نہیں بھی کرتا لیکن یہہ تو بخوبی آزمایا گیا ہی کہ جسکا
توجہہ کیجیے اگر اُسکو پانی بھی پلائیے تو بخوبی نفع بخشتا ہی اور میں یقیناً کہتا ہون
کہ خطا نہیں جاتا مگر شاذ نادر یا وہاں جسکی اجل سر پر آگئی وہاں تو کچھہ بھی
فائدہ نہیں پہنچتا - اور جسجگہہ یہہ پانی اور توجہہ بالکل فائدہ نکرے تو یہہ سبب ہی
کہ یا تو وقت نزدیک آگیا ہی یا بیماری کی کوئی خصوصیت ہی یا معالج اور مریض
کی طبیعت میں تناسب اور رابطہ قائم نہیں ہوتا یا شخ کی توجہہ ضعیف ہی اور
بیمار کی طبیعت زبردست اور کمزوری سے توجہہ کیا جاتا ہی یا اسکام سے واقفیت
بالکل نہیں یا کم رکھتا ہی اور دلسوزی سے دل لگاکر توجہہ نہیں دیتا یا کچھہ اور
سبب ہوتا ہی اور علاج اچھی طرح نہیں کیا جاتا لیکن ایسا معاملہ کم بلکہ شاذ
نادر ظہور میں آتا ہی - اگر کسی سبب سے چند توجہہ دیکر توجہہ دینا موقوف ہوجاوے
تو یہہ پانی بھی بجائے توجہہ کام دیگا اور جلدی یا دیر میں بیماریکو دفع کردیگا
اور جب بیمار تندرست ہوجاوے اور توجہہ کا دینا موقوف کیا جاوے تو مناسب
ہی کہ دس بیس دن یا کم و بیش موافق نرمی اور سختی بیماری کے اس پانیکا پلانا نہ
چھوڑا جاوے تاکہ بیماری عود نکر آوے اور اسباتکی پھر تاکید کرتا ہون کہ سوائے اسی بزرگ کے جو ہمیشہ
توجہہ دیتا ہی اور شخص کا دم کیا ہوا بالکل نہ پلایا جاوے نہ ایک بیماری میں دو تین شخصونکی

توجہ میں بٹھایا جاوے کیونکہ کئی اشخاص کا نور ایک ہی سی صفت نہیں رکھتا بلکہ بعض کا نور بعض کے ضد ہوتا ہی اور نہ وہ ایک ہی طور سے توجہ دیتے ہیں تو ہمکو مناسب ہی کہ ان کی تاثیر میں خلط ملط نکریں۔ سوال۔ اگر کہ تم شاید یہہ بات دریافت کرو کہ تم کئی آدمیوں کی توجہ میں بٹھانا اور پانی پر کئی آدمیوں سے دم کروانا اور جب بیماری جگہ سے ہلجاوے اور درجہ تبدیل پیدا ہووے تو علاج کا چھوڑنا اور موقوف کرنا منع کرتے ہو اگر شاید ایسی صورت میں معالج بیمار ہوجاوے یا اسکو سفر درپیش آوے یا کوئی اور سبب مزاحم پڑے تو اسوقت ہم کیا کریں۔ جواب اسکا جواب یہہ ہی کہ معالج اپنے بدلے دوسرا معالج تلاش کرے اور اسکو اجازت دے اور اپنا نائب بناوے اور مریض کو اس کے ساتھ مربط کردے یا سونپ دے اور کہدے کہ اب تم اس ترکیب سے اسکا علاج کیا کرو اور وہ نائب بھی یہی سمجھے کہ میں اسی کی جگہ علاج کرتا ہون اور جس ترکیب سے پہلا مرشد توجہ دیتا تھا بعینہ اسی ترکیب سے توجہ دیا کرے کم و بیش نکرے اور اپنے تئیں صرف واسطہ اور وسیلہ سمجھے +

ہدایت۔ ۲۲

توجہ دینے والا صالح اور پرہیزگار ہووے

اور اسبابکا بھی تمکو جتلانا ضروریات سے ہی کہ توجہ دینے والا اور دم کرنیوالا شخص اگرچہ کسی مذہب کا ہووے مگر صالح اور پرہیزگار اور خداپرست ہو اور شفابخشنے کی نیت اور دلسوزی اور ترحم اُسکے دل میں موجود ہو - حدیث میں آیا ہی کہ مومن کا جھوٹا شفا ہی اور کافر کا جھوٹا دوا - اِس بات سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ پارسا اور صالح شخص کا نور بسبب خداپرستی کے مطلق شفا ہی اور کافر اور فاسق فاجر کا نور اگرچہ دراصل شفا تھا مگر بسبب شامت اعمال اور گناہوں کی گندگی کے ایسا مکدر اور گندہ ہوگیا کہ دوا بنگیا اور دوا کا قاعدہ ہی کہ فائدہ بھی کرتی ہی اور نقصان بھی پہنچاتی ہی - سو تمکو واجبات سے ہی کہ اگر تم سلب مرض کا شوق رکھتے ہو تو نہایت پرہیزگاری اور شریعت کی تابعداری اختیار کرو اور اپنے ظاہر باطن کو لوثِ عصیان سے پاک و صاف رکھو اور عاقبت کا ڈر اور ترحم اور دلسوزی اور مصیبت زدہ کو مصیبت سے چھڑانے کی نیت اپنا خمیر کرلو اور ان باتوں کو دل بہلانے اور احسان کرنے اور تعجبات دکھانے اور روپیہ کمانے کی نیت سے ہرگز ہرگز مت کرو اگر تم ایسا کروگے تو خسر الدنیا والآخرت کو اپنا ہی حسب حال سمجھو - کیا تم اسبات کو تھوڑا جانتے ہو کہ ایک مصیبت زدہ کی مصیبت کو ٹالو اور ایک دکھیارے آفت کے مارے ہوئے کو باوجود قدرت کے سخت بیماری کے صدمات سے بچالو اور عاقبت میں درجے پاؤ اور خدا اور رسول خدا صلعم کی رضا حاصل کرو*

ہدایت - ۲۳

مریض کا رسمی نیند میں سلانا

اگر مریض کو خواب نہ آتا ہو اور وہ میٹھی نیند نسوتا ہو اور کروٹیں لیکر بیچین رہتا ہو تو تم تھوڑی روئی پر منہہ سے دم کرو اور تھوڑا تیل دم کرو اور کہدو کہ اس روئی کی بتی بناؤ اور دم کیا ہوا تیل چراغ میں ڈالو اور اس بتی کو روشن کرو اور ایک لالٹین سبز شیشے کی لو (تاکہ نظر کو نقصان نکرے) اور اُس لالٹین میں چراغ رکھکر تھوڑے فاصلہ پر اُسکی آنکھونکے سامنے رکھدو اور بیمار کو کہدو کہ ٹکٹکی باندھکر اور بیخیال ہوکر اُسکی لو کو دیکھتا رہے چند منٹ بعد نیند آنے لگے گی اور آنکھیں بند ہوتی جاوینگی - جب نیند کا بہت غلبہ ہو سو جاوے پانچ چار دنتک وہی روئی اور تیل کافی ہوگا - پانچ چار روز بعد پھر دم کرو - یہہ نکرو تو تکیہ دم کردیا کرو - اور سر کے نیچے رکھوایا کرو اور کہدو کہ چارپائی کا رخ بدلدو شمال کی طرف مریض کا سر ہو اور جنوب کی طرف پاؤں اور چادر یا لحاف دم کرکر اوپر اوڑھا دیا کرو +

ہدایت - ۲۴

غائب شخص پر توجہہ دینے اور فائدہ پہنچانیکا بیان

توجہہ کی تاثیر غائب شخص پر اگرچہ کتنے ہی فاصلہ پر ہو پہنچائی جاسکتی ہی
اگرچہ اسمیں بہت منافع پہنچتے ہیں مگر بعض بعض شرائط اور نقصان اور
ضرر بھی ہوتے ہیں جنسے واقفیت ضرور ہی چنانچہ میں بیان کرتا ہون۔ بعضے
بزرگ ایسے صاحب کمال ہوتے ہیں جنکو بخوبی کشف میں ملکہ ہوتا ہی اور ضبط
خیال پر ایسے قادر رہتے ہیں کہ جب چاہیں اپنے خیال کی یکسوئی سے
غائب اشیا اور اشخاص کو دیکھہ لیتے ہیں توجہہ دیتے ہیں اور فائدے
پہنچاتے ہیں ہدایت کرتے ہیں مرض کو ہٹاتے ہیں چنانچہ معمولات میں
لکھا ہی کہ ایک عورت حضرت مظہر جانجانان رحمۃ اللہ علیہ سے غائب میں
توجہہ لیتی تھی اول اپنے آدمی کو بھیجدیتی تھی۔ ایکدن اُس آدمی نے آکر کہا
کہ یا حضرت وہ متوجہہ ہوکر توجہہ لینے بیٹھی ہی جب حضرت اُسکی طرف متوجہہ
ہوئے تو اُسکو سوتا ہوا پایا۔ فرمانے لگے درویشوں کے سامنے جھوٹ بولنا
اچھا نہیں وہ ابھی سوئی پڑی ہی تو کہتا ہی بیٹھی ہی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ
حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کشف باطنی سے اُسکو دیکھہ لیا
اسیطرح اور بہت بزرگونکا حال تھا مگر میں کتاب کے طول دینے سے ڈرتا
ہون۔ سو ایسے صاحب باطن لوگ تو کمیاب ہیں اور نہ ایسے مکملوں واسطے
مَیں یہہ کتاب لکھتا ہون۔ مَیں تو نادانوں اور ناواقفونکا رہنما ہون سو جس
معالج کو ایسا ملکہ نہووے اور وہ غائب مریض پر توجہہ کرے اور مریض

کو استغراق یا سُکر ہوجاوے اور کوئی ناواقف شخص ایکدو چار اُسکے پاس آجاویں یا موجو ہوویں اور اسبات سے بیخبر کہ ایسے وقت میں مستغرق کو چھونا اور چھیڑنا اور پکارنا اور ہلانا جلانا نقصان پہنچاتا ہی اُسکو پکارنے اور ہلانے جلانے لگیں اور جب وہ نبولے تو گھبراجاویں اور عورت مرد بہت سے اکٹھے ہوں اور رونے پیٹنے لگیں کوئی اُسکو لٹا وے اور کوئی سر پکڑے کوئی دوا سنگھاوے کوئی تلوے سہلاوے کوئی چھاتی اور پیٹ کو چھیڑے ایسی ایسی پریشان طبیعت والونکا مختلف اثر اُسحالتمیں مریض کو بہت نقصان پہنچاتا ہی اور اُسکا رنگ ڈھنگ بگڑجاتا ہی اور بہت تکلیف اُٹھاتا ہی اور معالج اُسکے پاس نہیں ہوتا نہ اُسکو اِسحال کی خبر جو کچھہ تدارک کرلے اور اسکو اس صدمہ سے نجات دے اگر ایسا اتفاق ہو بھی جاوے تو مناسب ہی مریض کو بالکل نہ چھیڑئے اور اُسکو جس صورتمیں ہو رہنے دیجئے اگر کوئی اسکا مزاحم ہوگا تو اسکو کسیطرحکا ضرر نہ پہنچیگا ایسا ضرر اس مریض کو پہنچتا ہی جسکو توجہہ کرنے سے استغراق اور سکر پیدا ہو جس مریض کو توجہہ سے استغراق ہوجاتا ہی اسکو دم کئے ہوئے پانی اور رومال سے بھی استغراق اور سکر ہوجاتا ہی اسکا بندوبست اسطرح کرنا چاہئے کہ پہلے مریض کو خبر کردیجئے کہ ٹھیک فلانے وقت میں تمکو توجہہ دونگا تم اُسوقت سب سے علحدہ ہوجانا اور مکانکا دروازہ بند کرلینا تاکہ کوئی

مزاحم نہو یا جو شخص تمہارا ہمراز ہو اسکو سب اصلاحیں سمجھا دینا اور جسوقت پانی پینا ہو یا رومال باندھنا ہو اور یہہ آزمایا ہوا ہو کہ پانی اور رومال سے مجھکو بیخبری ہو جاویگی اور حالت استغراق طاری ہوگی تو اسوقت بھی تنہائی اختیار کرے یا ہمراز کو پاس بٹھا لے اور جو توجہہ اور پانی اور رومال سے ایسی حالت نہووے تو مضائقہ نہیں شیخ اُسپر غائب میں توجہہ بھی کرے اور پانی اور رومال کا بھی استعمال کراوے۔ اگر شیخ بزرگوار کسی ضروری سبب سے چند روز توجہہ دیکر چھوڑ دے اور مریض سے دور پڑ جاوے تو غائب کو توجہہ دینا وہی کام دیگا جو سامنے دیتا تھا اگر توجہہ بھی نہ دیسکے تو دم کیا ہو پانی بھیجدیا کرے یا رومال دم کرکر روانہ کیا کرے اِن دونوں چیزوں سے بیماری کٹجاویگی۔ اور یاد رکھو کہ اِس نور کو در و دیوار حجر شجر اور کوئی شی روک نہیں سکتی اور نہ اُسکے پہنچنے میں عرصہ لگتا ہی بلکہ اگر تم دم کی ہوئی چیز بھیجدیا کروگے تو توجہہ دینے کی ماندگی سے اپنے تئیں بچاؤگے۔ مگر اول اول دو چار دفعہ سامنے بٹھلاکر توجہہ کرنا ضرور پڑتا ہی تاکہ مریض سے رابطہ قائم ہو جاوے اور مریض پر توجہہ کا اثر ہونے لگے اور اس شخص پر جسکو کبھی سامنے نہ بٹھلایا گیا ہو دور سے علاج کرنا اور ان چیزوں کے ذریعہ سے تاثیر کا پہنچانا محال پڑتا ہی ❖

ارشاد چھٹا
اختلاف امراض وطبائع مریضان

جیسا مریضوں کے طبائع میں اختلاف ہوتا ہے ویسا ہی اختلاف مرضوں میں بھی پایا پڑتا ہے اور ایسا ہی اختلاف بزرگوں کی توجہہ میں دیکھا جاتا ہے۔ جیسا توجہہ کی ترکیب میں تغیر تبدل ہوتا ہے ویسا ہی تاثیروں اور نتیجوں میں فرق پایا پڑتا ہے۔ بعضے مریضوں کے طبایع ایسے چالاک اور چسپت اور سخت ہوتے ہیں کہ انپر مشکل سے اثر ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا اور شفا کا حاصل کرانا محال ہوتا ہے۔ مگر ایسے آدمی بہت کم ہیں جنپر کوئی تاثیر بالکل نہو۔ اگر تین بیماروں کا علاج کیا جاوے تو اول تو تینوں پر نہیں تو ایک پر تو ضرور اثر ہوجاتا ہے اور توجہ کا دینا خالی نہیں جاتا اور تین میں سے ایک مریض بشرطیکہ مہلک بیماری میں مبتلا نہو بیشک شفا پاتا ہے۔ بعض طبایع ایسے ہوتے ہیں کہ اول ہی روز انگوٹھے پکڑتے ہی تاثیر شروع ہوجاتی ہے اور اول ہی توجہہ سے تخفیف ہونے لگتی ہے روز بروز مرض گھٹتا جاتا ہے اور جلد تندرست ہوجاتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہرا تو کچھ تاثیر محسوس نہیں کرتے مگر جلد یا دیر میں صحت پا جاتے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں کہ تاثیر تو اول ہی روز معلوم کر لیتے ہیں

مگر شفا دیر میں حاصل کرتے ہیں بعضونکا ایسا حال ہوتا ہی کہ اول ہی روز
سے تاثیر معلوم کرتے ہیں اور مرض میں دن بدن کمی دیکھتے ہیں لیکن
چند روز بعد پھر مرض بڑھجاتا ہی ایسا معاملہ اسوقت ہوتا ہی کہ علاج کرنیوالیکو
صحت کا شک پڑجاتا ہی اور اسکا دل شکستہ ہوجاتا ہی علاج میں سستی اور
کاہلی اور بیدلی کرنے لگتا ہی یقین اور اعتبار ٹوٹتا جاتا ہی اور معالج سست
اور ڈھیلا پڑجاتا ہی اور جسقدر معالج شکی اور ڈھیلا ہوگا اُسیقدر اُسکا علاج بھی
ڈھیلا اور کمزور تاثیر دیگا اور جسقدر چست رہیگا اور صحت کا کامل یقین اور بھروسا
کریگا اسیقدر جلد شفا بخشیگا اور کامیاب ہوگا۔ سو مناسب ہی کہ مرشد بالکل شک
نلاوے اور نہ شک آنے دے نہ مریض کو شک میں ڈالے صحت کا خود
بھی کامل یقین رکھے اور مریض کو بھی یقین دلاتا رہے۔ بعضے ایسے ہوتے
ہیں کہ اول اول دو چار پانچ سات دنتک نہ تو کچھ تاثیر پہچانتے ہیں نہ
مرض میں کچھ کمی دیکھتے ہیں چند روز بعد تاثیر بھی معلوم کرنے لگتے ہیں
اور مرض میں بھی کمی پاتے ہیں۔ مناسب ہی کہ دونوں شخص ہمت نہاریں
اور امید قوی رکھیں اور تا وقت صحت اچھی طرح توجہہ کرتے رہیں۔ بعض
اوقات تین طرح کا معاملہ درپیش ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مریض نہ تو کسی طرح
کی تاثیر دیکھے اور نہ کسی مرض میں کچھہ کمی اور تخفیف معلوم کرے۔ اس صورت
میں بیس روز یا ایک چلہ بڑی ہمت سے توجہہ کا دینا جاری رکھنا چاہیے،

دوسرے یہہ کہ تاثیر بھی محسوس ہووے اور مرض میں بھی تخفیف ہووے اِس صورتمیں اتنی دیر توجہہ کرو جسقدر تمسے ہو سکے مگر ڈیڑھہ گھنٹہ سے زیادہ نہووے۔ تیسرے یہہ کہ نتو کچھہ تاثیر ہی معلوم پڑے نکچھہ تخفیف ہی ہو اور مرض بڑھتا ہوا نظر آوے اِس تیسری صورتمیں علاج چھوڑدو اور حکیم سے علاج کرانے اور دوا پینے کی صلاح بتلاؤ مگر ایسا معاملہ کبھی شاذ نادر ہوتا ہی کہ توجہہ سے مرض بڑھجاے مینے تو کبھی ایسا نہیں دیکھا سواے دو شخصونکے جو مہلک بیماری سے آخر میں مر گئے تھے۔ بعض بزرگونکی توجہہ کا مریضونپر سخت اثر ہوتا ہی اور مریض کم و بیش گھبراتا ہی یا شاید کچھہ تکلیف اٹھاتا ہی انگڑائیاں آتی ہیں رعشہ پیدا ہوجاتا ہی جمائیاں آنے لگتی ہیں تمام بدنمیں شدت سے گدگدیاں ہوتی ہیں اِن سب صورتوں میں تم اپنی نیت اور ارادہ سے ان سب باتونکو دھیما کرو۔ اگر دھیمی نہوں یا تکلیف زیادہ ہی زیادہ دیکھو تو جانلو کہ مریض کی طبیعت بہت نازک ہی سخت توجہہ کی برداشت نہیں کرسکتی۔ مناسب ہی کہ ایک گز کے فاصلہ سے انگلیاں کھڑی اور کھلی رکھکر پاس کرو اور سرور اور فرحت بخشنے کی نیت رکھو اِن پاسوں سے بھی بڑے بڑے مرض جاتے رہتے ہیں اور مریض صحت پاتے ہیں اگر مریض کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور آنکھونکا رنگ بدلنے لگے اور خمار سا چھاتا جاوے یا بالکل حالت بیہوشی میں سوجاوے تو اِن سب باتونکو تم بہت مبارک سمجھو اور خاموش طور پر توجہہ دئیے جاؤ۔ یہہ نیند

بذات خود ایک شفا اور صحت ہی توجہہ سے جسقدر کثرت کے ساتھہ نیند آویگی اسیقدر صحت ہوتی جاویگی۔ جب تم توجہہ دیچکو تو اخیر میں گھٹنونسے پانوں کی انگلیونتک پاس کرو اِس سے سر کا نور پانوُنکی طرف کھچیگا اور سر اور اوپر کا دھصہ خالی ہوتا جاویگا اور جسقدر سر خالی ہوتا جاویگا نیند کم ہوتی جاوےگی اور ہوش آتا جاویگا مریض آنکھیں کھولدیگا اور جاگ پڑیگا اور اُسکا دل بحال اور خوش ہوگا اِسی لیئے مَیں تمکو سمجھائے دیتا ہون کہ بعض مریض کو توجہہ سے ایسی سخت نیند آتی ہی کہ اگر اُسکی انگلی کاٹ ڈالو یا ہاتھہ تراش لو یا سخت چٹکی بھرو یا اور کسی طرح کی تکلیف دو تو وہ بالکل بیدار نہیں ہوتا۔ اگر ایسا اتفاق ہوجاوے تو بالکل مت گھبراوُ تمہارا مریض اِس نیند میں بہت آرام پاتا ہی اُسکو بخوبی سونے دو اور مت جگاوُ اور تم اُسکے پاس بیٹھے رہو نہ کسیکو نزدیک آنے دو نہ ہاتھہ لگانے دو نہ کسیکو جھانک کر دیکھنے دو اور خبردار تم بھی کرختی اور سختی سے اُسکو مت جگاوُ۔ اگر تمکو جگانیکی ضرورت ہو یا کوئی کام کاج اٹکا ہوا ہو یا جگانا ہی منظور ہو تو اُسیطرح گھٹنونسے پانوُنتک جبتک وہ نہ جاگے پاس کیئے جاوُ اور اگر شاید جاگ جاوے مگر آنکھونکو نکھول سکے اور کہوے کہ میری آنکھیں نہیں کھلتی ہیں تو تم اپنے دونوں انگوٹھوں کے سرونسے اُسکی آنکھونکے کونسے ناک کی جڑ کی طرف سے کنپٹیونتک پاس کرو اِس سے آنکھیں کھل جاوینگی اور اگر جگانا منظور نہو اور صرف آنکھیں ہی کھلوانی

ہوں تو گھٹنوں نسے پاس نکرو اور آنکھوں نکے پاس جسطرح بتلائے ہیں کرو بیمار سوتا رہیگا مگر آنکھیں کھولدیگا اور آنکھوں نکا ایسا اصلی رنگ ڈھنگ ہوگا کہ ہرگز پہچانا نہ پڑیگا کہ یہہ سوتا ہی بلکہ تم جانوگے کہ جاگ رہا ہی لیکن حقیقت میں وہ سوتا ہوگا لیکن تم ایسی حالت ہرگز سیر تماشے کے لئے اپنے مریض پر وارد نکرو بلکہ یہہ نیت ہی نرکھو جو مریض ایسا غافل ہوکر سوجاوے اگر تم سیر تماشے اور دلگی بہلاوٹ واسطے ایسا عمل کروگے تو بیشک تم اس توجہہ کی ذاتی قانونکے خلاف عمل میں لاؤگے اپنے مقصود سے دور پڑوگے اور اُسکے وبال اور گناہ میں گرفتار ہوگے اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگونکی ارواحکو ناراض کروگے

ہدایت - ۲۵

استغراقی خواب میں مریض کا غافل ہوکر سوجانا

یہہ جو میں نے بیان کیا ہی کہ مریض ایسا غافل ہوکر سوجاتا ہی کہ اُسکا جگانا مشکل ہوتا ہی یہہ مذکور بہت طوالت رکھتا ہی اِسکا بیان مفصل مَیں دوسرے اور تیسرے دفتر میں لکھونگا اور اِس دفتر میں بھی علحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت جو بیمارونکو نفع بخشے اور تمہارے ضروری کارآمد ہو اور جسکے اظہار بغیر چارہ نہووے بیان کرونگا مگر یہاں تمکو اتنا سمجھائے دیتا ہوں کہ اگر مریض پر

خمار چھاتا جاوے اور اُسکی آنکھونکا رنگ بدلنے لگے اور آنکھیں بند ہوجا
ویں اور اگر اس سے کچھہ پوچھے تو سمجھہ تو لے مگر جواب نہ دیسکے اور اُسکا
دل بولنے کو اور اُس حالت سے جدا ہونیکو نچاہے اور باطن کی طرف راغب
ہووے اور اسحالت کو دوست رکھے اور آرام اور چین میں ہووے اسحالت کو استغراق
کہتے ہیں اور جسپر یہہ حالت وارد ہو اسکو مستغرق بولتے ہیں اور جب یہہ
حالت ترقی پر ہو اور اعلیٰ درجہ کو پہنچ جاوے تو مریض بالکل بیہوش ہوجاتا ہے
اور اسکو مطلق کچھہ خبر نہیں ہوتی اگر اُسکو کوئی پکارے یا ہلاوے یا اُسکے بدنکو
کوئی سخت تکلیف پہنچاوے تو نہ تو وہ جاگیگا اور نہ اُسکو ہوش ان باتونکا ہوگا اور
نہ اسکو اندر کی خبر ہوگی نہ باہر کا کچھہ خیال ہوگا اور جب اِسحالت سے باہر
نکلیگا تو اِن سب باتونکو نیست اور کالعدم سمجھیگا اسحالت کو سُکر کہتے ہیں اور جب
مریض سوجاوے اور اسکی آنکھیں بند ہوں اور اس سے کچھہ سوال کیا جاوے
تو وہ بخوبی ہوش والونکی طرح جواب دے اور چلے اور پھرے اور کام کاج کرے اور جب
جاگے یا توجہ کے زور سے پاس کرکر جگایا جاوے تو اسکو اپنے بولنے اور چلنے
پھرنے اور کام کاج کرنیکا مطلق علم نہو اور سب کچھہ بھول جاوے تو اسحالت کو
حالت انبساط کہتے ہیں ان تینوں حالتونکا مَیں علٰحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت
بیان کرونگا یہاں صرف اتنا لکھتا ہون کہ ان تینوں حالتوں میں سے جو واقع ہوجاوے
اسکو بہتر اور مبارک سمجھو اور اسکے ذریعہ سے جسطرح بتلاونگا اپنا مقصود یعنی شفا حاصل

کرو اور رایگان نجانے دو - یہہ وہ متبرک حالتیں ہیں جنکی تعریف لکھنے پڑھنے اور کہنے سننے سے باہر ہے ٭

ہدایت ۲۶

دردمابینی کا حال اور بیان

بعض مریضونپر ایسا اثر ہوتا ہی کہ جب انپر توجہہ کیجاتی ہی تو انکی بیماری اپنی جگہ سے ہلجاتی ہی اور سر ونکی طرف نکلنے کو رجوع کرتی ہی اسوقت عین توجہہ میں وہ بیماری زور مارتی ہی اور مریض کو تھوڑی تکلیف دیتی ہی بلکہ بعض اوقات توجہ کے بعد بھی وہ تکلیف باقی رہتی ہی اسکا نام دردمابینی ہی یہہ دردمابینی صحت کی نشانی ہی اور مریض کو کم وبیش ضرور ہوتا ہی اور ہر ایک بیماری میں ظہور پاتا ہی اِس دردمابینی سے ہرگز نہ گھبرانا چاہیے اور مریض کو بھی سمجھا دینا چاہیے کہ اگر یہہ درد نہو تو صحت کی امید کم ہوتی ہی اگرچہ بعض بعض مریضونکو اسکے بغیر بھی شفا ہوجاتی ہی مگر اسکا پیدا ہونا بہت اچھا ہوتا ہی اور اس دردمابینی کا بحران بھی پڑتا ہی یعنے پانچویں ساتویں دن زیادہ زور دیتا ہی مگر یہہ دردمابینی دیرپا نہیں تھوڑی دیر ٹھہرتا ہی اسکا روکنا خطرناک ہی تم ہر نشست میں اسکے پیدا ہونیکی امید رکھو اور اگر اِسمیں شدت دیکھو تو دھیما کرنیکا ارادہ رکھو اور یہہ دردمابینی جسکو مدارج

تبدیل اور تبدیلات بھی کہتے ہیں ایسا شدتکا بھی نہیں ہوتا کہ مریض سے جھیلا نجاوے جب توجہہ دردمابینی کو ابھارتی ہی تو اسکی برداشت کرنیکی بھی قوت بخشتی ہی اور اگر شاید دردمابینی اِس شدت سے ہوجاوے کہ مریض سے سنبھالا نجاوے اور اِس صورت میں معالج بھی خوف کھاوے اور اندیشہ کرے تو یاتو علاج کو چھوڑدیا جاوے یا ترکیب کو بدلڈالے اور دوسرے سرور بخش پاس کرے۔ اگر یہہ پاس بھی موافق نہوں اور تکلیف اور درد زیادہ ہی زیادہ ہوتا جاوے تو جان لو کہ مرشد کا نور مریض کے مزاج اور بیماری کے موافق نہیں۔ ایسی صورتمیں علاج ضرور چھوڑ دینا چاہیئے مگر ایسا شدید درد کبھی اتفاقیہ ہو کرتا ہی

ہدایت۔ ۲۷

توجہہ سے بیماری کی حالت اور استعداد بموجب نتیجہ ظاہر ہوتا ہی

اکثر مریضوںپر توجہہ دینے سے جیسی بیماری ہوتی ہی یا جیسے مریض کی استعداد ہوتی ہی ویسا ہی درجہ تبدیل ظاہر ہوتا ہی مثلاً اگر تپ والے پر توجہہ کیجاوے اور اُسکے حق میں عرق آنا مفید ہووے تو عرق آیا کرتا ہی اور جو پیشاب کی ضرورت ہوتی ہی تو کثرت سے پیشاب آتا ہی اور بیماریکو نکال لیجاتا ہی۔ حکایت۔ ایک دانا طبیب کے فرزند کو تپ ہوا جسکا نام (حُمّیٰ لثقہ) ہی۔ اُسکے چہرہ پر بھربھراہٹ اور جگر پر ورم

تھا- وہ خود ایک دانا طبیب کو شریک کرکر اُسکا علاج کرتے رہے اُسکو عرق بالکل نہ آتا تھا- ۳۵ دن برابر یہہ تپ رہا آخر وہ ہیر آگیے بہت روئے اور مجھسے علاج کے ملتجی ہوئے- مینے علاج شروع کیا اور اُنسے پوچھا کہ اِسکے حقمیں کونسی بات بہتر ہی انہوں نے فرمایا کہ اگر اسکو عرق آجاوے تو امید ہی کہ تپ ٹوٹ جاوے- مینے کہا خدا سے امید رکھو اور جو عرق آوے تو ہوشیاری کرو کہ سوکھہ نجاوے اور ہوا نلگے اور دوا کا دینا موقوف کردو چنانچہ دوسرے تیسرے دن اُسکے بدنپر نمی ظاہر ہوئی اور چوتھے پانچویں خوب عرق آیا اور تپ ٹوٹگیا ورم جگر اور تہیج جاتا رہا اور نو دنکے عرصہ میں تندرست ہوگیا- بسبب شدت گرمی کے علاج چھوٹگیا مگر میں دس بارہ دنتک دم کیا ہوا پانی احتیاطاً پلواتا رہا- اِسیطرح جس بیمار کے معدہ میں خلل ہووے اور جلاب کا دینا مفید پڑے یا کوئی بیماری ایسی ہو جو فصد لینا اور خون نکلوانا موثر پڑے تو دست آجاتے ہیں اور کسی نہ کسی راہ سے خون بھی نکلجاتا ہی- حکایت- ایک نوجوان لڑکی کے کانوں سے پیپ جاتی تھی اور سر میں سے راتدن آواز آیا کرتی تھی اور یہہ بیماری وقت شیر خوارگی سے شروع تھی اور اُسکی سماعت بھی جاتی رہی تھی اور وہ ایسا تنگ رہتی تھی کہ دیواروںسے ٹکریں مارتی تھی اور گھڑیوں رویا کرتی تھی- اُسکے والدین بہت کچھہ علاج معالجہ کرا چکے تھے مگر کوئی فائدہ نظر نہ آیا لاچار ہوکر علاج چھوڑدیا مجھسے التجا کی مینے ترس کھاکر علاج شروع کردیا اور اول ایک دانا طبیب سے

پوچھا کہ کسیکو اگر ایسی ایسی بیماری ہو اسکے حق میں کیا بہتر ہے انہوں نے فرمایا
فصد کھلوائی جاوے اور تنقیہ دماغ کیا جاوے تو شاید مرض جاتا رہے یا ترقی نہونے
پاوے - اور حالانکہ فصد اور جلاب پہلے کئی بار متواتر ہو چکے تھے - تین ۳ دن توجہ
دی تھی کہ اُسکے انگوٹھے پر پھوڑا نکلا جسمیں پیپ بھری ہوئی تھی اور موتی کی
طرح چمکتا تھا پھر کلائی اور پانوں اور بازوؤنپر پھوڑے نکلنے شروع ہوئے انمیں سے
پیپ اور لہو بہتا تھا اور کئی جگہ بدنمیں پھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی تھیں اور
بالونکی جڑونمیں سے خود بخود خون جاری ہوتا تھا دانتوں میں سے اور ناک سے
اور پیشاب کی راہ سے خون بہتا تھا اور کانونسے بھی پیپ کا نکلنا زیادہ ہوگیا اور
ایسا زور ہوا کہ پھوڑونکے سبب وہ کھڑی ہوکر پیشاب پاخانہ کو نجا سکتی تھی اور
دست بھی شروع ہوگئے تین ۳ چار ۴ پانچ ۵ دست ہر روز مواد کے آتے تھے اور
پاخانہ لیسدار ہوتا تھا (توجہ سے جو دست آتے ہیں رقیق اور پانی سے نہیں ہوتے
بلکہ نرم ہوتے ہیں لیکن انمیں لیس بہت ہوتا ہے) پانچ چھہ دن تو ہر روز تین
چار آتے تھے اور ساتویں روز بہت زور ہوتا تھا دست بھی اُسدن چھہ سات
آٹھہ آجاتے تھے اور پھوڑے بھی زور دیتے تھے خون بھی جگہ جگہ سے نکلتا
تھا اور بھوک تو اول ہی کم ہوگئی تھی - جب ایسے صدمے گذرنے لگے تو اُسکے
اقربا گھبرانے لگے اور لوگ بھی انکو بھڑکانے لگے تو انہوں نے چاہا کہ توجہ
کا دینا چھوڑواویں مگر انپر میری عظمت اور ہیبت بہت تھی اور پہلے ہی اقرا

کروالیا تھا کہ علاج نچھوڑوانا وہ دل بیدل چپکے ہورہے اور علاج میرا جاری
رہا ایسے نتیجوںسے مجھکو امید ہوئی اور کامل یقین ہوگیا کہ انشاءاللہ ضرور آرام ہوجا
ویگا۔کیونکہ مینے تو حکیم سے پہلے ہی دریافت کرلیا تھا۔قصہ کوتاہ ساڑھے تین
مہینہ مینے علاج جاری رکھا اتنے عرصہ میں اسکو بلا ناغہ ۲۷۶ دست مواد کے
آئے پھوڑے اچھے ہوگئے اور تندرستی اور بحالی اور قوت اور بھوک بڑھنے
لگی شنوائی ایسی تیز اور قائم ہوگئی کہ میں گھڑے کو زمین پر رکھکر دو چار عورتوں
کو بٹھلاکر پوچھتا تھا کہ دیکھو تو گھڑے کی آواز آتی ہی سوائے اس بیمار کے اور
کسیکو نہ سنائی دیتی تھی اور چہرہ اسکا ایسا نورانی ہوگیا کہ پہلے کبھی ایسا نہ تھا
اور دستور ہی کہ جب اتنے دست آویں تو بیمار کا اُٹھنا بیٹھنا محال ہوجاوے مگر اُسکی
قوت ایسی تھی کہ وہ اپنے سوتیکی بھاری چارپائی بے تکان تنہا اٹھالاتی
تھی دست بھی کم ہوگئے میری دانست میں اگر ایک مہینہ اور علاج کیا جاتا تو
امید تھی کہ دس پندرہ برس وہ بیماری عود نکرتی مگر کئی سبب سے علاج موقوف
ہوگیا اور پانچ چھہ برس وہ تندرست رہی۔بعد اسکے پھر کبھی کم کم اُسکے سر
کی طرف زور ہوجاتا تھا اور دم کئے ہوئے پانی سے آرام آتا تھا۔مینے سخت
سخت بیماریوں میں قریب دوسو مریضونکے علاج کیا ہوگا اور ابتک بھی کئے جاتا ہوں
اور بعضے مریضونکا حال علیحدہ کتاب میں لکھہ رکھتا ہوں اور بعضونکا نہیں
لکھتا اور خفیف خفیف بیماریونکا بالکل نہیں لکھتا اور بھول بھی جاتا ہوں۔مناسب

بلکہ انسب ہوتا کہ مَیں کل بیماروںکا حال جنکا تجربہ کرچکا ہوں اِس کتابمیں لکھدیتا
اور تمہارے یقین اور اعتقاد کو بڑہاتا مگر کتاب بہت طوالت پکڑ جاویگی اور مجھ
کو اور دیکھنے والونکو تکلیف ہوگی مگر تم سچ جانو اور یقین رکھو کہ اِس کتابمیں
کوئی فضول اور دروغ بات نہ لکھونگا بلکہ اتناہی لکھونگا جسکا میں تجربہ کرچکاہون
اور جسکا تم بھی تجربہ کرسکو اور بخوبی آزمالو اور میرے پر طرح طرح کی بدگمانیاں جیسے
ارزل اور کمینہ لوگونکی عادت ہی ہرگز مت کرنا میری نیت خالص اور صاف ہی
مَیں تو صرف یہی چاہتا ہون کہ خلق اللہ کو نفع پہنچے اور میرا خاتمہ بخیر ہوجاوے
اور مَیں اپنی دانست میں اِس کتابکو ایسا قریب الفہم اور آسان کردونگا کہ ہر شخص
جو تھوڑا بھی علم اور لیاقت اور استعداد رکھتا ہوگا سمجھ لیگا اور آزما سکیگا اور اگر مقتضاے
بشریت سہواً کچھ اِسمیں بھول جاؤں تو مَیں یہہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ بعد چند
شرائط کے جو روبرو بیان کرونگا میری زندگی میں کوئی شائق میرے تک پہنچ جاوے
اور اِسکو بخوبی سیکھنا چاہے تو سبقاً سبقاً پڑہا بھی دونگا اور تجربہ بھی کرادونگا اور
تمام اشکال حل کردونگا۔ یاد رکھو کہ مینے اس کتاب کو بیفایدہ اور عبث نہیں لکھا
ہی مجھکو کیا حاصل تھا جو ضعیفی میں ایسی محنت اٹھاتا اور طرح طرح کے اعتراضوں
سے زبان زد خلائق ہوتا اور جھوٹ اور فریب کتاب میں درج کرجاتا جو قیامت
تک ہزاروں لاکھوں خلق اللہ کی نظر سے گزرتا۔ بعض بیماریاں ایسی ہیں جیسے
بچونکو پسلی کی بیماری ہوتی ہی یا مرد عورتونکو کھانسی ایسی بیماریونمیں فی بھی

ہوتی ہی اور دست بھی آتے ہیں اور بغیر قی اور دست کے بھی شفا پاتے ہیں
بعضی ریاحی بیماریوںمیں جیسے درد شکم ہوتا ہی اسمیں ہوا خارج ہوتی ہی بعضی
بیماریومیں سپتّے اور گرمی دانے نکل آتے ہیں پسینہ بہت آتا ہی پیشاب آتا ہی
ناف میں درد ہوتا ہی بیماری بدلجاتی ہی اور نیچے اترتی معلوم ہوتی ہی زخم کا موا
اکثر تو جبل ہی جاتا ہی اور کبھی تھوڑا بہت بہہ بھی جاتا ہی پیشاب میں خون آتا
ہی یا رنگ قارورہ بدلجاتا ہی جسکو طبیب دیکھکر ڈر جاتا ہی یہہ سب نتائج جو
مَیں شروع ارشاد سے بیان کرتا آیا ہون اور ایسے ایسے اور بہت سارے
جنکا بیان نہیں ہوا مریض میں توجہہ کی برکت سے ظاہر ہوتے ہیں اور انکو
تبدیلات اور مدارج تبدیل کہتے ہیں یعنے مریض کی اصلی حالت ایک حال
سے دوسری حالت کی طرف بدلتی جاوے ہی اور یہہ تبدیلات دو قسم کے ہوتے
ہیں خوش تبدیل اور خراب تبدیل۔ خوش تبدیل تو وہ ہی جو صحت کی امید
دلاتی ہی اور مریض کے حق میں اچھی ہوتی ہی۔ جیسے کسیکے سر میں نزلہ کے
سبب درد ہو اور نزلہ گلے کی راہ سے چھاتی پر گرتا ہوا محسوس ہو اور ناک
سے ریزش نہ بہے اور توجہہ دینے سے ناک جاری ہوجاوے اور ریزش
نتھونکی راہ سے بہنے لگے یہہ خوش تبدیل ہی جان لو کہ ناک کے
رستہ نزلہ بہکر آرام ہوجاویگا یہہ تبدیل اچھی اور مبارک ہی اور اگر کسیکو چیچک
نکلی ہو اور اُسکے دانے ابھرے ہوئے موتی کی طرح چمکتے ہوئے ہوں

اور دو تین دفعہ توجہہ دینے سے دانے اندر بیٹھہ جاویں تو سمجھلو کہ یہہ خراب
تبدیل ہی اور اسمیں مونکا ڈر ہی۔ اسیطرح کل تبدیلات کا خیال کرلو۔ اگر تمہارے
علاج سے خوش تبدیل پیدا ہو تو تم اسکو اچھا سمجھو اور مت گھبراؤ بلکہ اپنے
یقین کو بڑہاؤ اور بیمار کو بھی تسلی دو اور ایسی تبدیل کو ہرگز ہرگز مت روکو
نہ اسکے روکنے واسطے کوئی دوا دو بلکہ یقین کرلو کہ وہ بیشک تندرست ہو
جاویگا اور اگر کوئی خراب تبدیل ظاہر ہو تو البتہ اسکا اندیشہ ہی اسوقت
دوا سے بھی مدد پہنچاؤ اور طبیب سے بھی مشورہ لیلو اگرچہ اُسکی صلاح بموجب عمل
کرو یا نکرو مگر توجہہ دینے سے ہمت نہارو اور اپنے یقین کو ڈانواں ڈول
نکرو اگر توجہہ دینے والونکو طبابت میں بھی کچھہ ملکہ ہووے تو بہت ہی خوب
اور نوراً علیٰ نور ہی اسلیئے میں اطبا کو بھی رغبت دلاتا ہوں کہ ذرا اس کتاب
کی طرف بھی غور فرماویں دیکھیں اور معلوم کریں کہ یہہ کیسا مفید اور متبرک علم
ہی بیماری سے بیمار کو صحت بھی بخشتا ہی اور بد باطنوں کے باطن کو
بھی سنوارتا ہی۔ کم و بیش اخلاق کو بھی درست کرتا ہی ؛

ہدایت-۲۸

توجہہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں

میں بخوبی آزما چکا ہوں کہ توجہہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچتا بلکہ

فائدہ ہی ہوتا ہی ہاں البتہ نقصان جب پہنچتا ہی جب شیخ کسی سخت بیماری میں خود مبتلا ہو اور ایسی حالتمیں توجہہ کرے یا توجہہ دینیوالا نا امید ہوجاوے اور یقین کو توڑ ڈالے یا سوائے صحت کے اور کسی غرض نفسانی اور طمع اور سیر و تماشے میں مبتلا ہووے یا بیماری جگہہ سے ہلجاوے اور نیچے اوتر آوے ایسے وقت علاج چھوڑ بیٹھے یا بری نیت اور بد اخلاقیوں میں گرفتار ہووے اور کم فائدہ اُسوقت پہنچتا ہی اور صحت میں دیر جب لگتی ہی جب شیخ بے پرواہی اور کم اعتمادی سے وقت بیوقت بیدلی سے علاج کرے یا اچھی طرح محنت نہ اٹھاوے یا سخت بیماریوں میں دو تین چار منٹ کی توجہہ پر اکتفا کرے یا بالکل مریض کو بھول جاوے اور غرور اور تکبر اور بد زبانی سے مریض کے دلکو توڑ دے اور توڑتا رہے اسلئے مَیں تمکو تاکیداً سمجھاتا ہوں کہ ایسے وقت تمہارے سوا بیمار کا کوئی تدارک کرنیوالا اور غمخوار نہیں جب تمنے ایسا اچھا کام اختیار کیا ہی تو اپنی نیت کو دیکھو اور اسکو انجام کو پہنچاؤ اور خبردار نالائق کام ہرگز نکرو والا نہ تمہاری محنت برباد اور گناہ لازم پھر تم اجر کیا پاؤ گے بلکہ اِسکی جوابدہی تمہارے ذمہ رہیگی - بر رسولان بلاغ باشد و بس ؛

ہدایت ۲۹

توجہہ اولیاءاللہ کا کام ہی

سچ پوچھو تو توجہہ دینا اور بیمار کا سلب مرض کرنا خاص اولیاءاللہ اور خدا

پرستونکا کام ہی اسیلئے نا اہلونسے اسکو چھپا رکھا اور بزرگونکے سینونمیں قبر
میں چلا گیا اور دنیا سے یہہ علم وعمل گم یا گم ہوگیا اور یہہ ایسا فاش ظاہر
کرنیکے لائق بھی نتھا جیسا مینے اسکو واضح کرکر لکھا ہی اور یہہ کام مینے اپنے
نزدیک بیجا بھی نہیں کیا اور اشارات غیبی سے مدت تک استخارے کرکر شروع
کیا اور کتاب میں لکھکر ظاہر کیا ہی - کیسا برا ہوتا جو یہہ علم دنیا سے ہٹ جاتا
یا بعبارت دیگر یون بیان کیا جاؤ کہ ہر چیز کا تخم دنیا میں خدا تعالی نے قیامتہ
تک قائم رکھنا ہی اگرچہ ہملوگ اسکو بھول جاتے مگر اور لوگونکے ہاتھہ لگتا اور
غیر مذہب والے اور حکما اور دہریہ اور فاسق فاجر اسکو اختیار کرلیتے پھر یہہ انہیں
کے نام سے شہرت پاتا اور جہان میں پھیل جاتا اسوقت یہہ بیغرت اور بے
حرمت اور بے برکت ہوجاتا اور صالحونکا نام ہٹجاتا اور غیر مذہب والے دنیوی
فوائد میں اسکا استعمال کرتے بد نتائج نکالتے غرور کرتے اور دنیا کا حاصل
لیتے اور عاقبت کو گنواتے آخرکار پھر ہمکو انسے سیکھنا پڑتا اور وہ وہ باتیں جو
دین اور مذہب میں بکار آمد تھیں بالکل کھوئی جاتیں اور اس علم کو لوگ
علم حکما اور فلاسفہ خیال کرتے انکی عزت اور حرمت بڑہاتے اور برائیاں
اور تعریفیں کرتے اور اولیا اللہ پر سٹہ لگاتے اور انکے عیب اور لاعلمی او
فریب اور مکر ظاہر کرتے اور اسکی اصل اصول سے غافل ہوتے اور
اپنے مذہب کو سبک سمجھتے سوچو تو اسکو جو مینے ظاہر کردیا اچھا کیا یا برا فرض

کیا کہ تمہارے نزدیک براہی کیا تو خیر میری نیت میرے ساتھ ہی اور تمہاری تمہارے
ساتھ خدا تعالیٰ میری نیت کو سنوارے اور میرے گناہ کو بخشے اور اپنے کرم و فضل سے
رحمت کرے اور خاتمہ بخیر کردیوے اس علم کے ظاہر اور عام کر دینے سے ایک اور
بھی فائدہ ہوگا - بہت درویش لوگ ایسے ہیں جو در اصل جھوٹے ہیں اپنا پیٹ
بھرنیکی نیت سے پیشوائے طریقت بن بیٹھے ہیں لمبے لمبے دعوے کرتے ہیں
اور سادہ لوحوں سے تعظیم تواضع کرواتے ہیں اور انکا نفس قبول نہیں کرتا کہ
کسیکی خدمتمیں پہنچکر اسکا کمال حاصل کریں یا کچھ پوچھیں ایسی باتوں سے
زیادہ تر محروم رہتے ہیں ایسے لوگونسے جب کوئی عرض کرتا ہی کہ نقشبندیہ
خاندان میں سلب امراض کا طریقہ لکھا ہوا ہی اور اگلے بزرگوں نے سخت
سخت بیماریونسے مریضونکو شفا بخشی ہی آپ بھی مہربانی کرکر فلانے شخص کا
اپنی توجہہ سے سلب مرض کیجئے اُسوقت انکا دل بخوبی جانتا ہی کہ ہمسے
یہہ بات نہوگی تو وہ دو کام کرتے ہیں یا تو کچھہ بہانہ کرکر کنارہ کرجاتے
ہیں یا جو کچھہ عام کتابونمیں لکھا ہوا ہی اُسکو دیکھکر توجہہ دیتے ہیں اور جیسا
چاہیئے ویسی شفا حاصل نہیں کرا سکتے ایسی بات سے لوگ بد اعتقاد ہوجا
تے ہیں اور بزرگوں پر طعن مارتے ہیں اور جھوٹا بتلاتے ہیں ایسے شخص
جب اس کتاب کو دیکھینگے اور میری طرفسے عام اجازت پاوینگے گو نفسانیت
سے کہدیں کہ ہمکو یہہ طریقہ معلوم تھا مگر ہم کرتے نتھے اب وہ میری

کتاب سے سیکھہ کر سلب مرض کا شوق کریں گے اور شفا بخشیں گے جھوٹی تقلید سے چھوٹ جاویں گے اور سچے کہلائیں گے +

ارشاد ساتواں

استغراق۔ اور سُکر۔ اور انبساط کا بیان

مَیں اسی کتابمیں وعدہ کرچکا ہوں کہ استغراق اور سُکر اور انبساط کا بیان علیحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت کرونگا۔ سو اول مَیں استغراق کا بیان کرتا ہون +

ہدایت۔ ۳۰

استغراق کے بیان میں

جب مرشد مریض کے اندر اپنا خیال گاڑ دیتا ہی اور اسکے دونوں انگوٹھے پکڑ لیتا ہی اور نرم نرم دباتا ہی اور مریض بھی طبیعت کو ڈھیلا چھوڑ کر معالج کے ساتھہ اپنے خیال کو جماتا ہی تو جس مریض میں اسکی قابلیت اور استعداد قوی ہوتی ہی یا دونوں کی مناسبت ملجاتی ہی یا بعض بیماریکی خصوصیت ہوتی ہی تو دو چار ہی منٹ میں یا دو چار دنکے بعد مریض کو آرام سا معلوم

ہوتا ہو اور اُسکی آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں خمار چھاتا جاتا ہو اور آنکھیں کھولنے کو دل نہیں چاہتا یہانتک کہ آنکھونکا کھولنا دشوار ہوتا ہو نیند گھیرنے لگتی ہو اور ظاہر سے طبیعت کنارہ پکڑتی ہو اور باطن کی طرف کھچی جاتی ہو حواس خمسۂ بیرونی سست ہوتی جاتی ہیں اور اندر کے پانچوں حواس ترقی اور تیزی پکڑتے ہیں اندر کا ہوش زیادہ اور باہر کا کم ہوتا جاتا ہو اور اُسحالت سے باہر کی طرف آنیکو بالکل دل نہیں چاہتا اور بے تکلف باطن کی طرف کھچا جاتا ہو مریض پر پردہ سا پڑتا جاتا ہو اگر کچھہ کھٹکا ہو یا کوئی کسی سے بات کرے تو سنتا اور سمجھتا ہو مگر اسطرح کہ جیسے کسیکو کہیں دور یا پردہ کے پیچھے سے آواز آتی ہو اور بسبب اختلاف طبایع اور مناسبت طرفین اسمیں کچھہ کم و بیشی بھی ہوتی ہو اور بعض بعض اور علامات بھی اقسام اقسام کی مریض میں ظہور پکڑتی ہیں جنکا بیان طوالت رکھتا ہو اسحالت کا نام فقرا کی اصطلاح میں استغراق ہو اور جسپر یہہ حالت گذرے اسکو مستغرق بولتے ہیں جب رفتہ رفتہ جلد یا دیر میں اول ہی دن یا دس بیس روز کے بعد یہہ حالت ترقی پکڑتی ہو تو مریض بالکل غافل ہوکر آرام سے سو جاتا ہو ؛

ہدایت ۔ ۱۳۱

سُکر کے بیان میں

جب مریض بالکل غافل ہوکر سو جاتا ہی تو اُسے بالکل ظاہر اور باطن کی خبر نہیں ہوتی اور بعض بعض مریض کی صورت بھی کچھ کچھ بدل جاتی ہی اور بعض بعض علامات بھی ظاہر ہوتے ہیں جو دیکھنے اور تجربہ کرنیسے تعلق رکھتی ہیں اس صورت میں عموماً مریض کے سارے جسم اور خصوصاً اُسکے سر میں مرشد کا نور زیادہ جمع ہوتا ہی اگر مریض پر یہہ حالت خفیف درجہ کی ہی یا اول اول پیدا ہوئی ہی یا اُسکی طبیعت اُس نئی حالت کی عادی نہیں ہوئی تو پکارنے اور ہلانے جلانے اور شور وغل مچانیسے جاگ جاتا ہی اور آنکھیں کھولدیتا ہی اگر جاگجاوے تو جانلو کہ ابھی اسحالت نے اُسپر اچھی طرح غلبہ نہیں کیا اور کامل دخل نہیں ہوا مگر تم بہت خبردار اور ہوشیار رہو کہ اگر اول اول ایسی حالت کسی پر شروع ہو تو خاموش طور سے توجہہ دیتے رہو اور غل شور بالکل نہونے دو اور چیخ بھی نمارو اور چپکے چپکے سبکام کرو اور کرختی سے اُسے ہرگز مت جگاؤ اگر اول اول اسکو کرختی سے جگادوگے تو گویا تم اسکے ساتھ دشمنی کروگے اور یہہ حالت دوبارہ اسکو پیدا نہوگی یا مشکل سے ہوگی یا کمتر درجہ ایکدو دن محنت کرنی پڑیگی جب یہہ حالت رفتہ رفتہ جلد یا دیر میں یا اول ہی روز ترقی پکڑیگی

تو یہہ صورت ہوگی کہ اگر اُسکے بدنمیں سخت چٹکی لیجاوے یا کوئی اعضا کاٹ
لیا جاوے یا کیسا ہی غل شور کیا جاوے یا اُسکے پاس نقارہ بجایا جاوے تو
وہ بالکل نجاگے گا اور نہ ہوشیار ہوگا نہ آنکھ کھولیگا اور نہ کچھ خبر رکھیگا ایسی حالت
کو اصطلاح صوفیہ میں سُکر کہتے ہیں*

ہدایت ۳۲
انبساط کے بیان میں*

اب انبساط کا حال معلوم کرو جب مریض کو سُکر کی عادت ہوجاتی ہی اور
اسکو اسمیں ترقی اور ملکہ ہوتا ہی تو اُسکے حواس خمسہ ظاہری بالکل بیکار اور
حواس خمسہ باطنی تیز اور ہوشیار ہوتے ہیں عقل معاد اسکی طیران پر ہوتی
جاتی ہی اور اسکو روز بروز کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہی اور عقل معاش کمی
پر آتی جاتی ہی اسی لئے وہ دنیوی امور کے انتظام میں اسوقت ہمسے زیادہ
عقل نہیں رکھتا اور سادہ لوح بنتا جاتا ہی چنانچہ رسمی خواب میں بھی ہماری
عقل معاش کا حال کم وبیش ایسا ہی ہوا کرتا ہی اور بہ نسبت بیداری کے
رنج وراحت کی تکلیف اور لذت زیادہ اُٹھاتا ہی مستغرق جب جاگنے لگتا ہی تو
اسکا ارادہ کہیں جانیکا ہوتا ہی اُسیوقت جاگ پڑتا ہی اسیطرح رسمی خواب میں

بھی جاگتے وقت کہیں جانے کا ارادہ ہوتا ہی توبفور اُس ارادہ کے جاگ جاتا ہی۔ جسطرح
رسمی خواب میں غلبہ کے وقت سویا ہوا اڑا کرتا ہی۔ اسیطرح استغراقی خواب میں
بھی روح کو ہوا میں طیران ہوتا ہی اور مستغرق کا دل خوش رہتا ہی اور بہت
لذت پاتا ہی اور اُس وقت اُس کے چہرہ کا رنگ ڈھنگ بھی علیحدہ ہوتا ہی
بظاہر بشاشں اور خوشحال نظر آتا ہی اگرچہ اسکی آنکھیں بند ہوتی ہیں مگر اُس کے چہرہ
سے ایسا عیان ہوتا ہی کہ یہہ شخص جاگتا ہی اور کیسکو بڑی دانائی اور ہوشیاری سے
دیکھہ رہا ہی۔ اگر اُسوقت اُس سے کچھ سوال کیا جاوے یا پوچھا جاوے تو جواب دیگا
اور بولیگا اپنے اپنے موقع پر ہنسیگا اور خوش ہوگا روئیگا ہاتھ پاؤں ہلائیگا اگر کہوگے تو چلے
پھریگا اٹھے بیٹھیگا اور سب کام بیدار لوگوں کی طرح کرے گا مگر اسکی آنکھیں بند ہوں گی
اور تمہارے سوا نہ تو اور کسی کی بات سنیگا نہ کسیکو جواب دیگا نہ پہچانے گا مگر ہاں اس
صورت میں جبکہ تم دوسرے شخص کا ہاتھ یا کپڑا اسکے ہاتھ میں پکڑا دوگے اور کہوگے
کہ اس سے بات کرو اور دیکھو یہہ کون ہی اُس وقت اُس سے بھی بولنے
لگے گا۔ جب اسحالت انبساط سے مریض باہر آتا ہی اور اپنی اصلی حالت بیداری میں
ہوتا ہی تو اسکو بالکل یاد نہیں رہتا کہ مینے کیا کیا بات کی اور کیا سوال کیا اور جواب کیا
دیا اور کیا کیا کام کاج کیا صرف اتنا جانتا ہی کہ میں بیخبر سویا ہوا تھا اب جاگا ہوں
اور بعضوںکو خود بخود یا مرشد کے فرمانے سے تھوڑا بہت یاد بھی رہتا ہی یا یاد
رہتا ہو تو مرشد کے حکم بموجب بھول جاتا ہی۔ جب مریض پر ایسی حالت وارد ہوجاوے

تو اسکو حالت انبساط کہتے ہیں درحقیقت یہہ تینوں حالتیں جدا جدا نہیں یہہ تینوں استغراق ہی میں داخل ہیں مگر سمجھانے اور پتہ دینے واسطے استغراق کی ابتدا کو استغراق اور استغراق کی اوسط کو سکر اور انتہا کو انبساط کہتے ہیں دراصل یہہ تینوں علیحدہ علیحدہ نہیں ؛

ہدایت ۳۳

تینوں حالتوں کا مجمل بیان

ان تینوں حالتوں کی تعریف اگر تفصیل لکھی جاوے تو ایک دفتر ہوجاویگا اور سچ تو یہہ ہے کہ اسکی صفت انسان کی عقل وادراک سے باہر ہی یہہ وہ چیز ہی جس سے بندہ خدا کو حاصل کرسکتا ہی یہہ وہ دولت عظمیٰ ہی جس سے عقبا کما سکتا ہی خداپرستی کی بنیاد قایم کرسکتا ہی اور اولیاءالله بنا دیتا ہی میری کیا مجال جو اسکی خوبیاں بیان کروں اور مجھکو کیا وقوف ہی جو ایک شمہ بھی لکھہ سکوں اُن سے پوچھو جنکے سینہ میں یہہ دولت جوش ماررہی ہی اور انکے قدموں پر جان و مال نثار کرو جنکو یہہ دولت ملی ہی مجھکو تو نام لیتے شرم آتی ہی۔ **بیت**

ازپئے این عیش وعشرت ساختن ۔ صد ہزاران جان بباید باختن ۔ اول تو میں اسکا وقوف نہیں رکھتا دوسرے ڈرتا ہوں کہ اگر کچھ تھوڑا بہت بیان بھی کردن

تو ایسا نہو کہ تم سیر و تماشے میں لگجاؤ اور دین کو گنوادو اور بیچارے مریض کی تندرستی کو التوا میں ڈالو خود بھی وبال میں پڑو اور مجھکو بھی ڈالو تو میرے لیئے تو (نیکی برباد اور گنہ لازم) والا نقشہ ہوگا مگر لاچار ہوں کہ بعض بعض باتیں جو اِس علاج میں کار آمد ہیں اور بغیر سمجھائے اچھی طرح علاج نہیں ہوسکتا انکے سمجھائے بغیر چارہ بھی نہیں اِسلیئے جو جو اس علاج میں بکار آمد ہیں بقدر ضرورت بیان کرونگا ؛

ہدایت ۔ ۳۴

حالتِ استغراق و سُکر اور انبساط میں عملدرآمد کا بیان

تم خود اِن تینوں حالتوں کے پیدا کرنیکا ارادہ نکرو اور جو پیدا ہونے لگیں اور مریض کی طبیعت میں قابلیت ہو اور اسمیں اسکی علامتیں ظاہر ہوتی معلوم ہوویں تو البتہ تم اسکو ترقی دو اور جب ترقی ہو تو اپنا فائدہ اور مطلب اس سے نکالو تاکہ تمہارے علاج میں مدد ہو۔ پہلے معلوم کرلو کہ یہہ تینوں باتیں ہر ایک مریض پر وارد نہیں ہوتیں۔ بعضوں پر تو ان تین باتونکا بالکل ظہور نہیں ہوتا اور بعضوں کو استغراق ہوتا ہی اور سُکر اور انبساط نہیں ہوتا بعضوں کو استغراق اور سُکر ہوجاتا ہی مگر حالت انبساط میں نہیں پہنچتا

بعضوں پر یہہ تینوں حالتیں گزر جاتی ہیں اگرچہ یہہ حالتیں مریض کی شفا میں
بہت مدد کرتی ہیں مگر تندرستی کا ہونا ان تینوں حالتوںپر منحصر بھی نہیں
بہت مریض ایسے ہوتے ہیں کہ انپر ان حالتونکا بالکل ظہور نہیں ہوتا
اور تندرست ہوجاتے ہیں۔ البتہ استغراق اور سکر مریض کو تندرستی لانیوالا
ہی اور حالت خواب میں گویا وہ خواب ہی اُسکے لئے شفا بخاتا ہی اور مرض کو ڈھونڈ
کر خارج کرتا ہی مگر اُسکے پیدا نہوینسے تم ناامید مت ہوؤ اور یہہ نکہو کہ خواب
تو پیدا نہیں ہوا اب شفا کیونکر ہوجاویگی بلکہ اکثر اوقات یہہ نور جب مریض میں داخل
ہوتا ہی تو رفتہ رفتہ صحت بخشدیتا ہی اور مریض بالکل کوئی تاثیر معلوم نہیں کرتا جب تم
مریض کو توجہ دینی شروع کروگے اور اُسکی طبیعت اس خوش درجہ تبدیل کی طرف راغب
ہوگی اور اسمیں اسکی استعداد اور لیاقت جوش ماریگی تو بیشک ان حالتونکا ظہور ہوگا
جب تم معلوم کرلو کہ بیمار کی انکھیں بند ہوگئیں اور وہ اب غافل ہوکر سوگیا تو تھوڑی
دیر اسکو مہلت دو کہ وہ اپنے آپ کو اس نئی حالت میں مضبوط اور قائم اور عادی
کرلے اور اپنے تصورات کو ترتیب دے لیوے اُس کے لئے ایسی حالت
میں رہنا مفید کام ہی۔ پھر تم نرم نرم آواز سے آہستہ اس سے کوئی
ایسا سوال کرو جو اسکی بیماری کے متعلق ہو۔ مثلاً اُس سے پوچھو کیا تم
سوتے ہو۔ میری توجہ سے تمہارا دل خوش ہوتا ہی میری توجہ سے تمہاری
بیماری جاتی رہیگی میں کتنی دیر تمکو توجہ دوں اور تمہارے خیال میں کونسی ترکیب سے توجہ دینا

بہتر ہی جو تمکو صحت بخشے تم سوچو کہ تمہاری بیماری تمہارے کونسے اعضا میں
ہی اور بیماریکا سبب کیا ہی اور اس سبب کو میں کس ترکیب سے دور کرون
ایسے ایسے سوال اُس سے کرو۔ جب تم اُس سے سوال کروگے تو تین صورتوں
میں سے ایک صورت ظاہر ہوگی یا تو تمہارے سوال سے وہ جاگ پڑیگا اور آنکھیں
کھولدیگا یا بالکل چپ ہو رہیگا اور جواب نہ دیسکیگا اور نہ آنکھیں کھولیگا۔ یا حالت خواب
میں تمہارے سوال کا جواب دیگا اور آنکھیں بند رکھیگا اور جب اس حالت
انبساط سے اپنی اصلی حالت میں آویگا اور جاگ پڑیگا تو تمہارا سوال اور اپنا
جواب اور جو کچھ حالت خواب میں کہا ہوگا بالکل یاد نہوگا۔ پہلی صورت میں
تو تم جان لو کہ اُسکو کامل استغراق نہیں ہوا۔ نتو تم اسکا افسوس کرو اور
نہ اسکے پیدا کرنے واسطے کوئی سبب ڈھونڈو بلکہ آخر تک اُس سے کوئی
بات نکرو اور اپنی توجہ کی ترکیب اور وقت معین کو پورا کرو۔ دوسری صورت
میں جب تم دیکھو کہ نتو وہ جواب دیتا ہی اور نہ منہہ سے بولتا ہی اور نہ آنکھیں
کھولتا ہی تو تم دو چار منٹ اسکے سر پر ہاتھ رکھکر چہرہ کے آگے سینہ تک
جزوی پاس کرکر استحالت کو ترقی دو اور زیادہ کلام اس سے نکرو بلکہ
آہستہ سی بات کرو اور کہو کہ سر یا گردن یا انگلی کے اشارہ سے جواب دے
اور اسکو ہرگز تھکاؤ نہیں بلکہ جس حالت میں خوش ہو رہنے دو مگر آیندہ کو ترقی
ہونیکی امید رکھو اور اپنی توجہ کو پورا کرو امید ہی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایسے شخصکو

کامل استغراق ہوجاویگا- جو اثر مریض پر ایک دفعہ ہوجاتا ہی تو پھر جاتا نہیں
اور روز بروز ترقی پاتا ہی دن بدن زیادہ ہوتا ہی اور بغیر کسی خاص سبب
کے تنزّل نہیں پاتا- یہہ سب کچھہ جو جو اس کتاب میں درج کیا گیا
ہی بیسؔ پچیسؔ برس کا میرا تجربہ کیا ہوا اور آزمایا ہوا ہی- تیسریؔ صورت
میں جب وہ سوتا ہوا بند آنکھونسے تمہارے سوال کا جواب دے اور جب
جاگے تو اصلی حالت میں سب کچھ بھول جاوے اب تم جان لو کہ اس
وقت اسکو کامل استغراق اور سُکر ہوا اور وہ حالت انبساط میں پہنچگیا تو
ہمیشہ پھر اُسحالت میں پہنچ جاویگا اور روز بروز ترقی کریگا اسحالت میں تم
ایسی ایسی دور اندیشیاں کرو اسکو مہلت دو کہ اپنے تصوّرات کو پختہ کرلے
اور اس نئی حالت کو مضبوط پکڑے مُختصر بات نرمی اور آہستگی سے کرو
جب سوال کرو تو جلد جواب نمانگو بلکہ اسکو جواب سوچنے اور سمجھنے دو- دو دو
سوالوں کے درمیان وقفہ دو جب وہ جواب دیچکے تو ٹھہر جاؤ اسکو تھکاؤ
اور گھبراؤ نہیں طرح طرح کے سوال سے اسکا خیال نہ بٹاؤ سخت آواز سے
سوال نکرو چنخیں نمارو اگر اسکا خیال کسی اور طرف بٹنے لگے تو روک دو
اور بیماری کی طرف رجوع کراؤ تم خود بھی کوئی ناشائستہ خیال دل میں نلاؤ- اسکو
چھوڑکر اور کہیں نجاؤ نہ اور کسی کام میں مشغول ہو سوائے نیک نیت اور
علاج کے اور کوئی نیت نرکھو اول اول وہ بڑی تامل کے بعد دبی ہوئی

زبان سے مختصر جواب دیگا بلکہ ایسا جواب دیگا کہ مشکل سے سمجھ میں آویگا لیکن
ہر مستغرق کی استعداد جُدا جُدا اور مختلف ہوتی ہی مگر اخر رفتہ رفتہ جو لگنت
اور رکاوٹ اور غلطی اور کم فہمی مستغرق میں ہوتی ہی رفع ہوتی جاتی ہی اور جون
جون یہہ حالت استغراق مترقی ہوتی ہی مستغرق راستگو صادق الوعدہ
خوش گفتار نیک کردار شیخ کا فرمانبردار صالح اور پرہیزگار صاحب شرم وحیا
باتکا پورا قول کا پکّا ہوتا جاتا ہی اور ناشایستگی اور بداخلاقی چھچھوراپن بیشرمی
بیوفائی بدمعاملگی بدنظری شہوت پرستی دغا وفریب وغیرہ بدباتوں سے نفرت
کرتا ہی اور کوسوں بھاگتا ہی یہانتک کہ اگر کسی نالائق باتکا حکم شیخ بزرگوار بھی
اسے دیتا ہی یا کسی اچھی بات سے روکتا ہی تو ہرگز اسے قبول نہیں کرتا بلکہ
جواب بھی نہیں دیتا اور برا جانتا ہی۔ مستغرق اصول ادیانکا جو ہر مذاہب میں
اچھے اور برے ہیں ایک چشمہ بنجاتا ہی جسقدر بھلائیوں سے رغبت رکھتا ہی اُسی
قدر برائیوں سے نفرت پکڑتا ہی اور بھاگتا ہی بھلائیاں اور خوبیاں اُسکی تہ
دل سے بے عجب وریا بغیر تعصّب اور تکبر کے خلوص نیت اور صفائی طینت
سے جوش مارتے ہیں جہان کو سیراب اور شاداب کیا چاہتا ہی غافلوں پر
افسوس کرتا ہی اور ان سب باتونکا اثر بعد بیداری بھی اُسمیں کم وبیش قائم
رہتا ہی۔ مناسب ہی کہ مستغرق کو ایسا نالائق حکم ندیا جاوے نہ اُسکے روبرو
کوئی ناشائستہ کلمہ کہا جاوے نہ ایسا خیال دل میں لایا جاوے کیونکہ وہ

تمہارے اندرونی خیالات کو جو تمہارے ذہن میں متمکن ہیں آسانی سے پڑھلیا کرتا ہی۔ مستغرق کی ذاتی صفت یہہ ہی کہ شیخ کا فرمان بجان ودل بجا لاتا ہی اگر مرشد مستغرق کو حکم دیوے کہ تم اتنی دیر تک سونا بعدہ خود جاگ جانا تو مستغرق اتنی ہی دیر بعد جاگ اُٹھیگا یہاں تک کہ پاؤ منٹ تک کا فرق نہونے دے گا شیخ کی متبرک کلام جو اُس کے دل کی تاثیر سے نکلتی ہیں مریض کے حافظہ اور مدرکہ پر پورا پورا اثر کرتے ہیں اور وہ اُسکے بجا لانے میں مجبور ہوتا ہی اور اُسکا بالکل اختیار نہیں رہتا یہانتک کہ اگر شیخ فرماوے تم بول نسکو گے یا کھڑے نہو سکوگے یا تمسے ہاتھ نہ اٹھایا جاویگا یا فلانی بات بھول جاؤگے یا یاد رکھوگے یا بے اختیار ہنسنے اور رونے لگوگے یا تمکو نہایت گرمی یا سردی معلوم ہوگی تو اُسپر وہی حال طاری ہو جاویگا جس امر کا وہ مامور ہوا ہی جو وعدہ کریگا پورا کریگا جو بات کہیگا سچی کہیگا دغا فریب مکر سے نفرت کھائیگا نیک کاموں کی طرف راغب ہوگا۔ ایسے ایسے بہت معاملوں کا ظہور ہوگا اُس نسبت کی ذاتی تاثیر جب مرشد چاہیگا جاتی رہیگی اور اگر مرشد اس سے کوئی بات دریافت کریگا اور اُسکو معلوم نہوگی تو وہ صاف کہدیگا کہ مجھکو نہیں معلوم یا جانتا ہوں مگر یقیناً نہیں کہہ سکتا خدا جانے یہہ بات ہو یا نہو اگر مرشد اسی حالت استغراق میں حکم دیگا کہ تم فلانی غذا سے پرہیز کرنا اور اتنے دنتک نکھانا تو اتنے ہی دن تک وہ غذا بالکل نکھاویگا اور اصلی حالت میں اگرچہ یہہ بات

اسکو یاد نہو مگر اسکا اثر اور ظہور ضرور ہوگا اگر مرشد اسکو فرماوے کہ حقہ نہ پینا اور کبھی پنکھا نا فلانی جگہ نجانا اور فلانی دوا کھالینا اور فصد کھلوالینا اور پچھنے لگوالینا غرض جو کچھ حکم دے یا جس چیز اور جسکام سے منع کرے اگرچہ بعد بیداری اصلی حالتمیں اسکو یاد نہو مگر ضرور مان لیگا اور اسیطرح کریگا یا باز رہیگا اور اُس سے نفرت کھائیگا اور اِس امر و نہی کا بلاتکلف بجالانا اُسے واجب ہوگا اسحالت میں اُسکی نظر بڑی بلند ہوگی اور بصیرت باطنی تیز حواس خمسہ ظاہری بیکار اور حواس خمسہ باطنی بیدار اور ہوشیار اور ایسے طیران پر ہونگے کہ جدھر اپنے خیالات کو رجوع کریگا بڑی صفائی اور خوبی سے دیکھ لیگا اگرچہ وہ چیز کتنی ہی دور ہو اگر اپنے مرض اور بیماریکی طرف غور کریگا تو اُس کے سبب اور باعث اور ہر ہر رگ و پٹھہ کے عیب و صواب اور بگاڑ کو بخوبی پہچان لیگا۔ اگر اُسکے علاج اور ادویہ کی طرف جانچ کریگا تو سب کچھ بتلا دیگا اور غلطی کم کھائیگا اگرچہ خطا سے محفوظ نہوگا مگر مطلق غلط بھی نکہیگا اور جہاں تک ممکن ہوگا سچ سچ بیان کریگا اپنی بیماری اور علاج اور پرہیز کی اچھی اور سچی پتہ دیگا اور جو اُسکے ادراک اور فہم سے باہر ہوگا صاف صاف کہدیگا کہ مَیں نہیں جانتا یا اتنا جانتا ہوں زیادہ نہیں پہچان سکتا اِسباتکو مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ ضرور ہوگی اور اسبات میں میرا یہہ گمان ہی خدا جانے ہو یا نہو میں پختہ طور سے بیان نہیں کرتا۔ اگرچہ ان سب باتوں میں کچھ

اِستثنا بھی ہی مگر مستغرق کا عموماً ایسا ایسا حال ہوا کرتا ہی کبھی کبھی وہ زمانہ
گذشتہ کا بھی حال بیان کریگا اور کبھی کبھی استقبال کی خبر دیگا۔ مگر تم کو
خیال رہے کہ سوائے اُسکے بیماری یا اُسکے علاج معالجہ کے اُسکا خیال
کسی اور باتکی طرف ہرگز نہ بٹاؤ نہ اس سے کوئی اور بات پوچھو اور
جو وہ خود بخود کہیں دور نزدیک یا کسی غیر باتکا بیان کرینگے تو اُسکو رد کو
اور جہانتک ممکن ہو اُسے اُسکی بیماریکی طرف مشغول رکھو اور یہی ذکر مذکور
کرتے رہو اور جب مریض حالت انبساط میں پہنچ جاوے تو پاس کرنا موقوف
کرو مگر اسکی طرف رجوع رکھو اور نگران رہو اگر تمکو مریض سے کوئی ضروری
بات پردہ کی دریافت کرنی ہو جسکا ظاہر کرنا لائق نہو تو پہلے اُسکی اشد ضرورت
دیکھ لو جب دریافت کرو اور اس راز کو نہایت امانتداری سے اپنے دل میں
پوشیدہ رکھو اور تادم مرگ کسی پر ظاہر نکرو اور مریض مستغرق کو اُس کے
بھول جانیکا حکم دو تاکہ بعد بیداری یاد کرکر وہ شرمندہ نہو اور طرح طرحکی سوچ
میں نہ پڑجاوے اور مستغرق پر حالت استغراق کی باتیں جو کہی سنی
ہوں اسکی اصلی حالت بیداری میں بالکل ظاہر نکرو یہہ بہت نقصان کی
بات ہی۔ اگرچہ تمہارے دل کی بات اور ارادہ اور امر و نہی جو اپنے دل میں
تم مضمر رکھتے ہو مستغرق بغیر کہے معلوم کرلیتا ہی مگر تمکو مناسب ہی کہ جو کچھ
کہنا ہو الفاظ لسانی سے تقریر کرکر اسکو سمجھاؤ اور بشرط ضرورت دل کا ارادہ

بھی بغیر الفاظ اور تقریر زبانی کام دیگا جب مستغرق استغراقی خواب سے اصلی
حالت بیداری میں آجاوے تو بالکل استغراقی خواب اُس سے زائل کردو
ایسا نہو کہ بیداری میں بھی تھوڑی بہت تاثیر باقی رہے یہہ بڑی ناکاملیت
کی بات ہے کیونکہ پھر اُسکو ہر وقت استغراق کی عادت پڑجاویگی تو گویا یہہ ایک
نئی بیماری ٹھیری۔ مناسب ہے کہ اسکو بالکل اِس نور سے خالی کردو ؛

ہدایت ۔۳۵

مستغرق سے سوال جواب کا طریقہ ؛

جب تم دیکھو کہ ہمارے اول سوال کا جواب مریض نے دیا تو اول سوال تمکو
دوسرے اور تیسرے سوالونکی رہبری کریگا اور پھر ہر روز برابر جواب و سوال ہوگا اور
روز بروز ترقی کرتا جاویگا۔ تم اول اول اُس سے ایسے ایسے سوال کرو تمہارا
دل خوش ہے اگر وہ کہے ہاں تو اُسے کہو جب جاگوگے جب بھی دوسرے
توجہ کے وقت تک خوش رہنا اگر وہ کہے اچھا تو دوسرے دن تک خوش و خورم رہیگا
اس سے کہو اب جب میں تمپر توجہ کرون تو اتنے منٹ میں مستغرق ہوجایا
کرو زیادہ دیر نہ لگایا کرو اور امید رکھو خدا تعالے تمکو شفا بخشیگا شک نلایا
کرو ہر وقت خوش و خورم رہا کرو فلانی غذا جو تمہاری بیماریکو مضر ہے اُس سے

پرہیز کرنا مجھسے وعدہ کرو کہ توجہ میں بیٹھنا ناغہ نکرونگا۔ اِس توجہ میں تم اتنی دیر
تک سونا بعدہ جاگ جانا فلانی بات جو مینے تمکو اب حالت استغراق میں
کہی ہی اپنی اصلی حالت میں یاد رکھنا یا بھول جانا۔ غرض جو جو بات اُسکے
حق میں مفید ہو اُسکا حکم کرو اور جو بات مضر ہو اُس سے منع کردو اور اقرار
اور وعدہ کرالو انشاءاللہ وہ اپنے وعدہ کو وفا کریگا اور اپنی اصلی حالت میں تمہارا
امر ونہی بجالاویگا جب دیکھو کہ ہمارے حکم پر عمل کرتا ہی اور جسکو منع کرتے ہیں
اُس سے باز رہتا ہی تو اب اس سے پوچھو کہ تم جانتے ہو کہ تمکو کیا بیماری
ہی اور کہاں ہی اور کس سبب سے ہی اگر وہ کہے میں نہیں جانتا تو اسکو کہو غور
کرو اور ڈھونڈو اگر وہ بتلاوے کہ میرے فلانے اعضا میں فلانا قصور ہی
اور فلانے سبب سے ہی تو اب اُس سے پوچھو کہ اسکا علاج کیا ہی ایسا علاج
بتلاؤ جو میں توجہ سے کرسکون اور کس ترکیب سے تمکو توجہ دون جو وہ مرض دور ہوجا
وے اگر وہ توجہ کی ترکیب بیان کرے تو اُس سے تکراراً دریافت کرو کہ اس
ترکیب سے جو توجہ کرونگا تو تمہارا مرض ضرور جاتا رہیگا تمکو کامل یقین ہی یا گمان سے
کہتے ہو اگر وہ کہے کہ مجھکو کامل یقین ہی کہ اگر آپ اس ترکیب سے توجہ دوگے
تو مرض میرا ضرور جاتا رہیگا تو اب تم اُس ترکیب کو اُس سے اچھی طرح دریافت
کرلو اور یہہ بھی پوچھو کہ کون کونسی تبدیلات ظہور پاوینگے اور کتنے دنمیں اچھے
ہوجاؤگے اگر وہ یقینا بیان کردے تو اسیطرح اور اُسی ترکیب سے بلاکم و

بیشی کے اُسکو توجہ دو ہرگز اپنی رائے بموجب کام نکرو پھر جن جس تبدیلات
کے ظہور کا اُسنے پتہ بتادیا ہی اُسکے ظہور کے منتظر رہو اگر اُس ظہور میں کچھ کم و
بیشی پاؤ تو اُس سے پوچھو۔ تم سچ جانو کہ جو جو بات وہ کہیگا یا وعدہ تم سے
کریگا اُسمیں جھوٹ اور وعدہ خلافی ہرگز نکریگا اگر وہ کہے کہ مجھکو تمہاری
توجہ سے تو آرام نہوگا مگر فلانی دوا کھانے یا لگانیسے آرام ہوگا تو تم اُس
دوا کا نام اور صفت اور وزن اور ترکیب سب پوچھلو اور اسی حالت استغراق
میں وہ دوا دکھلاؤ اور پسند کراؤ اور پوچھو کہ کسقدر کس ترکیب سے کھلاؤں پلاؤں
پھر تم اس دوا کی تاثیر کسی طبیب دانا سے پوچھو اور بخوبی معلوم کرلو کہ وہ دوا
قاتل تو نہیں یا جسمقدار وہ کھایا چاہتا ہے اسقدر مضر تو نہ پڑیگی اگر کچھ مضر معلوم کرو
یا طبیب منع کرے اور کہدے کہ فلانے مرض کو یہہ بالکل مفید نہوگی تو تم پھر
اُس سے بتکرار تمام اپنا شک رفع کرو جب سب طرح وہ تمکو شفا کا یقین دلاوے
تو پھر بلاشک اتنی اسی ترکیب سے اُسکو کھلاؤ اسکا کہنا اور بتلانا ہرگز غلط نہ پڑیگا
اور وہ سچا ہوگا اور دھوکا نکھاویگا یہہ سب سوال و جواب وہ تمسے اسی حالت
استغراق میں کریگا اور بند آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیگا اگر اُس دوا
کا ملنا دشوار ہو یا جس ترکیب سے وہ توجہ کرنیکو سمجھاوے اور تمہارے لئے وہ
ترکیب عمل میں لانا مشکل معلوم پڑے یا تمسے اسطرح بالکل نہو سکے تو تم
سب باتیں بیان کرکر اُس سے عذر کرو اور کہو کہ اسکے بدلے اور کوئی علاج

ایسا تجویز کرے جو ہو سکے اور مشکل نہ پڑے وہ یہہ بھی بتلادیگا کہ فلانی فلانی
تبدیل مجھپر گذریگی اور ایسا ایسا ظہور ہوگا اور اتنے دن بعد میں تندرست ہو
جاؤنگا یہہ عارضہ مجھکو پھر بالکل نہوگا یا اتنے دنوں بعد تھوڑا بہت پھر زور
دیگا بعضے اپنے مرنیکا وقت بتلادیتے ہیں اور بیماریکی شدتکا وقت بتلاتے ہیں
یہہ بھی کہدیتے ہیں کہ فلانے روز میں کوٹھے سے گرجاؤنگا ٹھوکر کھاؤنگا
اور ہاتھ یا پانوں ٹوٹ جائیگا یا کنوئیں میں گرجاؤنگا اگر ایسی کوئی بات مستغرق
بتلاوے تو اسکو حکم دو کہ اسباتکو بالکل بھول جانا تاکہ گھبرا نجاوے اور
خود اسکا بندوبست کرلینا ایسی ایسی ہزاروں باتیں کامل مستغرقوں سے
ظہور پاتی ہیں میں کہانتک بیان کروں میرا اور تمہارا مقصود تو صرف بیماریکے
علاج کرنیکا ہے سو تم اسی حد کے اندر رہو اور باہر ہرگز قدم نرکھو ÷

ہدایت ۳۶

مریض مرشد کی بیماری بھی بتلادیتا ہے

بعض مستغرق جسکو اپنی حالت میں کمال حاصل ہے عین توجہ میں
بول اٹھتا ہے کہ تمکو فلانی بیماری ہے اور تمہارے فلانے عضو میں فلانا قصور
اسکا جلد علاج کرلو و الا نہ فلانے دن فلانی بیماری ہو جاویگی اور ایسا ایسا زور دیگی

اور اتنے دنوں رہیگی اور فلانے علاج سے رفع ہوگی یا فلانی بیماری جواب
تمہارے اندر ہی فلانے دنتک رہیگی پھر خود بخود چلی جاویگی فلانا فلانا کام تمہارے
حق میں بہتر ہوگا اور فلانا فلانا کام تمکو نقصان دیگا اسوقت فلانے فلانے
شخص فلانے مکانمیں بیٹھے ہیں اور یہہ یہہ کام کررہے ہیں اور ایسا ایسا
مذکور کرتے ہیں۔ اگر تم مریض کی رغبت ایسی باتوں کی طرف دیکھو تو بتاکید
اُسے منع کرو اور جبراً روکو والّا نہ اسکی شفا میں خلل پڑجاویگا اگر ایسے ایسے
سیر و تماشے میں پڑوگے یا اسکو ڈالوگے تو بیشک تم اپنے مفید مطلب سے محروم
رہوگے اور نقصان اُٹھاؤگے۔ **بیت**۔ ترسم کہ بکعبہ نرسی ای اعرابی*
کین رہ کہ تو میروی بترکستانست* اور تمکو لازم بلکہ واجب ہی کہ ہمیشہ ہر روز
مریض کا حال بخوبی پوچھتے رہو اور اسکو بھی ضرور یاتسے ہی کہ بے کم وکاست
بیان کیاکرے اور کچھ نچھپاوے اور معالج کو اپنا بڑا مونس اور غمگسار خیرخواہ بہتر
تدارک کرنیوالا سمجھے اور اپنے تیئں بالکل اُسکے سپرد کردے اور اعتماد اور اعتقاد رکھے

ہدایت۔ ۴۷

دوسرے مریض سے ہمربط کرنا

اگر تم دو تین بیماروںکا علاج کررہے ہو اور انمیں ایک مریض مستغرق اپنے

کمال کا پورا اور اپنی بات کا سچا تمہارے زیر علاج ہو اور اُسکی صداقت اور دوربینی
کو تم آزما چکے ہو تو اُن دونوں مریضوں میں سے یا اور جسکو چاہو اسکے ساتھ ربط
دو یعنے اس مریض کا ہاتھ یا کپڑا مستغرق کے ہاتھ میں پکڑا دو اور پوچھو کہ اِسکا حال
بیان کرو سوائے اِسکے تم اور کچھ پتہ اُسکی بیماری یا تکلیف کا مستغرق کو نہ بتاؤ
اور نیز اُس مستغرق کی بیماری یا اُس دوسرے بیمار کی تکلیف کے باب میں
ایسی بات کوئی زبانسے نہ نکالو جو مستغرق تمہاری باتکو پکڑ کر اسیطرح کہنے
لگے اور تمہارے خوش کرنیکے خاطر کہے کہ ہاں سچ کہتے ہو یا اسیطرح
ہوگا جسطرح تم کہتے ہو بلکہ کل حال اُسی سے دریافت کرو اور غور کراؤ تاکہ وہ
سوچ سمجھکر اپنے معلومات سے تمکو جواب دے اور سب باتیں بتلاوے
جب وہ دوسرے بیمار کی بیماریکا حال ہو بہو بیان کرے اور سچ سچ جو واقعی
امر ہے سناوے تو بیماری اور بیماری کا سبب اور اسکا علاج اور تبدیلات
اور صحت کا عرصہ سب دریافت کرلو اگر اسکو اپنے دریافت میں سچا پاؤ تو
بالکل اسیطرح عمل درآمد کرو جسطرح وہ بتلاتا ہے بیشک تم کامیاب ہوؤگے
اور جلد شفا بخشوگے مستغرق جھوٹ بات کبھی نکہیگا نہ مستغرق اپنے لئے
جھوٹا علاج بتلاویگا نہ اپنے نفس کشی کا ارادہ کریگا نہ ہمیشہ ایسے ایسے حالات
بتلانے میں کامیاب ہوگا بعض اوقات اُسکی طبیعت بالکل طیران پر نہیں
ہوتی اور نہ اسکو بلند نظری ہوتی ہے نہ غائب کی بات بتلا سکتا ہے مگر وہ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا اس حکیم بیچون و چرا کو سزاوار ہے کہ جو جہان کو اپنی حکمت ازلی سے باوازہ کن پردۂ عدم سے جلوہ گاہ ظہور میں لایا اور نعت اُس ختم رسل کو زیبا ہے کہ جسکے خجستہ روح ہر جن و بشر کو باواز صل علی نغمہ سنج فرمایا کہ اندرین ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب رہنمائے سالکان طریقہ خدادانی و شفابخش امراض روحانی و جسمانی اعنی طب روحانی من تصنیف مجمع فیوض سبحانی منبع علوم ربانی قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین صوفی باصفا زاہد باتقا فیاض زمان مسیحائے دوران حضرت منشی احمد جان نقشبندی دہلوی ثم اللدھیانوی زاد اللہ افضالہ مطبع حقانی مولوی نور محمد صاحب واقعہ لودیانہ میں بتاریخ ۲۳ ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۶ سنہ ہجری بسعی کمال مجمع الفضائل جناب مولانا مولوی نور محمد صاحب مہتمم و مالک مطبع چھپکر تیار ہوئی۔ جس سے مریض بدون خوشامد حکیم و صرف زر و سیم ہر مرض سے شفا پا سکتا ہے۔ دینی و دنیوی فائدے خود بخود اٹھا سکتا ہے اور شر شیطانی و علامات نفسانی و بلیات زمانی سے اپنے آپکو بچا سکتا ہے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ کتاب ہے۔ درحقیقت یہہ در نایاب ہے۔ غواصان بحر وحدت کو مقصود کا کنارہ ہے۔ طالبان مخزن فضائل کو گوہر و یاقوت ہے۔ اِسکے عمل سے حصول مرتبہ لاہوت ہے۔ واہ کیا عمدہ کمال ہے جس علاج سے حکیم لاچار ہے اُسکا علاج اِسمیں اظہار ہے۔ ہر قسم کا علاج سیدھا بتایا ہے۔ وہ اسرار مخفی اظہر من الشمس فرمایا ہے جو پہلے بزرگوں سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔ ہر شخص کو اسکے مطالعہ سے شادکامی ہے۔ علاج اِسمیں جسمی و روحانی ہے۔ یہہ کتاب حدیقہ فضل رحمانی ہے اِسکے ہر شجر کا پتہ دافع کل امراض انسانی ہے۔ ارسطو دیکھتا شاگردی کا دم بھرتا۔ جالینوس زانوئے ادب تہ کرتا۔ افلاطون حکمت بھول جاتا۔ لقمان ساری عمر انگشت حسرت دانتوں میں دباتا۔ پر ایسی کتاب کم قیمت بالانشین فیض بخش فیض آگین نہ پاتا۔ جو شخص خریدیگا فرایاد دیگا ورنہ ساری عمر پچھتاویگا۔ ایسا گوہر نایاب کبھی ہاتھ نہ آویگا ✣

تم تم تم